امراضِ جلد

ماہر امراضِ جلد ہومیو پیتھک ڈاکٹر محمد اقبال

ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس۔ آر۔ ایچ۔ ایم۔ پی (گولڈ میڈلسٹ)

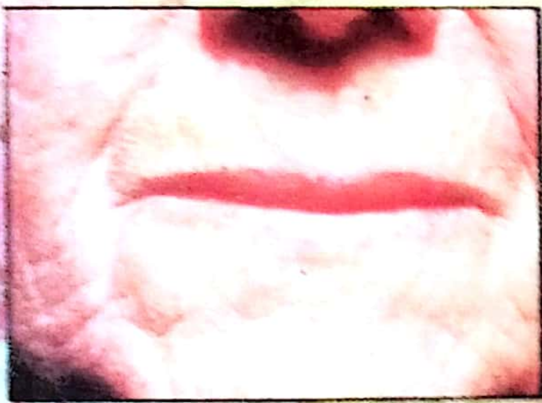

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر : قمر الزمان بابر

اہتمام : محیط اسمٰعیل

اشاعت دوم : 2001ء

مطبع احمد سجاد آرٹ پریس لاہور

قیمت : 60 روپے

Scanned with CamScanner

انتساب

ھومیوپیتھی کے بانی

ڈاکٹر سیموئیل ہانمین کے نام

جنھوں نے

ھومیوپیتھیک علاج دریافت کر کے

انسانیت پر ایک بہت بڑا احسان کیا

Scanned with CamScanner

فہرست

	پیش لفظ	7
1	جلدی امراض	9
2	جلد کے متعلق عام معلومات	16
3	پاکستان میں پائے جانے والے جلدی امراض	20
4	ہماری جلد	27
5	جلدی بیماریاں کیوں ہوتی ہیں!	31
6	موسم گرما اور امراض جلد	34
7	چہرہ اور جسم کے فالتو بالوں کا علاج	37
8	سکری (ڈینڈرف)	38
9	ڈینڈرف کا ہومیوپیتھک علاج	40
10	چہرے کے کیل مہاسے	41
11	چہرے کے داغ دھبے	44
12	آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے	45
13	کیا رنگ گورا ہو سکتا ہے؟	46
14	بالوں کا گرنا	47
15	ہاتھوں پر ہونے والے جلدی امراض	49
16	خواتین میں ناخنوں کے عوارض	51
17	پھلبہری	55
18	رِنگ ورم (دھدر)	59
19	حجامی خارش	63
20	پھوڑا	64
21	چھوت دار خارش	71
22	متعدی خارش	74
23	راج پھوڑا	79
24	کاربنکل	80
25	مرض ریناد	81
26	گنگرین	82
27	ذبحہ آکلہ	86

Scanned with CamScanner

28	کوڑھ، جذام	88
29	سرخبادہ	91
30	صلابت جلد	95
31	غلاف حشفہ کی بیماریاں	96
32	غدودوں کے امراض	98
33	سیلان شحم	103
34	مسے، مہکے	104
35	ناخنوں کے عوارض	107
36	نملہ منطقی	111
37	جلدی امراض: آزمودہ دوائین	113
38	حمرۃ الجلد (جلد کا سرخ ہو جانا)	117
39	قراع	118
40	آتشکی آبلے	118
41	چیچک کے حفاظتی ٹیکہ کے بداثرات	119
42	پھوڑے پھنسیاں اور کاربنکل	120
	سورائی سز	124
43	گومڑی	128
44	خلبہ (انگور)	129
45	ایڈز اور جلدی امراض	130
46	امراض جلد کے لیے	
47	عمومی معالجات	138
48	مجربات ہومیوپیتھی	148

پیش لفظ

جلدی امراض ایک عالمگیر مسئلہ ہے۔ تقریباً ہم سب کو کبھی نہ کبھی کسی جلدی مرض سے واسطہ ضرور پڑتا ہے۔ مرض کی درست تشخیص کے ساتھ جلدی امراض کی دیکھ بھال ایک اہم ضرورت ہے۔ یہ پہلو ایسا ہے کہ جو معالج کے ساتھ مریض کے لیے بھی سمجھنا ضروری ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں جلدی امراض سے متعلق بہت زیادہ توہمات پائے جاتے ہیں۔ ان میں بیماریوں کے پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے علاج کے لیے استعمال ہونے والی ادویات کے متعلق بھی ''جتنے منہ اتنی باتیں'' ہوتی ہیں لیکن کوئی بھی علم مرضیات کی ان سائنسی وجوہات پر غور نہیں کرتا جو موجودہ دور کی تحقیق کے نتیجہ میں انسانیت پر احسان ہے۔

امریکہ اور دوسرے یورپی ممالک میں ایسے بے شمار ادارے ہیں جو صرف جلدی امراض پر تحقیق کرتے ہیں اور اس سلسلے میں وہ اس مرض نیں مبتلا مریضوں، اس کا علاج کرنے والے ماہر معالجین، ادویات تیار کرنے والے اداروں اور سائنس دانوں کو اکٹھا کرتے ہیں اور دنیا بھر کے مریضوں کو مشورے دیتے ہیں، اور معالجین کی راہنمائی کرتے ہیں اور ضروری معلومات فراہم کرتے ہیں۔ وہ جدید ترین ذرائع مثلاً کمپیوٹر اور الیکٹرانک میڈیا کا بھی بہت مفید استعمال کرتے ہیں اور آپ دنیا کے کسی بھی ملک سے جہاں انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہو وہاں کمپیوٹر سے معلومات حاصل کر

Scanned with CamScanner

سکتے ہیں جو کہ جلدی امراض اور دیگر امراض میں بہت معاون ثابت ہوتی ہیں لہذا بہت ضروری ہے کہ اس جدید دور میں کہ دیگر اقوام ہم سے بہت آگے نکل چکی ہیں ہمیں بھی علم اور آگہی حاصل کرنے کی پوری کوشش کرنا چاہیے۔

اس کتاب کو مرتب کرنے کا میرا بنیادی مقصد یہی ہے کہ عام آدمی تک وہ معلومات پہنچیں جس کی مدد سے وہ اپنی بیماری کو سمجھ سکے۔ طبی علوم کی کتب کوئی لٹریچر کی کتاب نہیں ہوتیں کہ جو صرف آپ کی ذاتی سوچ کا مظہر ہو بلکہ ان میں مختلف ذرائع سے حاصل کردہ معلومات کو باہم مربوط کر کے ایک کتاب کی شکل دے دی جاتی ہے تاکہ معلومات کو محفوظ کرلیا جائے۔

اس کتاب میں میرے وہ مضامین بھی شامل ہیں جو مختلف رسائل وجرائد میں شائع ہوتے رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہومیو پیتھک میگزین اور جلدی امراض کی کتابوں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ یہ کتاب دکھی انسانیت کے دکھ کم کر سکے۔ (آمین)

ڈاکٹر محمد اقبال

Scanned with CamScanner

جلدی امراض

یہ ایک عام مفروضہ ہے کہ جلدی امراض سے مکمل شفایابی ممکن نہیں ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ جلدی امراض کو چونکہ آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے اور اُن پر علاج معالجہ سے ہونے والے اچھے بُرے اثرات کا براہ راست مشاہدہ کیا جا سکتا ہے لہذا جو بھی مریض کا مشاہدہ کرتا وہ اپنے "علم" کے مطابق مرض کے شفایاب ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں "بلا جھجک" اپنی رائے کا اظہار کر دیتا ہے جلدی امراض کے علاج میں بڑی مشکل ہی یہ پیش آتی ہے کہ اس میں مریض کو مطمئن کرنا بہت مشکل کام ہے۔ جب تک اسے مرض میں کچھ افاقہ نظر نہ آئے وہ آپ کو ایک کامیاب معالج نہیں سمجھ سکتا۔

جلدی امراض کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ جو ایک معالج کو یاد رکھنا چاہیے کہ خود انسانی جسم میں جلدی بیماریوں کو شفایاب کرنے کی بڑی طاقت موجود ہوتی ہے۔ جیسے ایک زخم کچھ عرصے بعد خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے' اسی طرح جلدی بیماریاں بھی تھوڑے سے علاج معالجہ سے بہت جلد ٹھیک ہو سکتی ہیں لہٰذا یہ ضروری نہیں کہ مریض کے جلدی مرض میں مبتلا ہونے کی صورت میں اس کی بیماری کی ہر علامت کو سامنے رکھا جائے یا اُس کا علاج کیا جائے۔

اگر آپ اُس کی بیماری کی اصل وجہ پر توجہ مرکوز رکھیں تو چھوٹی چھوٹی علامات از خود رفع ہوتی چلی جائیں گی۔

ادویاتی علاج اس وقت ضروری ہوتا ہے:

- جب مریض میں ہونے والی شفایابی سست ہو۔
- مریض کے لیے تکلیف نا قابل برداشت ہو۔
- مریض کی بیماری کے خطرناک حالت میں جانے کا اندیشہ ہو۔

بہت سے جلدی بیماریوں کے از خود ٹھیک ہو جانے کی مثال میں کچھ

Scanned with CamScanner

بیماریوں سے دیتا ہوں کہ آپ دیکھیں گے کہ وہ خود بخود اپنی میعاد ختم کر کے چلی جاتی ہیں جیسے (Herpes Zoster) کا مرض دو ہفتے میں ٹھیک ہوتا ہے (AlopeciaAreata) (بالچر) تین ماہ میں۔اور بچوں کے چہرے پر ہونے والا مرض (Pitryasis Alba) بلوغت میں پہنچنے پر اور چہرے ہونے والا مرض (Pitryasis Alba) بلوغت میں پہنچنے پر اور چہرے پر کیل مہاسے جونو جوانی کے دور میں ہوتے ہیں، وہ پچیس برس کی عمر میں جا کر مکمل طور پر ختم ہوتے ہیں ان بیماریوں کی میعاد کی مدت بتانے کا مقصد یہ نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جائیں اور ان کے خود بخود ٹھیک ہونے کا انتظار کریں۔ بلکہ علاج معالجہ تو انتہائی ضروری ہے ورنہ اس میعاد کے دوران مرض اپنی انتہا کو پہنچ کر طرح طرح کی پیچیدگیاں پیدا کر سکتا ہے اور ہوسکتا ہے اس حد تک بڑھ جائے کہ علاج معالجہ ناممکن ہو جائے۔ میعاد بتانے کا مقصد یہ ہے کہ بیماری کے ٹھیک ہونے میں اتنا وقت لگے گا اس مدت کے دوران مسلسل یا وقفہ سے علاج معالجہ کرواتے رہنا چاہیے تا کہ مرض شدت اختیار نہ کر سکے بلکہ کنٹرول حالت میں رہے۔

بہت سی متعدی بیماریاں ایسی بھی ہیں جو اپنی چند دن کی مدت پوری کر کے ختم ہو جاتی ہیں۔ جیسے لاکڑ، کاکڑ، اخسرہ وغیرہ۔

بعض جلدی امراض ایسے ہیں جن کے بڑھنے اور کم ہونے کی کچھ مخصوص وجوہات ہیں جو مرض میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں جیسے

سورائی سز (Psoriasis) اور Icthyosis (مچھلی جیسی جلد) کی بیماریاں گرمیوں میں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح جراثیمی جلدی امراض اور پھپھوندی (فنگس) سے ہونے والی بیماریاں برسات میں بڑھ جاتی ہیں اور سردیوں میں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ اور اسی طرح بہت سی جلدی امراض ہیں جن کے بڑھنے اور کم ہونے کی مخصوص وجوہات ہیں لہٰذا یہ ضروری ہے ہم مریض کے متعلق یہ غور کر لیں کہ اس کو کس

Scanned with CamScanner

وقت علاج کی ضرورت ہے اور یا اس کو ضرورت ہے بھی یا نہیں یہ علم ہونا اس لیے بھی ضروری ہے کہ بعض بے اصول معالجین مرض کے اپنے آپ شفایاب ہونے کا کریڈٹ خود لے جاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مرض ہماری دوا سے شفایاب ہوا ہے۔

جلدی امراض کے علاج کو چار درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جلدی امراض کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کو مناسب علاج معالجہ سے مکمل طور پر ختم کیا جاسکتا ہے۔ اس درجہ میں جراثیمی جلدی امراض، خوراک اور وٹامن کی کمی سے ہونے والے امراض خصوصی طور پر شامل ہیں۔

دوسرے درجہ میں وہ جلدی امراض ہیں جو کہ وراثتی طور پر خاندانوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان بیماریوں کی مکمل بیخ کنی تو مشکل ہے لیکن وہ مریض کی تکلیف کو زیادہ سے زیادہ کم کیا جاسکتا ہے جیسے مچھلی والی جلد کی بیماری اور سورائی سز (Psoriasis) میں مریض کی تکلیف دہ علامات جیسے خارش، درد، خشکی وغیرہ کو مناسب علاج معالجہ سے ختم کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح تیسرے درجہ میں ایسی جلدی بیماریاں ہیں جو کہ بدنمائی کا باعث بنتی ہیں جیسے پیدائشی داغ دھبے اور پھلبہری کے نشانات کو مناسب کاسمیٹکس کے استعمال سے چھپایا جاسکتا ہے چوتھے اور آخری درجہ میں وہ مہلک جلدی امراض آتے ہیں جن میں ہم کچھ بھی نہیں کرسکتے جیسے (Xeoderma Pigmentosa) اور (Epidermolysis Bullosa) بس مریض کی اتنی مدد کرسکتے ہیں کہ جوادویہ ان امراض میں تکلیف کی شدت کم کرتی ہیں اُن کو مسلسل استعمال کراتے چلے جائیں۔

تقریباً پچاس فیصدی جلدی امراض کا علاج صرف اس لیے کرایا جاتا ہے کہ وہ بدنما نظر آتی ہیں۔ جیسے پھلبہری اور چہرے کے داغ دھبے۔ مختلف اقسام کے تل اور پیدائشی داغ دھبے۔ بالوں اور ناخنوں کی مختلف بیماریاں مچھلی جیسی جلد وغیرہ ان کے علاوہ بہت سی جلدی امراض میں مریض خارش کی وجہ سے تنگ آکر آپ کے

Scanned with CamScanner

پاس آتا ہے۔ چونکہ ان جلدی بیماریوں میں ناقابل برداشت خارش مریض کو سکون کا سانس نہیں لینے دیتی جیسے کہ (Lichen Planus) اور چھپاکی اور جلد اور پٹھوں کی سوزش کی بیماریاں وغیرہ۔ اگر مریض کو ان امراض میں خارش محسوس نہ ہو تو وہ کبھی علاج نہ کروائے یا ان بیماریوں کی پرواہ نہ کرے۔

کسی بھی جلدی مرض کو اس کی ابتدائی حالت ہی میں ٹھیک کر لینا یا اس کا علاج کر لینا آسان ہے۔ ایک مرتبہ اگر بیماری پوری طرح حاوی ہو جائے اور اس کی پیچیدگیاں نظر آنا شروع ہو جائیں تو اس کو قلع قمع کرنے کا عمل ادھورا رہ جاتا ہے اور مرض کی وجہ سے پیدا ہونے والے مابعد اثرات اور داغ دھبے زیادہ نمایاں نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ لہذا ایک ماہر جلد کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ مرض کے ٹھیک ہونے کے بعد یہ پیدا ہونے والے نشانات اور برے اثرات کو بھی جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے کچھ کرے

زیادہ تر جلدی امراض ایک ہی طریقے سے علاج کرتے ہوئے ٹھیک نہیں ہوتے بلکہ ان کے لیے مختلف طریقے آزمانے پڑتے ہین لہذا ہر مریض کی انفرادی حالت کو بھی ضرور مدنظر رکھنا چاہیے۔ اور علاج معالجہ کا ایسا طریق کار وضع کرنا چاہیے جو کہ اس کے لیے اختیار کرنا آسان ہو ایک ایسے مریض کے لیے ہرگز علاج کا ایسا طریقہ تجویز نہیں کرنا چاہیے جو کہ بہت طویل اور مشکل ہو جبکہ مریض بہت مصروف انسان ہو اور اس طرح ایک بہت غریب مریض کو خواہ مخواہ بہت مہنگی دوائی لکھ دینا جبکہ اس کے متبادل ویسا ہی اثر کرنے والی سستی ادویہ موجود ہوں۔ اس مریض کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ اس طرح اگر ایک مریض انجکشن لگوانے سے خوف زدہ ہے تو اسے انجکشن مت لگائیں۔ اس پہلو پر بھی ضرور غور کریں کہ مریض نے آپ کے پاس آنے سے قبل جو علاج کروایا ہے اس کا مریض پر کیسا اثر ہوا تھا؟ اور کیا گذشتہ علاج معالجہ کے دوران استعمال ہونے والی ادویات کے بُرے اثرات کی وجہ سے تو مریض میں بیماری کی علامات نہیں پیدا ہو گئی ہیں۔ جن ادویات نے پہلے مریض کو فائدہ نہیں

کیا اُن کو دوبارہ مت استعمال کروایا جائے۔ یا وہ ادویات جن کے استعمال سے مریض میں مابعد اثرات ظاہر ہوئے انہیں بھی مت استعمال کریں۔

مریض کو دوا کے درست طریقے سے استعمال کرنے کا طریقہ سمجھانا بھی بہت ضروری ہے اس کے لیے مریض کو خصوصی طور پر وقت دیں اور بتائیں کہ اس نے دوائی کس طریقے سے استعمال کرنی ہے اگر آپ مریض کو نسخہ جاری کرتے ہیں تو اس پر دوائی کا نام اور طریقہ استعمال اور احتیاطی تدابیر صاف صاف لکھیں۔ اس طرح لکھیں کہ مریض پڑھ سکے ایسی زبان یا میڈیکل اصطلاح استعمال نہ کریں جو کہ مریض کے لیے پڑھنا مشکل ہو۔ کچھ ڈاکٹر نسخہ میں لاطینی اور یونانی قدیم اصطلاحات استعمال کرتے ہیں جو کہ مریض کو مرعوب تو کر سکتی ہیں لیکن اسے فائدہ نہیں پہنچا سکتیں جن امراض کی احتیاطی تدابیر بتانے کے لیے کافی وقت درکار ہو جیسے متعدی خارش (Scabies) اور سورائی سنز (Psoriasis) وغیرہ تو ان کے لیے بہتر ہے کہ ڈاکٹر ان امراض کی احتیاطی تدابیر کے چھوٹے چھوٹے پمفلٹ چھپوالیں اور وہ ہر مریض کو نسخہ کے ساتھ دے دیا کریں تا کہ وہ گھر جا کر تسلی سے اسے پڑھ کر اس پر عمل کر سکے۔

ماہر جلد کو یہ معلوم ہونا چاہیے اور اسے چاہیے کہ مریض کو یہ بتائے کہ اسے علاج معالجہ کے کتنی دیر بعد فائدہ ہوگا اور اس کا مرض کنٹرول ہو جائے گا یا ختم ہو جائے گا۔ اگر ڈاکٹر کو مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہو رہے تو اسے اس کی وجوہات پر غور کرنا چاہیے ہوسکتا ہے کہ مریض آپ کی تجویز کردہ دوا کو درست طریقے سے استعمال نہ کر رہا ہو۔ لہٰذا اس سے دوا کے استعمال کا طریقہ پوچھیں اور دوبارہ ضروری ہو تو سمجھائیں۔

اسی طرح بعض اوقات مریض کے نادان دوست اور معالجین جو کہ جلدی امراض پر زیادہ عبور نہ رکھتے ہوں وہ بھی بعض اوقات مریض کو کسی دوا کے بارے میں خوف زدہ کر دیتے ہیں اور مریض خوف کی وجہ سے دوا کی مطلوبہ مقدار استعمال نہیں کر پاتا۔ لہٰذا مریض کا خوف دور کریں اور اسے بتائیں کہ جب تک آپ دوا کی

Scanned with CamScanner

مقررہ مقدار بتائے گئے وقفوں سے کچھ خاص دنوں تک استعمال نہیں کریں گے آپ کے مرض کا خاتمہ ممکن نہیں ہوگا لیکن مریض پر غیر ضروری اور فضول پرہیزوں کا بوجھ بالکل نہیں ڈالنا چاہیے۔ ہمارے علاج معالجہ کا مقصد اس کی تکلیف کو کم کرنا اور اسے راحت پہنچانا ہے نہ کہ اسے پریشانی میں مبتلا کرنا۔ بہت سی جلدی امراض ایسی ہیں کہ جن میں مریض کے روزمرہ معمولات کو جاری رکھنا چاہیے۔ روزانہ نہانا اس کے جلدی مرض کے لیے فائدہ مند ہوسکتا ہے اس سے اس کے جلد پر موجود جراثیم اور پھپھوندی صاف ہو جاتی ہے۔ اور بعض خطرناک کیمیائی اشیاء جلد پر صاف ہو جاتی ہیں' جبکہ نہ نہانے کی وجہ سے وہ جلد میں داخل ہوکر بیماری کا باعث بن سکتی تھیں مریض کو نہانے سے صرف اس وقت منع کریں جبکہ اسے بخار ہو۔ یا وہ اتنا کمزور ہو کہ نہا نہ سکتا ہو۔ نہانے کے بعد مریض کو چاہیے کہ وہ کسی صاف ستھرے تولیے سے اچھی طرح اپنی جلد کو صاف کرے۔ نہانے کے بعد کبھی بھی جلد کو گیلا مت رہنے دیں۔ اور نہانے سے پہلے یا بعد میں طرح طرح کے تیل وغیرہ کی جسم پر مالش مت کریں۔ نہانے کے بعد اچھی طرح جسم کو خشک کر کے ادویات وغیرہ جسم پر لگانی چاہئیں اگر ڈاکٹر نے آپ کو کوئی ایسی دوا بتائی ہے تو ایسا کریں۔ نہانے کے لیے صابن ضروری ہے۔ صابن جلد پر سے چکنائی اور تیل کی فالتو مقدار کو صاف کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ جلد پر سے جراثیم اور چھلکوں اور مختلف کیمیکلز اور گندگی کو صاف کر دیتا ہے۔ اچھی قسم کے تمام صابن جراثیم کش خصوصیات رکھتے ہیں۔ لہٰذا خصوصی میڈیکیٹیڈ صابن جن پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے ان کی خاص ضرورت نہیں ہوتی چونکہ بعض اوقات غیر ضروری کیمیکلز کے استعمال سے جلد کو نقصان بھی پہنچتا ہے۔

البتہ سر کے بالوں کو ضرور شیمپو سے دھونا چاہیے چونکہ شیمپو بالوں کو زیادہ بہتر طریقے سے صاف کرتا ہے یہ کام صابن دہی یا بھاری پانی نہیں کر سکتے۔ جب صابن یا شیمپو استعمال کیا جاتا ہے تو یہ ضروری ہے کہ اس کو تمام مقامات پر اچھی طرح لگایا جائے اور اس کی جھاگ کی مالش کی جائے۔ ورنہ بہت سے حصے خشک رہ جائیں گے

Scanned with CamScanner

جسم پر موجود نہیں جیسے کہنیاں اور گھٹنے وغیرہ خصوصی توجہ کے مستحق ہوتے ہیں۔

جلد کی صفائی کے لیے جو دیسی ٹونے ٹوٹکے موجود ہیں۔ جیسے بیسن دہی 'دودھ کی بالائی' سکاکائی وغیرہ ان کو استعمال نہیں کرنا چاہیے چونکہ ایک تو ان سے اتنا زیادہ صفائی نہیں ہوتی اور دوسرا ان میں بہت بڑی تعداد میں بیکٹر یا اور (فنگس) پھپھوندی پائے جاتے ہیں۔ جو کہ فائدہ کی بجائے سخت نقصان کا باعث بن سکتے ہیں۔

خوبصورتی بڑھانے اور جلد کے نکھارنے کے یہ نسخے اکثر بعض عطائی ماہر حسن استعمال کرتے ہیں یہ چاہے اندرونی استعمال کے نسخے ہوں یا بیرونی استعمال کے ان سے ضرور پرہیز کرنا چاہیے۔ چونکہ یہ انتہائی بددیانتی کی بات ہے کہ وہ تمام چیزیں کہ جو اگر آپ کھانے کے لیے استعمال کریں تو زیادہ بہتر ہے چونکہ ان کی آپ کے جسم میں کمی ہے۔ اور آپ انہیں بیرونی طور پر استعمال کر رہے ہوں ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ شیمپو بالوں کے لیے اور صابن جلد کے لیے بہت خطرناک ہے اور نقصان دہ ہے تو یہ درست نہیں ہے البتہ گھٹیا صابن اور شیمپو سے ضرور احتیاط کریں۔

اگر کوئی مریض کاسمیٹکس سے الرجک ہے تو ضرور اسے کاسمیٹکس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ یا ایسی کاسمیٹکس استعمال کرے جو نقصان نہ پہنچائیں جلد پر سوزش اور پانی بہنے کی حالت میں کبھی کوئی چکنی مرہم مت لگائیں چونکہ اس سے بخارات بننے کا عمل رُک جائے گا اور سوجن میں خطرناک حد تک اضافہ ہو جائے گا۔

عام ٹیلکم پاؤڈر جسم پر موجود چکنائی اور نمی کو جذب کر لیتے ہیں اور یہ سوزش زدہ جلد پر کچھ ٹھنڈک اور سکون بھی پیدا کرتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا جلدی مرض ہو کہ جس میں پانی رس رہا ہو تو اس سے ضرور پرہیز کریں اور پاؤڈر بھی مت لگائیں۔

غذا کا پرہیز بھی مریض کسی غذا سے الرجک ہے تو پرہیز کروائیں ورنہ غیر ضروری پرہیز کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اکثر مریض کو غیر ضروری پرہیز کروانے سے بھی اس کے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

جلدی مریض کا بستر میں آرام کرنا ضروری نہیں ہے وہ اپنا کام کاج جاری رکھ سکتا ہے جب تک اسے کوئی جلدی مرض نہ ہو کہ جس میں استسقائی کیفیت ہو یا سوجن ہو اور اسکی وجہ سے بہت درد ہو۔

بعض اوقات جلدی مرض میں مبتلا مریض کی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ اسے ہسپتال داخل کروانا ضروری ہوتا ہے۔ خصوصاً جب اس کا مرض خطرناک شکل اختیار کرتا چلا جا رہا ہو چونکہ علاج معالجہ کے اثرات دیکھنے اور مریض کو درست دوا تجویز کرنے اور تشخیص کرنے کے لیے ہسپتال میں مریض کا ڈاکٹر کی زیر نگرانی رہنا ضروری ہوتا ہے بعض اوقات ماحول بدلنے سے بھی مریض کو افاقہ ہوتا ہے اس کے علاوہ اگر ایک وقت میں مریض کے تمام ٹیسٹ اکٹھے کرنے کی ضرورت پڑ گئی ہے تو اس کے لیے بھی مریض کو ہسپتال داخل کروانا ضروری ہے۔

مریض کو بالکل علیحدہ اور تنہائی میں رکھنا اس وقت ضروری ہوتا ہے کہ جب وہ کسی بہت ہی خطرناک پھیلنے والے متعدی مرض میں مبتلا ہو یا خود مریض کی کمزور جسمانی حالت کی وجہ سے اگر یہ خطرہ ہو کہ کہیں اسے کوئی اور مرض بھی لاحق نہ ہو جائے۔

زیادہ تر جلدی امراض متعدی نہیں ہوتے اور مریض کے معائنہ کے دستانوں کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہوتی اگر آپ نے مریض کو چھوا ہے تو سادہ صابن اور پانی سے اچھی طرح ہاتھ دھو لینا کافی ہے عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جذام کا مرض بھی چھوت سے ہو جاتا ہے یہ بھی درست نہیں چونکہ جب جلدی امراض کا علاج شروع کر دیا جاتا ہے تو وہ مرض متعدی نہیں رہتا اور جراثیم ختم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

جلد کے متعلق عام معلومات

جلد کے افعال کیا ہیں؟

- جسم کی حفاظت
- جسم کے درجہ حرارت کو معمول کے مطابق رکھتی ہے۔

Scanned with CamScanner

- تنفس میں مدد دیتی ہے۔
- جسم سے زہریلے مادے خارج کرتی ہے۔
- وٹامن ڈی بناتی ہے۔
- جذبات کا اظہار کرتی ہے جیسے غصہ سے سرخ اور خوف سے زرد ہونا۔
- مخالف جنس کے لیے باعث کشش۔
- لمس درد اور حرارت کا احساس۔

کیا خوراک کی کمی جلد پر اثر انداز ہوتی ہے؟

غذا میں نشاستہ، لحمیات، شکر، نمکیات اور حیاتیات اور چربی کی کمی سے جلد میں واضح تبدیلیاں نمودار ہوتی ہیں جلد نہ صرف خشک۔ کھردری اور پھیکی پڑ جاتی ہے بلکہ جگہ جگہ سے پھٹ کر بدنما صورت اختیار کر لیتی ہے وٹامنز کی کمی کے سبب چہرے کی جلد سرخی مائل ہو کر سیاہ رنگ اختیار کر لیتی ہے اس کے علاوہ جلد پر چھلکے بھی بننے لگتے ہیں جو وقتاً فوقتاً جھڑتے رہتے ہیں بال خشک اور بے رنگ ہو کر گرنے لگتے ہیں ناخنوں کی قدرتی چمک اور گلابی رنگت ماند پڑ جاتی ہے اور خود بخود ٹوٹ سکتے ہیں۔

کیا بیسن سے چہرہ دھونے سے جلد کی رنگت گوری ہو جاتی ہے؟

بیسن دالوں کو پیس کر بنایا جانے والا پاؤڈر ہے چہرے کی چکنائی اس میں باآسانی جذب ہو جاتی ہے نیز رگڑ کر دھونے سے چہرے کی میل خود بخود صاف ہو جاتی ہے چکنائی اور میل کے سبب جلد صاف ہو کر نکھر جاتی ہے اس میں جلد کی رنگت سفید کرنے کا کوئی عنصر شامل نہیں ہے۔

پاؤں کے تلوؤں اور ایڑیوں کے پھٹتے رہنے کی کیا وجوہات ہیں؟

تلوؤں کی جلد کے پھٹنے کی وجہ خشک موسم، ننگے پاؤں پھرنا، مناسب صفائی نہ

کرنا اس کے علاوہ جن لوگوں کی جلد قدرتی طور پر خشک ہوتی ہے سردیوں میں پسینے کی کمی کے سبب بری طرح پھٹ جاتی ہے گرمی کے موسم میں بھی انہیں یہ شکایت لاحق رہتی ہے کچھ لوگوں کی حساس جلد کھلے جوتے پہننے سے بھی پھٹ سکتی ہے لہذا پیروں کی حفاظت کے لیے انہیں صاف رکھنا چکنی کریم لگانا' سوتی موزے پہننا اور آرام دہ جوتوں کا استعمال ضروری ہے جوتوں کا استعمال پیروں کو بہت سے بیماریوں سے بچاتا ہے متواتر برہنہ پاؤں پھرنے سے نہ صرف جلد موٹی اور بدوضع ہو جاتی ہے بلکہ ایڑیاں پھٹنے لگتی ہیں ان سے خون رستا ہے اور مختلف جراثیم اس میں داخل ہو کر نقصان پہنچاتے ہیں۔ پاؤں کی انگلیوں میں فنگس بھی پیدا ہوسکتا ہے جس سے انگلیوں کے درمیان سفیدی پیدا ہو جاتی ہے اور گل جاتی ہیں پاؤں کو گیلا بھی نہیں رہنے دینا چاہیے جب پاؤں دھوئیں فوراً اچھی طرح خشک کرلیا کریں۔

کچھ لوگوں کے تلوؤں اور ہتھیلیوں میں زیادہ پسینہ آتا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

زیادہ پسینہ آنے کی مختلف وجوہات ہیں جن میں بخار' ورزش' گرم موسم' گرم مصالحہ جات۔ شراب' موٹاپا اور ذیابیطس شامل ہیں اس کے علاوہ بھی کچھ لوگوں میں تلوؤں اور ہتھیلیوں سے پسینہ قطرہ قطرہ بن کر ٹپکتا رہتا ہے جس کی وجہ ذہنی تفکرات ہو سکتے ہیں اس مرض کے تدارک کے لیے ذہنی پریشانی کا دور کرنا ضروری ہے کھانے کی ادویات میں سکون بخش دوائیں جو بے ضرر ہوں استعمال کی جا سکتی ہیں خصوصاً ہومیو پیتھک ادویات بہت فائدہ مند ہیں اگر یہ بیماری ذہنی پریشانی کے باعث ہے تو بھی ہومیو پیتھک ادویات بہت فائدہ مند ہیں۔

بچوں کی پیدائش کے بعد ماؤں کے پیٹ اور سینے پر سفیدی مائل دھاریاں بن جاتی ہیں اور کیا یہ عام صحت مند انسانوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہیں؟

جلد پر نمودار ہونے والی سفید دھاریاں اس میں ہونے والی شکست و

ریخت کا نتیجہ ہے یہ تبدیلی نہ صرف حالت حمل میں دیکھنے میں آتی ہے بلکہ کسی صحت مند انسان میں اچانک وزن بڑھنے یا گھٹنے کی وجہ سے بھی پیٹ، چھاتی، کولہوں اور رانوں میں پیدا ہو سکتی ہیں اور اس کے علاوہ (Cushing Syndrome) اور دواؤں سٹیرائیڈز وغیرہ سے بھی یہ شکایت ہو جاتی ہے اور اس کا علاج ممکن ہے۔

آج کل مائیں بچوں کو پلاسٹک کا جانگیہ پہناتی ہیں اس کے فوائد اور نقصانات پر روشنی ڈالیں؟

پلاسٹک کا جانگیہ بچوں کا پہنانے کا رواج عام ہے اسکی وجہ سے مائیں بچوں کو باآسانی اپنے ہمراہ محفلوں میں لے جاسکتی ہیں اور اگر وہ پیشاب کر دے تو اس سے باہر نہیں نکل سکتا اور ماں اور بچہ دونوں محفوظ رہتے ہیں لیکن پیشاب اور فضلہ جانگیہ میں دیر تک جمع رہنے سے جلد کو سخت نقصان ہوتا ہے بچے کے چڈے میں نہ صرف خارش ہو جاتی ہے بلکہ نرم ہو کر ادھڑ بھی سکتی ہے اس کے علاوہ بچوں کو پلاسٹک سے الرجی ہونے کی وجہ سے ان جگہوں پر دانے بھی نکل آتے ہیں۔

گھریلو خواتین کے ہاتھوں پر پائے جانے والے ایکزیما کی کیا وجہ ہے؟ اور اس کے بچاؤ کا کیا طریقہ ہے؟

خواتین میں پایا جانے والا ایکزیما عام طور پر ہاتھ گیلا رہنے یا لہسن، پیاز، آٹا صابن اور سرف وغیرہ جیسی چیزوں کے استعمال سے ہوتا ہے اس کے تدارک کا طریقہ یہ ہے کہ ان چیزوں کو ہاتھ پر لگنے سے بچایا جائے اور دستانے استعمال کئے جائیں۔

سر میں جوئیں کیوں پڑتی ہیں؟

جوؤں سے ہونے والے جلدی امراض پر روشنی میں عام طور پر بچوں اور عورتوں کے سر میں جوئیں پڑتی ہیں یہ بیماری مریض کی کنگھی، اوڑھنی یا ٹوپی کے

Scanned with CamScanner

استعمال سے ہوتی ہے لمبے بال اُن کو باقاعدگی سے نہ دھونا بیماری کے پھیلانے کا باعث بنتا ہے سر میں جوئیں پڑنے سے شدید خارش ہونے لگتی ہے بار بار کھجانے سے سر میں پھوڑے پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور گردن کے غدود ابھر آتے ہیں اس مرض کا علاج بالوں کی باقاعدگی سے صفائی ایک دوسرے کے برش اور کنگھی استعمال کرنے سے پرہیز اور اس کے بار بار رجحان کو ختم کرنے کے لیے ہومیو پیتھک ادویات بہت فائدہ مند ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ تمام جلدی امراض متعدی ہوتے ہیں اور دوسروں کو فوراً لپیٹ میں لے لیتے ہیں یہ بات کس حد تک درست ہے؟

اگر کسی عورت کو جلدی بیماری ہو تو کیا اس سے شادی نہیں کرنی چاہیے؟

مبادا کہ یہ مرض بچوں کو بھی لگ جائے؟

تمام جلدی امراض چھوت سے نہیں لگتے چند امراض مثلاً خارش تر، حصفہ داد خسرہ، دُنبل، ہرپز، آتشک، سوزاک، جذام، تپ دق (جلدی) وغیرہ متعدی ہیں تاہم یہ تمام بیماریاں قابل علاج ہیں اور اگر کسی عورت کو اس طرح کی جلدی بیماری ہو تو اُس سے شادی کرنے کی صورت میں بچے کو صرف اس وقت نقصان پہنچ سکتا ہے جب وہ آتشک، سوزاک، جرمن خسرہ وغیرہ کی مریضہ ہو اور اس نے مرض کا علاج نہ کروایا ہو اور اگر وہ مکمل طور پر علاج کرواتی ہے تو اس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے نیز پیدا ہونے والے بچے کے صحت پر کوئی بُرا اثر نہیں پڑے گا۔

پاکستان میں پائے جانے والے جلدی امراض

پاکستان میں مختلف جلدی امراض پائے جاتے ہیں اور اُن میں سے بعض جلدی امراض جان لیوا بھی ہوتے ہیں ایسے مریضوں کا علاج خصوصی طور پر ہسپتال کے شعبہ امراض جلد کی انتہائی نگہداشت یونٹ میں کیا جاتا ہے۔ جلدی بیماریوں میں

Scanned with CamScanner

متعدی خارش بہت زیادہ ہے اس کے بعد بیکٹریل خارش کا نمبر آتا ہے جو کہ خارش کے بگڑنے سے بنتی ہے اور بعض اوقات سارے جسم پر پھیل جاتی ہے۔ اس طرح فنگس یا پھپھوندی کا مرض ہے پھپھوندی انسان کی جلد ناخنوں اور بالوں کو نقصان پہنچاتی ہے اس کی وجہ سے سر پر گنجا پن بھی پیدا ہو جاتا ہے چنبل، کیل مہاسے، چھائیاں اور پھلبہری کے مریض بھی کافی تعداد میں آتے ہیں۔ جلدی امراض میں مبتلا لوگوں کی ایک خاص تعداد عطائی حضرات کے نت نئے تجربات کا شکار ہو کر ہمارے پاس پہنچتی ہے۔ یہ عطائی حضرات ایک معمولی سے جلدی مرض کو بگاڑ کر رکھ دیتے ہیں ان لوگوں کی زیادتی کا اندازہ لگائیں کہ جلدی مرض کے خاتمہ کے لیے یہ حضرات تیزاب اور الکلی استعمال کرتے ہیں جس سے جلد جل جاتی ہے اور یوں بیماری رہتی ہے اور نہ ہی جلد یعنی نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

جلدی امراض کی شدت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ جنرل پریکٹس کے دوران جلدی بیماریوں میں مبتلا 20 فیصد مریض رابطہ کرتے ہیں۔

اسی طرح چنبل کا مرض بھی اب بہت عام ہوتا جا رہا ہے یہ مرض کئی صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے لیکن عموماً چنبل کے مرض کی علامت یہ ہے کہ مریض کی شروع میں خارش ہوتی ہے اور سرخ دانے بنتے ہیں پھر ان دانوں سے پانی رسنا شروع ہو جاتا ہے۔ مسلسل خارش کرنے سے جلد چمڑے کی مانند خشک اور موٹی ہو جاتی ہے۔

چنبل کی کئی اقسام ہیں ایک قسم جو بہت عام ہے وہ گھر میں کام کرنے والی خواتین کو ہوتی ہے ایسی خواتین کے ہاتھ اس مرض کا شکار ہوتے ہیں۔ اور خاص طور پر انگلیوں کی پوریں اور ناخن زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ متاثرہ جلد کھردری ہو جاتی ہے۔ فوری علاج نہ کروانے سے چھوٹے چھوٹے زخم ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ کام کرنے کے قابل نہیں رہتیں۔ یہ قسم صرف گھریلو خواتین کو اس لیے زیادہ ہوتی ہے کہ وہ ڈیٹرجنٹ پاؤڈر، صابن اور پانی کا بہت زیادہ استعمال کرتی ہیں اس کے علاوہ لہسن یا

Scanned with CamScanner

پیاز کاٹنے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے لیکن یہ صرف مخصوص افراد میں ہی ہوتا ہے چونکہ گھریلو خواتین کا واسطہ ان سب چیزوں سے زیادہ رہتا ہے اس لیے ان میں چنبل کی یہ قسم زیادہ ہوتی ہے۔

خواتین کے لیے احتیاطی تدابیر یہ ہیں کہ جب بھی وہ لہسن یا پیاز کاٹیں، برتن یا کپڑے دھوئیں تو ہاتھوں پر ربڑ یا پلاسٹک کے دستانوں کے نیچے کاٹن کے دستانے پہن لیں اور ویزلین کا مسلسل استعمال کریں۔ لیکن اگر بیماری ظاہر ہو جائے تو جلدی امراض کے ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

ایکزیما کی بھی بہت سی قسمیں ہیں ان میں سے ایک قسم وہ ہے جو جوتوں سے پھیلتی ہے پلاسٹک اور نائلون کے جوتے بنانے میں مختلف کیمیکلز استعمال ہوتے ہیں جس کی وجہ سے جلد پر شروع میں خارش ہوتی ہے اور پھر جلد سرخ ہو جاتی ہے اور وہاں سے پانی رسنا شروع ہو جاتا ہے اور زخم بن جاتے ہیں یہاں تک کہ چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے اس کے علاوہ کاسمیٹکس کی وجہ سے بھی ایکزیما ہو جاتا ہے بعض خواتین میں لپ اسٹک کی وجہ سے بھی ہونٹ کالے اور کھردرے ہو جاتے ہیں دوسرے کاسمیٹکس اور پرفیومز کی وجہ سے بھی بعض اوقات جلد سرخ ہو جاتی ہے پانی والے آبلے بن جاتے ہیں اور رنگت کالی ہونا شروع ہو جاتی ہے لیکن خواتین کو یہ خیال بھی نہیں آتا کہ ان کی جلد کاسمیٹکس کے استعمال کی وجہ سے خراب ہو رہی ہے نہ کہ بہتر۔ جو لوگ سیمنٹ کا کام کرتے ہیں مثلاً راج مزدور وغیرہ ان کے ہاتھوں پر سیمنٹ کے ساتھ کام کرنے کی وجہ سے خارش ہو جاتی ہے اور ہاتھ کھردرے ہو جاتے ہیں گہرے زخم بن جاتے ہیں اور ایک مرحلہ ایسا آتا ہے جب ان کے ہاتھ کام کرنے کے قابل نہیں رہتے۔ فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدور جو مختلف قسم کے کیمیکلز کے ساتھ کام کرتے ہیں ان کو بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ چونکہ چنبل یا ایکزیما کی کئی اقسام ہیں لہذا اس کے پیدا ہونے کی بھی کئی وجوہات ہیں۔ اگر آپ صرف صابن کو ہی لے لیں اور اس کا بہت زیادہ

Scanned with CamScanner

استعمال کرنا شروع کر دیں تو پھر بھی چنبل ہو سکتی ہے پھر دھوپ کی وجہ سے بھی ایکزیما کا مرض ہوسکتا ہے بیکٹرل انفیکشن کی وجہ سے بھی ایکزیما ہوسکتا ہے

ایکزیما کی کچھ جراثیمی اقسام ایسی ہیں جن میں سے باہر سے کوئی چیز اثر انداز نہیں ہوتی بلکہ جلد کے اندر سے ہی کچھ ایسی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جن کی وجہ سے ایکزیما ہو جاتا ہے مثلاً آٹو پک ایکزیما جو عموماً بچوں میں ہوتا ہے۔ سب سے پہلے اُن کے چہرے، سر اور باقی جسم پر سُرخی اور خارش ہوتی ہے۔ اس کے بعد کھردری اور چمڑے کی طرح موٹی ہو جاتی ہے لہذا یہ ضروری نہیں کہ ایکزیما صرف کاسمیٹکس یا کیمیائی مادوں سے ہی ہوتا ہے اس کی اور بھی وجوہات ہیں جو زمانہ قدیم سے موجود ہیں اس لیے یہ مرض بھی صدیوں پرانا ہے۔

ایکزیما متعدی مرض نہیں ہے یہ ایک مریض سے دوسرے مریض کو نہیں لگ سکتا اس لیے چنبل کے مریض کے ساتھ رابطہ رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بلکہ صحت مند لوگوں کو چاہیے کہ ان کی جس قدر مدد ہو سکے ضرور کریں تاکہ وہ لوگ اپنے روزمرہ کے امور بخوبی گزاریں اور ذھنی کشمکش اور احساس کمتری سے بچ سکیں۔

کوڑھ یا جذام کا مرض شروع میں سفید دھبوں کی صورت میں سامنے آتا ہے متاثرہ جلد میں ٹھنڈا گرم اور درد محسوس کرنے کی صلاحیت کم ہونا شروع ہو جاتی ہے نسیں موٹی ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات ان میں شدید درد ہوتا ہے کوڑھ کے مریض کا پاؤں چلتے چلتے اگر کیل یا کسی انگارے وغیرہ پر بھی آ جائے تو اسے محسوس نہیں ہوتا مگر کیل یا انگارہ تو اپنا کام کر جاتا ہے اور وہ پاؤں کو نقصان پہنچاتا ہے جب بار بار اس طرح ہوتا ہے تو مریض کا پاؤں بےکار ہو جاتا ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ انگلیاں پاؤں سے علیحدہ ہونا شروع ہو جاتی ہیں ان کی آنکھوں میں بھی محسوس کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ آنکھوں، میں اگر کوئی ذرہ چلا جائے تو انہیں محسوس نہیں ہوتا اور آہستہ آہستہ ان کی بینائی ضائع ہونے لگتی ہے اور انسان سسک

Scanned with CamScanner

سسک کر مر جاتا ہے بہر حال ایک بات ضرور طے ہے کہ ایکزیما اور چنبل کا جذام یا کوڑھ سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ دونوں علیحدہ علیحدہ بیماریاں ہیں کوڑھ کا مرض اب تو مکمل طور پر قابل علاج ہے اللہ کرے کہ کوڑھ کا مرض ہمیشہ کے لیے صفحہ ہستی سے مٹ جائے۔ جب کوئی شخص کوڑھ کے مرض میں مبتلا ہوتو ایسا کرنا چاہیے اس کے عزیز واقارب اور علاقہ کے لوگوں کو بھی دیکھنا چاہیے کہ کہیں ان میں بھی تو اس مرض کے جراثیم موجود نہیں ہیں۔

اس مرض کے پھیلنے کی بہت سی وجوہات ہیں اس کے جراثیم عموماً سانس کے ذریعے جسم میں سرایت کرتے ہیں اس کے علاوہ جسم پر کوئی زخم ہوتو اس کے ذریعے بھی جراثیم جسم میں داخل ہوسکتے ہیں جو لوگ جلد پر مختلف نقوش وغیرہ کندہ کرواتے ہیں اس عمل سے ان میں بھی یہ جراثیم داخل ہوسکتے ہیں اہم بات یہ ہے کہ یہ مرض اتنا شدید قسم کا متعدی نہیں ہے جیسے ہیضہ وغیرہ۔ کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ اگر کوڑھ کے جراثیم ان کے جسم میں داخل ہوجائیں تو وہ اس کا مقابلہ کرسکتے ہیں پھر جب کوئی کوڑھ کا مریض علاج کروانا شروع کردیتا ہے تو صرف چند دن میں اس مرض کی شدت ختم ہوجاتی ہے اور اس آدمی سے دوسرے کو نہیں لگتی۔ جو مریض علاج کروا رہے ہیں ان کو کوئی خطرہ نہیں ہے وہ آہستہ آہستہ ضرور ٹھیک ہوجائیں گے لیکن اصل خطرہ ان لوگوں سے ہے یا ان لوگوں کو ہے کہ جن کی بیماری کی ابھی تشخیص نہیں ہوئی ہے لہذا کوڑھ کے مریض کو فوراً ڈاکٹر سے رابطہ کرنا چاہیے۔اور عطائیوں سے بچنا چاہیے۔

اسی طرح برص یا پھلبہری کا مرض بھی آج کل بہت عام نظر آتا ہے یہ ایک جلدی بیماری ہے جس میں جلد پر دودھیا سفید دھبے بنتے ہیں یہ دھبے آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں۔ یہ سفید دھبے سارے جسم پر بھی پھیل سکتے ہیں بعض اوقات سفید نشانوں میں بال بھی سفید ہوجاتے ہیں اس مرض کی صحیح وجہ معلوم نہیں لیکن زیادہ تر شواہد سے یہ

Scanned with CamScanner

بات معلوم ہوتی ہے کہ جسم میں ایسے مادے پیدا ہو جاتے ہیں جو رنگت پیدا کرنے والے خلیوں کو ختم کر دیتے ہیں اور رنگ سفید ہو جاتا ہے۔

اکثر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مچھلی کے بعد دودھ پی لینے سے یہ بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ یہ خیال غلط ہے اور اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

دنیا کی کل آبادی کا تقریباً ایک فیصد حصہ اس مرض میں مبتلا ہے جبکہ پاکستان میں تین سے چار فیصد لوگ اس مرض سے دوچار ہیں۔

برص سب سے زیادہ انسانی حسن اور خوبصورتی کو متاثر کرتا ہے مریض شدید ذہنی پریشانی اور نفساتی مسائل کا شکار ہو جاتا ہے بعض حالات میں نوبت خودکشی تک پہنچ جاتی ہے۔ خصوصاً لڑکیوں کی شادی کے لیے بڑے مسئلے پیدا ہو جاتے ہیں اور نہ صرف وہ خود بلکہ تمام خاندان شدید ذہنی اور معاشرتی مسائل کا شکار ہو جاتا ہے۔ حالانکہ برص کا مرض نہ تو ایک سے دوسرے شخص کو لگ سکتا ہے اور نہ ہی اس سے زندگی کو کسی قسم کا خطرہ لاحق ہوتا ہے جیسا کہ بلڈ پریشر اور شوگر کے مرض سے ہوتا ہے لہذا ہمیں پھلبہری (برص) کے مریض کی ہر صورت میں ہمت بندھانی چاہیے کہ وہ کسی ذہنی دباؤ میں مبتلا نہ ہو اور نہ ہی یہ مرض شادی کے لیے رکاوٹ بننا چاہیے۔ یہ پورے معاشرے کی ذمہ داری ہے۔ اس کا ہومیوپیتھی میں بہت موثر علاج موجود ہے متاثرہ جلد پانچ سے چھ فیصد تک ہو تو اس کا نتیجہ جلدی آ جاتا ہے۔ لیکن اگر متاثرہ حصہ زیادہ ہو تو زیادہ وقت لگتا ہے۔ بہر حال اوسطاً آٹھ سے بارہ ماہ میں ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ بعض مریض صرف دو ماہ میں ہی بالکل ٹھیک ہو جاتے ہیں خواتین کے چہرے پر عموماً گہرے رنگ کے دھبے پڑ جاتے ہیں جنہیں چھائیاں کہتے ہیں یہ دھبے عورتوں کے ساتھ ساتھ مردوں کو بھی ہو جاتے ہیں مگر خواتین اس بارے میں زیادہ پریشان ہوتی ہیں خواتین میں حمل کے دوران یا مانع حمل ادویات کھانے سے یا خون کی کمی اور جگر کی خرابی کی وجہ سے بہت زیادہ ذہنی پریشانی کی وجہ سے چھائیاں پڑ جاتی ہیں اس کے لیے عام طور پر لوگ دیسی نسخے استعمال کرتے ہیں مگر ان سے کم ہونے کی بجائے یہ

Scanned with CamScanner

بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ پھر بازار میں دستیاب مختلف قسم کی کریمیں ایسی ہیں جن پر لکھا ہوتا ہے کہ داغ دھبے دور کرنے میں مدد دیتی ہے یہ بھی کام زیادہ بگاڑ دیتی ہیں' جبکہ ایک ماہر امراض جلد کے پاس چھائیوں کا مکمل علاج موجود ہوتا ہے اکثر گلی محلوں میں خارش کے علاج کی مرہمیں وغیرہ بکتی ہیں یہ جلد کے لیے انتہائی مضر ثابت ہوتی ہیں ہمارے ہاں گلی محلوں میں اکثر ایسے پوڈر اور اشتہارات آویزاں نظر آتے ہیں جن کے ذریعے خارش کے مکمل علاج کا دعویٰ کیا جاتا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ خارش کوئی مرض نہیں ہے بلکہ یہ تو کئی قسم کی بیماریوں کی علامت ہے تقریباً دوسو قسم کی بیماریو ں کی وجہ سے خارش ہوسکتی ہے پھپھوندی کی انفیکشن' چنبل' کینسر' خون کی کمی اور دوائیوں کے غلط اثرات وغیرہ سے خارش ہوسکتی ہے ایسے میں اگر خارش کی دوائی استعمال کرتے رہیں گے تو نہ خارش ٹھیک ہوگی اور نہ ہی اصل بیماری کا پتہ چل سکے گا اس لیے سب سے اچھی بات یہ ہے کہ اگر خارش محسوس ہو تو ماہر امراض جلد سے رابطہ کریں تا کہ معالج خارش کی اصل وجہ تلاش کر سکے۔

کیل مہاسے عام طور پر بلوغت میں نکلتے ہیں یہ تیرہ سے انیس سال کی عمر کے دوران نکلنا شروع ہوتے ہیں اس مرض کے متعلق عام طور پر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ یہ مرض قابل علاج نہیں ہے یہ تو نکلتے ہی ہیں اور نکلتے ہی رہیں گے یہ تصور غلط ہے کہ اگر کیل مہاسوں کا بروقت علاج نہ کیا جائے تو چہرہ پر مستقل داغ یا دھبے بن جاتے ہیں جبکہ یہ کیل مہاسے بہت سی پیچیدگیوں کا باعث بھی بن جاتے ہیں جس سے چہرے کی خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے۔

جن لوگوں کو کیل مہاسے نکل رہے ہوں انہیں چاہیے کہ چہرے کو گرد غبار سے بچائیں پانی اور عام صابن سے چہرہ دھونا بہتر ہے میڈی کیٹیڈ قسم کے صابن کا زیادہ استعمال عام جلد اور کیل مہاسوں کے لیے نقصان دہ ہے خواتین کو کاسمیٹکس کے چناؤ میں بھی احتیاط کرنی چاہیے بعض میک اپ خصوصاً چکنے میک اپ کا سمیٹکس کے استعمال سے کیل مہاسے مزید بڑھ جاتے ہیں کیل مہاسے جو سرخ دانوں یا پیپ

والے دانوں کی صورت میں نکلتے ہیں انہیں خود یہ نہیں چھلینا چاہیے اس سے مرض مزید بڑھ جاتا ہے۔

غذا کا کیل مہاسوں کے ساتھ زیادہ تعلق نہیں ہے لیکن چکنائی میٹھی چیزیں مٹھائیاں' چاکلیٹ وغیرہ کا استعمال کم کر دینا مفید ہے کیل مہاسوں کا علاج تین سے چار ماہ تک مکمل طور پر کروانا چاہیے جو مریض اس سے پہلے اپنا علاج چھوڑ دیتے ہیں ان کو فائدہ نہیں ہوتا اور سمجھتے ہیں کہ مرض قابل علاج نہیں ہے۔

ہماری جلد

انسانی جلد جسم انسانی میں سب سے بڑا اور سب سے حساس حصہ ہے جلد نہ صرف انسانی خوبصورتی کی ضمانت ہے بلکہ یہ جسم کے اندرونی نظام کو بھی بیرونی ماحول کے مطابق کام کرنے کے قابل بناتی ہے جلد دماغ کا آئینہ ہے اور 9 فیصد جلد جو کہ چہرے پر محیط ہوتی ہے معاشرے میں عزت و تکریم کا باعث سمجھی جاتی ہے انسانی جلد کا وزن (تقریباً) چار کلوگرام ہے جو پورے جسم کا سولہواں حصہ بنتا ہے جلد جسم کی حفاظت کرتی ہے تنفس میں مددگار بنتی ہے جسم سے زہریلے مادوں کے اخراج میں مدد دیتی ہے اور درد اور حرارت کا احساس دلاتی ہے لیکن جسم میں اس قدر اہمیت رکھنے کے باوجود یہ بالعموم حصہ صرف اس وقت توجہ کا مرکز بنتا ہے جب کوئی جلدی مرض پیدا ہوتا ہے۔

میرے خیال میں آنے والا زمانہ جلدی امراض کا دور ہوگا کیونکہ ہم وہ چیزیں دھڑا دھڑ تیار کر رہے ہیں جو بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر انسانی جلد کو متاثر کرتی ہیں جن سے کوئی شخص جلدی امراض کا شکار ہوسکتا ہے۔

مغربی ممالک میں جلدی امراض کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے اور وہاں بہت توجہ اور سائنٹفک طریقہ سے اس کا علاج کیا جاتا ہے جبکہ ہم ابھی تک ٹونے ٹوٹکوں اور توہمات کے چنگل سے ہی باہر نہیں نکل سکے۔

جلدی امراض کی تعداد تقریباً 365 ہے لیکن ان میں سے 30 یا 40 زیادہ

Scanned with CamScanner

تر پائی جاتی ہیں۔ پاکستان میں خارش، ایکزیما، کیل مہاسے، پھلبہری، داغ دھبے اور جذام بالوں کی بیماریاں عام پائی جاتی ہیں بالوں کی بیماریوں اور ناخنوں کی بیماریاں بھی جلدی امراض میں ہی شامل ہوتی ہیں پاکستان میں خارش کا مرض بہت زیادہ پایا جاتا ہے خارش دراصل جلد کی بے آرامی کا ایک ایسا احساس ہے جو مریض کو کھجانے پر مجبور کرتا ہے خارش بذات خود کسی بیماری کا نام نہیں بلکہ یہ ایک علامت ہے پاکستان میں خارش کی سب سے عام وجہ وبائی خارش (Scabies) ہے وبائی خارش کی وجہ سے ایک طفیلی کیڑا ہے جسے (Sarcoptis Scabia) کہتے ہیں۔ اس میں مختلف تعداد میں مادہ کیڑے جلد میں مختلف جگہوں پر جسے پوشیدہ جگہیں اور انگلیوں کے درمیان سرنگ بنا کر رہائش پزیر ہو جاتے ہیں۔ اس کے دو سے چار ہفتے کے بعد ردعمل کے طور پر جلد میں شدید خارش شروع ہو جاتی ہے۔ پاکستان میں غربت، عدم صفائی، گنجان آبادی اور تعلیم کا فقدان اس بیماری کا سبب ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلی وژن پر اور اخبارات میں اشتہارات کے ذریعے یہ باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ فساد خون کا نتیجہ ہے اور خون صافی پینے سے خارش ٹھیک ہو جاتی ہے حالانکہ خارش میں خون کی کوئی خرابی نہیں ہوتی۔ اس صورت میں مصفی خون ادویات کے استعمال کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ خوش قسمتی سے اس بیماری کے علاج کے لیے ادویات موجود ہیں جو ارزاں بھی ہیں جیسے گندھک کا مرہم اور دوسری ہومیو پیتھک ادویات۔

دوائی لگانے کا طریقہ بہت اہم ہے پہلے دن مریض اچھی طرح جسم کو رگڑ رگڑ کر غسل کرتا ہے پھر بدن خشک کر کے گردن سے پاؤں تک سارے بدن پر دوا لگاتا ہے۔ دوسرے دن بغیر نہائے دوبارہ پہلے دن کی طرح دوا لگاتا ہے۔ تیسرے دن مریض اچھی طرح غسل کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ استعمال شدہ کپڑے اور بستر کی چادریں عام صابن سے دھو ڈالتا ہے۔ کم از کم اڑتالیس گھنٹے تک جسم پر دوا کا موجود ہونا بے حد ضروری ہے۔ گھر کے سارے افراد گر خارش میں مبتلا ہیں تو سارے افراد

Scanned with CamScanner

کا بیک وقت دوا استعمال کرنا ضروری ہے۔

خارش کے لیے بعض لوگ چشموں پر نہاتے ہیں لیکن اس کے لیے ایک بات یادرکھنا ضروری ہے کہ ہر چشمے پر نہانے سے وبائی خارش دور نہیں ہوتی تاہم جس پانی میں گندھک وافر مقدار میں موجود ہو وہ پانی شافی ثابت ہوسکتا ہے۔

اس کے علاوہ ہمارے یہاں ایکزیما کی بیماری بھی عام ہے۔ایکزیما کے مختلف وجوہات ہیں مثلاً بیرونی عوامل جلد کے ساتھ چھونے سے ایکزیما پیدا کرسکتے ہیں۔ان میں تیزاب' الکلی' سیمنٹ' صابن' سپرٹ' ڈیٹول' کپڑے دھونے کا پاؤڈر اور چند ادویات بھی ایسی ہیں کہ جن کے چھونے سے ایکزیما ہوسکتا ہے۔ان میں پنسلین' فیوراس سلفاناسائیڈ اور مقامی طور پر سن کردینے والی ادویات بھی ان میں شامل ہیں۔ مصنوعی زیورات۔ ربڑ کی مصنوعات اور نائلون کے کپڑوں سے بھی یہ مرض ہوسکتا ہے۔اگرچہ ایکزیما کی ایک چھوت لگنے سے ہوسکتی ہے۔لیکن ایکزیما بذات خود متعدی مرض نہیں ہے۔ایکزیما مکمل طور پر قابل علاج مرض ہے۔خواتین میں پایا جانے والا ایکزیما عام طور پر ہاتھ گیلا رہنے یا لہسن' پیاز' صابن اور سرف جیسی چیزوں کے استعمال سے ہوتا ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے ان چیزوں کو ہاتھ پر لگنے سے بچانا چاہیے۔

ان اشیاء سے پرہیز ضروری ہے جو جلد کی قوت مدافعت کو کم کرتی ہیں مثلاً صابن سپرٹ' ڈیٹول' وم' سرف' مٹی کا تیل وغیرہ کام کرتے وقت اچھی قسم کے دستانے استعمال کریں اور ہاتھوں کو خشک کر کے دستانے پہنا کریں اور زیادہ دیر تک دستانے پہن کر کام نہ کریں۔ دستانے اچھے ربڑ کے بنے ہوں اور اس طرح کے ہوں کہ ان سے برتن پھسل نہ جائے۔

نوجوان لڑکے اور لڑکیاں عام طور پر مہاسوں کے مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں عموماً 13 سے 18 سال کی عمر کے لڑکے اور لڑکیاں عام طور پر کیل مہاسوں کے مرض میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں عمر کے اس حصے میں چربیلے غدودوں کے کام کی رفتار

Scanned with CamScanner

ایک ہارمون ''اینڈروجن'' کی بدولت تیز ہو جاتی ہے۔جس سے ان مسامات میں مزاحمت کی وجہ سے اس چکنائی کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔جس سے ان مسامات میں سوزش نمودار ہو جاتی ہے بیس برس کی عمر تک ان چربیلے پہلے غدودوں کے کام کرنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے اور دانے اکثر نکلنا بند ہو جاتے ہیں اس بیماری کی شدت میں وراثت کا بھی کافی عمل دخل ہے۔یہ بات بھی درست ہے کہ چکنی جلد والوں کو یہ تکلیف زیادہ ہوتی ہے میک اپ کا استعمال بھی اس تکلیف کو بڑھا دیتا ہے چونکہ بالوں والے مساموں کے بند ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔خون کی خرابی کا کیل مہاسوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لیے خون مصفا ادویات کے استعمال کا کوئی جواز نہیں بنتا۔اس مرض کا مکمل علاج ممکن ہے اور احتیاطی تدابیر سے اس مرض پر مکمل قابو پایا جا سکتا ہے۔

احتیاطی تدابیر کے طور پر چکنائی والے میک اپ سے پرہیز کیا جائے۔ادویات اور کیمیائی اشیا، کارٹی زون کے مرکبات، ٹیوبیں وغیرہ چہرے پر مت لگائیں۔

دانوں کو نوچنے سے احتراز کرنا چاہئے کیونکہ بدنما دھبے نمودار ہونے کا خطرہ ہے۔اگرچہ یہ متعدی مرض نہیں ہے لیکن اپنا اپنا تولیہ علیحدہ ہونا چاہیے۔چہرہ دن میں تین یا چار مرتبہ صابن سے دھونا چاہئے۔خصوصاً ایسا صابن جو خصوصی طور پر کیل مہاسوں کے لیے بنایا جاتا ہے وہ زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ایسے صابن سے گریز کرنا چاہئے جس میں کوئی کریم یا چکنائی شامل ہو۔

رنگ گورا کرنے کے گھریلو چٹکلوں میں ابٹن، بیسن، اور دودھ کی بالائی وغیرہ شامل ہیں۔ابٹن کا سب سے اہم جزو ہلدی ہے جو جلد کی رنگت کو پیلا کر دیتا ہے اس طرح بیسن میں تیل جذب کرنے کی صلاحیت موجود ہے لہٰذا چہرے پر بیسن کے استعمال سے جہاں چکنائی دور ہوتی ہے وہاں میل بھی اتر جاتا ہے اور جلد نکھری نکھری نظر آتی ہے تاہم اشتہاری ادویات سے فائدہ کی توقع کم ہے۔جلدی امراض ہومیو

Scanned with CamScanner

پیتھک علاج سے بہت جلد ٹھیک ہوجاتے ہیں۔اگر اصل مرض پر توجہ کی جائے اور مرض کے اصل سبب کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔

جلدی بیماریاں کیوں ہوتی ہیں؟

انسانی جلد بہت نازک اور حساس ہوتی ہے۔ہمیں چاہیے کہ ہم اس کی بہت حفاظت کریں اور ہر ممکن ایسی تدابیر اختیار کریں جن سے ہم جلدی امراض سے محفوظ رہ سکیں ہمیں ہمیشہ صاف ستھرا رہنا چاہیے اگر ایسا نہیں کریں گے تو بیماریاں پیدا ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔مثلاً خارش، ایگزیما داد اور پھوڑے پھنسیاں وغیرہ اور اگر وقت پر ان کا علاج نہ کیا جائے تو یہ بیماریاں آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑتیں اس لیے بہتر ہے کہ ٹونے ٹوٹکوں کی بجائے ماہر امراض جلد سے فوراً رابطہ کیا جائے۔جلدی بیماریاں کسی کو بھی ہوسکتی ہیں اور اس میں بڑے اور چھوٹے کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔یہ ہر موسم میں ہوتی ہیں بچوں کے لیے اکثر جلدی امراض خطرناک بھی ثابت ہوتے ہیں۔خصوصاً اگر پھوڑے پھنسیوں کا علاج نہ کیا جائے تو ان کے زہریلے جراثیم خون میں داخل ہوکر دل، گردوں اور دماغ پر بُرے اثرات ڈالے ہیں جس سے بچے کی زندگی کو خطرہ ہوتا ہے اس لیے بچوں کی صحت کا خاص خیال رکھنا چاہئے اور ان لوگوں سے دور رکھنا چاہیے جن کو بیماریاں ہوں۔بڑوں کو بھی اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے تاکہ وہ جلدی بیماریوں سے بچے رہیں۔

جلدی بیماریوں سے بچاؤ:

زیادہ تر جلدی بیماریاں چھوت سے ہوتی ہیں اور گندگی سے پھیلتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ یہ جب ایک مرتبہ پھیلنا شروع ہوجائیں تو پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ان بیماریوں سے بچنے کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں۔

Scanned with CamScanner

o جسم کو صاف رکھیں۔ ہر روز صابن اور پانی سے اچھی طرح نہائیں تاکہ جسم کی میل اور گندگی دھل جائے اور نہانے کے بعد جسم کو تولیہ سے اچھی طرح خشک کرلیں جسم کو گیلا رکھنے کی صورت میں جسم پر دھدر کی بیماری کا حملہ ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ ہمیشہ اپنا علیحدہ تولیہ استعمال کریں اور نہانے سے پہلے یا بعد میں جسم پر تیل کی مالش مت کریں۔

o اپنے کپڑے صاف ستھرے رکھیں۔ میلے کچیلے کپڑے زیادہ دیر تک نہ پہنیں خارش والے مریض اپنے کپڑوں کو گرم پانی اور صابن سے دھوکر دھوپ میں اچھی طرح خشک کریں دھوپ میں جراثیم اور خارش کے کیڑے مرجاتے ہیں۔ کپڑے زیادہ تر سوتی استعمال کریں۔

o اپنا بستر صاف رکھیں۔ بستر کی چادر اور تکیوں کے غلاف وغیرہ وقت پر دھوئیں جو کپڑے جلدی اور آسانی سے نہ دھل سکیں مثلاً لحاف۔ گدا وغیرہ انہیں خوب تیز دھوپ میں رکھیں تاکہ جراثیم مرجائیں۔

o اپنا گھر بھی صاف رکھیں۔ کمرے ہوادار ہونے چاہئیں اس کے لیے آپ روزانہ کچھ دیر کے لیے اور روشندان وغیرہ کھلے رکھیں۔ غسلخانوں کو روزانہ فینائل سے دھوئیں باورچی خانے کو بھی صاف رکھیں کیونکہ یہاں آپ کھانے پینے کی چیزیں رکھتے ہیں گندگی سے کیڑے مکوڑے اور جراثیم پیدا ہوتے ہیں جو ہمیں بیمار کرسکتے ہیں

o بچوں میں پھوڑے، پھنسیوں، خارش اور ایکزیما وغیرہ کی شکایت بہت عام ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے گرد اور مٹی میں دن بھر کھیلتے رہتے ہیں بہت سی مائیں اپنے بچوں کو وقت پر نہیں نہلاتیں۔ اس کے علاوہ بچے اکثر پیشاب پاخانہ اپنے کپڑوں میں کردیتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ گندگی بچوں کے پاجامے کے اندر ہی سوکھ جاتی ہے جس سے انہیں جلدی بیماریوں کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ بچوں کو ہر روز نہلائیں اور انہیں صاف ستھرا رکھنے کی عادت ڈالیں۔

Scanned with CamScanner

o بچہ کسی ایسے شخص کو نہ اٹھانے دیں جسے کوئی جلدی بیماری ہو۔ بچہ کو ہمیشہ علیحدہ بستر پر سلائیں۔ جلدی بیماری کی صورت میں بھی ہر بچے کو علیحدہ بستر پر سلانا چاہئے۔

o کسی بھی مریض کے کپڑے اور بستر وغیرہ استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ جوئیں بھی ایک دوسرے کے کپڑے استعمال کرنے سے پڑ سکتی ہیں۔ اس لیے جلدی مریض کی ٹوپی۔ سر پر اوڑھنے کی چادر یا تکیہ، بستر وغیرہ بالکل استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

o ایسے مریض کو جسے داد وغیرہ ہو غسل خانے کو فینائل وغیرہ سے دھو لینا چاہیے۔

o جلدی مریض کو چاہے وہ بڑا ہو یا چھوٹا۔ ڈھیلے ڈھالے سوتی کپڑے پہنانے چاہیے۔ نائلون، ٹیٹرون اور دوسرے ریشمی کپڑے جلدی بیماریوں کو بڑھاتے اور پھیلاتے ہیں۔

o ناخن چھوٹے رکھنے چاہئے۔ چونکہ نہ صرف جراثیم ان کے اندر پیدا ہو سکتے ہیں بلکہ خارش کی صورت میں ناخنوں سے زخم بھی ہو سکتے ہیں۔

o اونی کپڑے بھی جلد کو چھونے نہیں چاہئے۔ سردیوں میں اونی کپڑوں کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا۔ اس لیے جلدی مریض کو سوئٹر اور گرم کپڑوں کے نیچے سوتی بنیان اور پاجامہ ضرور پہننا چاہئے۔

o ڈیٹول اور سپرٹ کو لوگ اکثر دوائی کے طور پر استعمال کرتے ہیں جو کہ جلدی بیماری میں اضافہ کر سکتی ہے بلکہ بیماری کو بعض اوقات بہت پیچیدہ کر دیتی ہے۔ بعض لوگوں کو ان سے الرجی بھی ہو جاتی ہے۔ خصوصاً ڈیٹول سے ایکزیما بھی پیدا ہو سکتا ہے لہٰذا ڈیٹول وغیرہ عام زخم کو صاف کرنے کے لیے یا کپڑوں کو دھونے کے لیے تو ٹھیک ہے لیکن جلدی بیماری میں اسے مت استعمال کریں۔

o زیادہ میٹھی اور نشاستے والی چیزیں کھانے سے بھی پھوڑے پھنسیاں اور کیل مہاسے نکلنے لگتے ہیں۔ خصوصاً بچوں کو کیک، پیسٹری، گولیاں، ٹافیاں چیونگم، میٹھی چیزیں کھانے سے پھوڑے پھنسیاں اور دوسرے جلدی امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

o بچوں کو پینے کے لیے فوڈ کلرز والے جوس اور میٹھے شربت بھی زیادہ نہ دیں اگر جوس پلانا ہو تو تازہ پھلوں کا جوس خود نکال کر دیں مصنوعی شربت وغیرہ پینے سے بھی خارش اور پھوڑے پھنسیاں شروع ہو جاتے ہیں۔

o روزانہ اتنی ورزش ضرور کریں جس سے پسینہ آ جائے تا کہ جلد صاف ہو جائے۔

موسم گرما اور امراض جلدی

ہر موسم میں مختلف جلدی امراض دیکھنے میں آتے ہیں۔ ہر موسم کے کچھ مخصوص جلدی امراض ہیں جو کہ صرف اسی موسم میں زیادہ نظر آتے ہیں۔ گرمیوں میں پھوڑے، پھنسیاں، کیل مہاسے اور پھپھوندی سے پیدا ہونے والے امراض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ان کی تھوڑی سی تفصیل میں بتاتا ہوں۔ گرمیوں میں پسینہ زیادہ آنے کے سبب پت ہو جاتی ہے جسے (prikly heat) بھی کہتے ہیں۔ اسکے علاوہ دا، کھال ادھڑنا (Intertrigo) وغیرہ کی شدت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ پسینہ کی زیادتی سے جلد تر ہو کر ادھڑنے لگتی ہے ساتھ ہی جراثیم بھی ایسی جلد پر اثر انداز ہوتے ہیں جس کا نتیجہ، خارش وغیرہ کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس کچھ جلدی امراض ایسے ہیں جن میں پسینہ کی زیادتی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے جیسے (fish skin) کی بیماری جس میں جلد مچھلی کی طرح خشک ہوتی ہے اسی طرح کچھ لوگوں کو سرائی سز کی بیماری گرمیوں میں ٹھیک ہو جاتی ہے۔

گرمیوں اور برسات میں پت نکلنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ پسینہ کے غدودوں کی باریک باریک نالیوں میں سوزش ہونے سے رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے چونکہ ہوا میں نمی بہت بڑھ جاتی ہے اور پت کی حالت میں پسینہ آتے وقت کانٹوں کی سی چبھن ہوتی ہے۔ یہ دانے بڑوں میں، گردن، بغلوں اور چڈوں میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ دھوپ میں مسلسل رہنے سے جلد کی رنگت سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ دھوپ میں پائی جانے والی بالائی بنفشی شعاعیں ہیں۔ سمندر کے پانی اور ریت

سے منعکس ہو کر ان شعاعوں کی قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جو چہرے کی جلد کو بری طرح نقصان پہنچاتی ہیں۔ گرمیوں میں زیادہ پانی پینا چاہیے۔ ہر تندرست شخص کو دن بھر میں کم از کم دس گلاس پانی پینا چاہیے کم پینے سے نہ صرف گردے متاثر ہوتے ہیں بلکہ جلد خشک اور کھردری ہو جاتی ہے۔ لہذا پانی کا زیادہ استعمال جلد کو تازگی بخشتا ہے۔ لیموں پانی میں حل کر کے پینے سے بھی جلد صحت مند رہتی ہے۔ میٹھے شربت مٹھائیوں، گولیاں، ٹافیاں، چاکلیٹ، کم استعمال کرنی چاہیے ان سے بھی جلدی امراض خصوصاً پھوڑے پھنسیاں اور کیل مہاسے بڑھ جاتے ہیں خون صافی قسم کی ادویات پینے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ چونکہ جلدی امراض خون کی خرابی سے نہیں ہوتے۔ بلکہ مختلف جراثیموں، وائرس، الرجی اور دھوپ کی شعاعوں سے ہوتے ہیں۔ یا اندرونی غدودوں کی خرابی سے بھی جلدی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا خون صافی ادویات کے استعمال سے جلدی امراض میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

گرمیوں میں جلد پر چھیپ کا مرض بھی خاصا دیکھا جاتا ہے۔ جس میں سفید داغ چھنئیوں کی شکل میں دھڑ، گردن، کمر چہرے اور بازوؤں پر پائے جاتے ہیں ان کا رنگ سفید یا ہلکا بھورا بھی ہو سکتا ہے۔ یہ داغ عموماً نوجوانوں میں دیکھنے میں آتے ہیں جن میں پسینے کی زیادتی بھی ایک سبب ہے۔ کیلشیم کی کمی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ بات بھی غلط مشہور ہو گئی ہے۔ اس میں مختلف فنگس کش ادویات فائدہ مند ہیں۔ اس مرض میں سوتی کپڑے پہننے چاہیے اور جسم کو زیادہ گیلا مت رہنے دیں۔ تیل وغیرہ کی مالش بھی نہیں کرنی چاہیے۔

چھوٹے بچوں خاص طور پر نوزائیدہ بچوں کے چہرے اور جسم پر عموماً گرمیوں میں پھنسیاں (impetigo) نکل آتی ہیں۔ یہ بیماری خاص جراثیم کا نتیجہ ہوتی ہے۔ شروع میں چھوٹا سا چھالا چہرے یا بازوؤں پر نمودار ہوتا ہے جو جلد ہی بڑھ کر پھٹ جاتا ہے اور کھرنڈ کی شکل اختیار کر لیتا ہے چھیلنے سے پہلی رطوبت پھیل کر بیماری بڑھانے کا باعث بنتی ہے نوزائیدہ بچوں میں یہ بیماری خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے۔

Scanned with CamScanner

احتیاطی تدابیر: بیماری میں بچے کے استعمال کے کپڑے بمعہ بستر کی چادر تکیہ کا غلاف اور تولیہ کو تیز گرم پانی اور صابن سے دھونا چاہئے اور دھوپ میں اچھی طرح خشک کریں۔ دوسرے بچوں کو بیمار سے دور رکھنا مناسب ہے اسی طرح داد کی بیماری جسے رنگ ورم (Ring worm) کہتے ہیں۔ یہ بھی ایک سے دوسرے کو لگ سکتی ہے۔ خصوصاً پہننے کے کپڑوں اور تولیہ سے لگ سکتی ہے۔ یہ بیماری گرم اور مرطوب آب وہوا میں زیادہ ہوتی ہے۔ اور بالوں۔ ناخنوں اور جلد پر اثر انداز ہوتی ہے لمبے عرصے تک جوتے اور جراب کا استعمال تنگ اور چست خاص طور پر نائلون اور ٹیٹرون کے زیر جامہ کا استعمال اور جسمانی کمزوری سے بھی داد پھیلتا ہے۔ ایک غلطی جو گرمیوں میں اکثر لوگ کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نہا کر تولیہ سے جسم کو اچھی طرح خشک نہیں کرتے اس سے بھی بہت سے جلدی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ لہذا گرمیوں میں زیادہ تر ٹھنڈی جگہ پر رہنا چاہیے۔ باقاعدگی سے غسل کریں۔ سوتی کپڑے استعمال کریں۔ نہا کر تولیہ سے اچھی طرح جسم کو خشک کریں۔ بہت زیادہ گرم مصالحہ دار چیزیں وغیرہ کم استعمال کریں۔ نمک والی لسی اور لیموں کی سکنجبین کا زیادہ استعمال کریں تیز دھوپ اور گرمی وغیرہ سے بچنے کی کوشش کریں۔ بہت سی ہومیو پیتھک ادویات ایسی ہیں جنہیں کھانے سے دھوپ اور گرمی کے خلاف جسم میں مدافعت پیدا ہوتی ہے۔ اور دھوپ کے بُرے اثرات نہیں واقع ہوتے۔ اور بہت سی جلدی امراض نہیں ہوتیں۔ گرمیوں کے موسم میں ہومیو پیتھک ادویات کا استعمال بالکل بے ضرر ہے اور سب انہیں آسانی سے استعمال کر سکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

چہرہ اور جسم کے فالتو بالوں کا علاج

اس مرض کو (Hypertricosis) کہتے ہیں۔ چہرے پر بالوں کی کثرت خواتین میں ذہنی اذیت اور بے چینی کا سبب بنتی ہے۔ اس کا ہومیو پیتھک علاج موجود ہے لیکن دوسرے تمام طریقہ علاج میں اس کا کوئی تسلی بخش علاج موجود نہیں۔ بہرحال جو علاج بھی منتخب کیا جائے وہ ایسا ہونا چاہیے جو تکلیف اور مزید پیچیدگیوں کا باعث نہ بنے۔

غیر ضروری بالوں سے چھٹکارا پانے کے بہت سے طریقے آزمائے جاتے ہیں مثلاً ☆ بلیچنگ: چھ فیصد ہائیڈروجن پرآکسائیڈ بالوں کو سنہرا بنا کر انہیں کم نمایاں کر دیتا ہے ☆ بالوں کو موچنے (Twiser) سے اکھاڑنا ☆ بالوں کو دھاگے سے کھاڑنا ☆ موم سے بال اتارنا (Waxing) ☆ لیزر سے بال اُتارنا (Laser Treatment) ☆ استرے سے بال مونڈھنا (Shaving) ☆ جھانویں سے بال رگڑ کر اتارنا۔

ادویات سے بالوں کی صفائی (Depilation) (یہ طریقہ چہرے کے لیے موزوں نہیں) بجلی کے آلے سے بالوں کی جڑیں ضائع کرنا (Electrolysis) مستقل طریقہ ہے اس میں بہت زیادہ مہارت کی ضرورت ہے ورنہ بدنما داغ رہ جاتے ہیں۔

چہرہ پر سخت بالوں کا اگ آنا یقیناً ایک سخت تکلیف دہ صورت حال ہے خصوصاً ہونٹوں کے اوپر مردوں کی طرح مونچھوں اور داڑھی کا پیدا ہو جانا شدید ذہنی پریشانی کا باعث بنتا ہے جس کے لئے مندرجہ بالا طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بالوں کا زیادہ ہونے کی ایک قسم اور بھی پائی جاتی ہے جسے (Hirsutism) کہتے ہیں یہ صرف خواتین میں ہوتی ہے اور اس میں اندرونی غدودوں کے افعال میں خرابی کی وجہ سے چہرے پر اور خصوصاً چھاتیوں اور پیٹ کے نچلے حصوں پر بالوں کی بہت زیادہ زیادتی ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ اگر ماہانہ نظام

Scanned with CamScanner

میں خرابی موجود ہوتو اس کا علاج بھی بہت ضروری ہو جاتا ہے۔خواتین میں الٹرا سانو گرافی کروا کر اندرونی خرابیوں کا پتہ بھی لگانا چاہیے چونکہ کچھ خواتین میں اندرونی رسولیوں اوراادورین سسٹ کی وجہ سے بھی جسم پر بالوں کی زیادتی ہو جاتی ہے۔اس کے علاوہ موروثی اثرات بھی پائے جاتے ہیں والدین میں بھی اگر یہ مرض موجود ہوتو بچوں میں بھی اس کے ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔بہت سی کھانے والی ادویات اور لگانے والی ادویات بھی ایسی ہیں جن کے زیادہ استعمال کرنے سے چہرے اور جسم پر بالوں کی نشوونما بڑھ جاتی ہے۔جیسے کارٹی زون پرمبنی ادویات وغیرہ۔لہٰذا جب بھی بالوں کی پیدائش میں غیر معمولی اضافہ ہوتو فوراغور کرنا چاہیےاور ماہرامراض جلد سے مشورہ کرنا چاہیے۔

ہومیوپیتھی میں اس مرض کی بہت موثر ادویات موجود ہیں لیکن علاج کا وقت کافی زیادہ ہے۔کم از کم چھ ماہ ادویات استعمال کرنا پڑتی ہیں۔دوران علاج بیرونی استعمال کی ادویات اور دوسرے طریقے بہت کم استعمال کئے جاتے ہیں پورے جسم کی علامات سامنے رکھ کرادویات تجویز کی جاتی ہیں۔کوئی بھی اندرونی خرابی موجود ہوتو اس کا بھی علاج کیا جاتا ہےاوراس طرح مکمل توجہ اور علاج سے اس مرض کوجڑ سے ختم کردیا جاتا ہے۔ہم نے اس کے علاج کی بہت سی ادویات تیارکی ہیں جوکہ اس کوختم کرنے کے لیے بہت فائدہ مند ہیں آپ اپنی تمام علامات ہمیں لکھ کر بھیجیں ہم آپ کو دوا تجویز کردیں گے۔اولیم جیکو ریس، تھوجا، گریفائٹس، سیپیا، اس مرض کی بہت کامیاب ادویات ہیں لیکن ان سے فائدہ تب ہی ہوگا جب آپ ان ادویات کو کسی ماہر ہومیو پیتھ کی زیرنگرانی استعمال کریں گے۔

سکری یا ڈینڈرف

سر میں پیدا ہونے والی چھلکوں والی بیماری کوسکری کہا جاتا ہے۔سر کی جلد میں پھپھوندی اور جلدی بیماریوں کی وجہ سے بھی چھلکے پیدا ہو سکتے ہیں لہٰذا ہر بیماری کو

Scanned with CamScanner

تشخیص کر کے اس کے مطابق علاج کرنا چاہیے۔

ڈینڈرف میں سر کی جلد موٹی اور سخت ہوتی ہے۔ سر اس جلد کے اوپر والے حصے کو چھلکوں کی صورت میں اتارتا رہتا ہے۔ نوجوانی میں جسم کے اندرونی غدود میں تیزی اور تبدیلی آنے کی وجہ سے کچھ لوگوں میں اس کی شدت بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور کپڑوں پر بھی چھلکے گرتے رہتے ہیں۔

اس بیماری کی اصل وجہ کا تو ابھی علم نہیں ہو سکا لیکن یہ سر کی خشکی ہرگز نہیں ہے بلکہ اکثر اوقات اسے خشکی قرار دے کر سر میں چکنائیاں اور خاص طور پر کڑوا تیل لگانے سے علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اکثر مریض تیل لگا کر بڑے خوش ہوتے ہیں کہ انہوں نے تیل لگا کر اپنی خشکی دور کر لی اور کئی کمپنیاں بھی اپنے اشتہارات میں یہ بلند و بانگ دعویٰ کرتی نظر آتی ہیں کہ اس تیل کے استعمال سے چند دنوں میں سر کی خشکی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

گھریلو خواتین بھی ٹوٹکے کے طور طرح طرح کی مالشیں اکثر کرتی رہتی ہیں جن سے بالوں کو فائدہ کی بجائے اکثر نقصان ہی ہوتا ہے خصوصاً جن کی جلد چکنی ہوتی ہے ان کی چکنائی والی چیزوں کا استعمال بالکل نہیں کرنا چاہیے۔ سر میں تیل لگانے سے بیماری کی ظاہری علامات دور ہو جاتی ہیں دو ایک دن بعد بیماری پھر سے ظاہر ہوتی ہے مگر پہلے سے زیادہ کیونکہ تیل سے اسے پھلنے پھولنے کا موقع مل جاتا ہے۔

تیل کے علاوہ بازار میں طرح طرح کے اینٹی ڈینڈرف شیمپو بھی موجود ہیں لیکن ان میں سے بھی اکثر ناقص اور نقصان دہ ہیں۔ لہٰذا شیمپو کا استعمال بھی ماہر امراض جلد کے مشورہ سے کرنا چاہیے اس کے ساتھ ایک اور مسئلہ بھی اکثر پیدا ہوتا ہے کہ کسی ایک شیمپو کا مسلسل استعمال بھی اسے بے اثر بنا دیتا ہے لہٰذا تب اسے تبدیل کر دینا چاہیے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد اگر دوبارہ اسی شیمپو کا استعمال کیا جائے تو پھر فائدہ شروع ہو جاتا ہے۔ کسی بھی چیز کا سر میں کثرت سے استعمال سر پر خشکی بڑھانے کا باعث ہو سکتا ہے۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ ڈینڈرف کی وجہ سے گرے ہوئے بال دوبارہ واپس آ سکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

ڈینڈرف کے مریضوں کے لیے ضروری ہدایات

- سر میں کسی بھی قسم کا تیل لگانا بند کر دیں تیل کے علاوہ کوئی اور بھی چکنائی والی چیز مت لگائیں۔
- کسی اچھے اینٹی ڈینڈرف شیمپو کا ہفتہ میں ایک یا دو مرتبہ استعمال کریں۔
- تیز گرم پانی سے بھی سر مت دھوئیں روزانہ سر دھوئیں اور سر کو صاف اور خشک رکھیں
- سر کو روزانہ دھونے اور تولیہ سے اچھی طرح بالوں کو خشک کرنے سے بالوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔
- سر کی زور زور سے خارش ہرگز نہ کریں۔ اس سے چھوٹے چھوٹے زخم بن جائیں گے جن میں جراثیم بھی پیدا ہو سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ سر میں پھنسیاں بھی بن سکتی ہیں۔
- حفظان صحت کے اصولوں کا خیال رکھیں ماہر امراض جلد کے مشورہ کو ہمیشہ اہمیت دیں
- اچھی خوراک کھائیں۔ پھلوں کا استعمال۔ دودھ کا استعمال گوشت سبزیاں بہت فائدہ مند ہیں۔ میٹھی چیزوں اور چکنائی والی چیزوں کا زیادہ استعمال نقصان دہ ہے۔
- ذھنی ہیجان، تفکرات، ذہنی دباؤ بھی ڈینڈرف کو بڑھاتے ہیں۔

ڈینڈرف کا ہومیوپیتھک علاج

ڈینڈرف کا مکمل علاج صرف اندرونی ہومیو علاج سے ہی ممکن ہے لیکن ان تمام ادویات کو ہومیوپیتھک ڈاکٹر کے مشورہ سے استعمال کرنا چاہیے۔

- ایلومینا: ڈینڈرف اور سر میں خارش جس کے ساتھ بہت زیادہ چھلکے اتریں۔
- اموینیم میور: ڈینڈرف اور خارش، بال گریں، موٹاپا، جلد کی عام خارش جو شام کو زیادہ ہو۔
- بیڈیاگا: بہت زیادہ ڈینڈرف، لیکن معمولی خارش کے ساتھ بال گریں اور اس کے ساتھ خشکی سر کی جلد چھونے سے دکھے۔

Scanned with CamScanner

o کلریا کارب: ڈینڈرف سر کی جلد میں دُکھن۔ بالوں کی جڑوں میں ذکی الحسی

o گریفائٹس: بہت زیادہ ڈینڈرف، زبردست خارش، بال گریں اور سفید بھی جلد ہو جائیں۔ ڈینڈرف کے ساتھ سر میں ایکزیما اور دوسرے جلدی امراض جس میں لیسدار مواد کا اخراج ہو سر کی چوٹی پر جلن کا احساس۔

o نیٹرم میور: جب سر کی جلد بہت حساس ہو۔ بال بکثرت گریں۔ جونہی بالوں کو چھوا جائے وہ گر جائیں۔

o فاسفورس: بکثرت ڈینڈرف، بالوں کے گچھے گریں، سر کی خارش۔

o سینی کیولا: سر کی جلد، بھوؤں اور دوسرے بالوں والے حصوں میں ڈینڈرف بہت زیادہ چھلکے اتریں۔

o تھوجا: سفید رنگ کی ڈینڈرف، بال خشک اور گریں۔

o سیپیا: گول گول دائروں میں ڈینڈرف، داد کی مانند، کھوپڑی کی جلد چکنی اور گیلی رہے۔ بال گریں۔ پیشانی پر بالوں کے قریب تر دانے۔

o سورائنم: ڈینڈرف جس کے ساتھ بہت زیادہ بدبو آئے۔

چہرے کے کیل مہاسے (ACNE)

کیل مہاسے جلد کی ایک عام بیماری ہے لیکن عموماً نوجوانوں میں خاص طور پر جن کی عمر 19 سال سے کم ہو اس کا تناسب بہت زیادہ ہوتا ہے اور لڑکیاں اس کی وجہ سے شدید ذہنی دباؤ اور پریشانی کا شکار نظر آتی ہیں اس بیماری میں اندرونی غددوں کی تحریک اور بعض اوقات خرابی کی وجہ سے چہرے کی جلد میں موجود چکنائی والے غدود بہت زیادہ چکنائی بنانا شروع کر دیتے ہیں اور ان کی اسی زیادتی کی وجہ سے مساموں کا منہ بند ہو جاتا ہے جس سے کالے نشان (بلیک ہیڈز) بن جاتے ہیں جس رکاوٹ کی

وجہ سے تیل کا غدودوں کا دستہ بند ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے جلد کے اندر سے پیدا ہو کر باہر آنے والا تیل اب جلد کے اندر بہہ کر سوجن پیدا کر دیتا ہے اور بعض اوقات ان سے جلد کے اندرونی چھوٹی گلٹیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔

ضروری ہدایات:

- سب سے پہلے اپنی جلد کی نوعیت کو سمجھیں کہ آپ کی جلد کس قسم کی ہے کیل مہاسے عموماً چکنی جلد والے لوگوں کو زیادہ نکلتے ہیں۔
- چکنی جلد کی صورت میں کسی بھی قسم کی چکنی چیز چہرے پر مت لگائیں کوئی کریم ویزلین۔ بالائی، مکھن یا چکنا میک اپ چہرے پر مت لگائیں۔
- اگر آپ لڑکی ہیں تو میک اپ کی کوئی اور چکنی تہہ سے گریز کریں لیکن پاؤڈر سرخی مسکارا، آنکھ کی پنسل اور خوشبو استعمال کر سکتی ہیں۔
- منہ دھونے کے لئے کسی اچھے صابن کا انتخاب کریں۔ خصوصاً ایسا صابن جو کہ کسی میڈیکل کمپنی نے خصوصی طور پر دانوں کے لئے بنایا ہو۔ ایسے صابن کا استعمال بہت فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے لیکن چہرے کو بار بار صابن سے نہیں دھونا چاہیے اس طرح جلد خشک ہو کر بے رونق بھی ہو سکتی ہے اور پھٹ بھی سکتی ہے بعض حساس جلد والے مریض صابن کے استعمال سے بہت زیادہ خشکی اور جلد کے زخمی ہو جانے کی شکایت کرتے ہیں ایسے افراد کو چاہیے کہ وہ بیسن سے منہ دھوئیں۔ جو کہ بہت ملائم بھی ہوتا ہے۔ چکنائی بھی اتارتا ہے اور جلد کو خراب بھی نہیں کرتا دن میں 3 یا 4 مرتبہ اچھی طرح منہ دھونا کافی ہے۔ خصوصاً جب باہر سے گھر جائیں تو راستے میں ہوا کی گرد بھی جلد پر چپک جاتی ہے جس میں موجود جراثیم مساموں میں داخل ہو کر پھنسی بنا دیتے ہیں۔ لہٰذا فوراً گھر جا کر صابن سے منہ اچھی طرح دھو لینا چاہیے۔
- کیل مہاسوں کو نوچنے دبانے اور چھیڑنے سے گریز کریں۔ کیونکہ ہر مہاسے کے بعد چہرے پر عموماً ایک چھوٹا سا گڑھا پڑ جاتا ہے۔ جو مریض دانوں کو دبا کر از خود کیل

Scanned with CamScanner

وجہ سے تیل کا غدودوں کا دستہ بند ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے جلد کے اندر سے پیدا ہو کر باہر آنے والا تیل اب جلد کے اندر بہہ کر سوجن پیدا کر دیتا ہے اور بعض اوقات ان سے جلد کے اندرونی چھوٹی گلٹیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔

ضروری ہدایات:

- o سب سے پہلے اپنی جلد کی نوعیت کو سمجھیں کہ آپ کی جلد کس قسم کی ہے کیل مہاسے عموماً چکنی جلد والے لوگوں کو زیادہ نکلتے ہیں۔
- o چکنی جلد کی صورت میں کسی بھی قسم کی چکنی چیز چہرے پر مت لگائیں کوئی کریم ویزلین۔ بالائی، مکھن یا چکنا میک اپ چہرے پر مت لگائیں۔
- o اگر آپ لڑکی ہیں تو میک اپ کی کوئی اور چکنی تہہ سے گریز کریں لیکن پاؤڈر، سرخی، مسکارا، آنکھ کی پنسل اور خوشبو استعمال کر سکتی ہیں۔
- o منہ دھونے کے لئے کسی اچھے صابن کا انتخاب کریں۔ خصوصاً ایسا صابن جو کہ کسی میڈیکل کمپنی نے خصوصی طور پر دانوں کے لئے بنایا ہو۔ ایسے صابن کا استعمال بہت فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے لیکن چہرے کو بار بار صابن سے نہیں دھونا چاہیے اس طرح جلد خشک ہو کر بے رونق بھی ہو سکتی ہے اور پھٹ بھی سکتی ہے بعض حساس جلد والے مریض صابن کے استعمال سے بہت زیادہ خشکی اور جلد کے زخمی ہو جانے کی شکایت کرتے ہیں ایسے افراد کو چاہیے کہ وہ بیسن سے منہ دھوئیں۔ جو کہ بہت ملائم بھی ہوتا ہے۔ چکنائی بھی اتارتا ہے اور جلد کو خراب بھی نہیں کرتا دن میں 3 یا 4 مرتبہ اچھی طرح منہ دھونا کافی ہے۔ خصوصاً جب باہر سے گھر جائیں تو راستے میں ہوا کی گرد بھی جلد پر چپک جاتی ہے۔ جس میں موجود جراثیم مساموں میں داخل ہو کر پھنسی بنا دیتے ہیں۔ لہٰذا فوراً گھر جا کر صابن سے منہ اچھی طرح دھو لینا چاہیے۔
- o کیل مہاسوں کو نوچنے دبانے اور چھیڑنے سے گریز کریں۔ کیونکہ ہر مہاسے کے بعد چہرے پر عموماً ایک چھوٹا سا گڑھا پڑ جاتا ہے۔ جو مریض دانوں کو دبا کر از خود کیل

نکالتے ہیں اور اس کے بعد زخم کھلا رہ جاتا ہے وہ زخموں میں اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں جس سے گڑھوں میں بھی اتنی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ چونکہ مہاسے اتنے گہرے ہوتے ہیں ان سے جلد کی اندرونی تہہ بھی متاثر ہو جاتی ہے لہٰذا ایسے زخموں کے بھرنے کے بعد نشان رہ جانا ایک لازمی امر ہے۔ چہرے کے کیل مہاسے چھوت سے ایک دوسرے کو نہیں لگتے لیکن حفظان صحت کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک دوسرے کا تولیہ بھی استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

o سر میں تیل لگانے سے بھی چہرے پر دانوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ خصوصاً جب جلد چکنی ہو تو سر میں تیل مت لگائیں۔

o جن کے چہرے پر دانے ہوں ان کے سر میں خشکی سکری بھی اکثر ہوتی ہے۔ اس حالت میں بھی سر میں تیل مت لگائیں بلکہ کوئی اچھا سا شیمپو استعمال کریں۔

o کیل مہاسوں کے بارے میں ایک غلط فہمی یہ بھی پائی جاتی ہے کہ شاید خون کی خرابی کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ جب کہ یہ بات بالکل غلط۔ یہ خون کی خرابی نہیں بلکہ جسمانی غدودوں کے نوجوانی کے دور میں تغیر و تبدل کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔

o ایک غلط فہمی یہ بھی پائی جاتی ہے کہ شادی کرنے سے یہ دانے ٹھیک ہو جاتے ہیں یہ بھی غلط ہے بلکہ اکثر شادی شدہ لوگوں میں اور بڑی عمر کے لوگوں میں بھی یہ مہاسے دیکھے جاتے ہیں۔

o ذہنی دباؤ سے بچنا چاہیے۔ اچھی تعمیری تفریح کی طرف رجحان بھی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

o ایک سب سے ضروری احتیاط جو میں ضرور بتانا چاہوں گا وہ کارٹی زون کے مرکبات کا جلد پر بے تحاشہ استعمال ہے اکثر خواتین اور بیوٹی پارلرز چلانے والے وہ افراد جو کہ جلد کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے خواتین کو چہرے پر بٹنوویٹ (Betnovate) ٹیوب لگانے کا مشورہ دے دیتے ہیں۔ جو کہ دیر تک استعمال

Scanned with CamScanner

کرنے سے چہرے کی جلد پر خشکی اور جھریاں پیدا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ اور چہرے کی جلد چمڑے کی مانند خشک ہو سکتی ہے لہذا ایسی ٹیوبوں کا استعمال ہرگز چہرے پر نہیں کرنا چاہیے بلکہ ماہر امراض جلد کے مشورے سے ایسی ادویات استعمال کرنی چاہئیں جو باقاعدہ تحقیق سے صرف کیل مہاسوں کے لیے بنائی جاتی ہے۔

چہرے کے داغ دھبے

چہرے پر ہونے والے داغ دھبے اور چھائیاں اکثر رخساروں' پیشانی اور ٹھوڑی پر دیکھنے میں آتی ہیں اور نقاب کی طرح چہرے پر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اکثر خواتین میں حمل کے دوران نمودار ہوتی ہیں جو بعض اوقات خود ہی ختم ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات مستقل ہو جاتی ہیں۔ مردوں اور غیر حاملہ خواتین میں پیدا ہونے والی چھائیوں کی وجوہات میں تیز دھوپ' میک اپ کا استعمال خون کی کمی اور خرابی جگر بھی ہیں علاوہ اس کے مانع حمل گولیاں بھی عورتوں میں یہ شکایت پیدا کرتی ہیں۔ چھائیوں کی دوسری قسم وہ ہے جس میں باریک تل پورے چہرے پر نمایاں ہو جاتے ہیں عموماً جن کی رنگت صاف اور سفید ہوتی ہے ان میں یہ کیفیت دیکھنے میں آتی ہیں اس کے علاوہ اس قسم کے تل گردن' شانوں اور ہاتھوں کی پشت پر پائے جاتے ہیں۔ یہ گرمیوں میں زیادہ واضح ہو جاتے ہیں اور سردیوں میں مدھم' بڑھاپے میں بھی کچھ لوگوں کے چہرے' ہاتھوں اور بازوؤں پر تل پیدا ہونے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے طویل عرصہ تک دھوپ میں کام کرنا ہے۔

چھائیوں سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر یہ ہیں:

- دھوپ سے بچاؤ۔ اس سلسلے میں چہرے پر کسی چیز سے شیڈ کر لینا چاہیے طلباء د طالبات۔ کتابیں' چھتری یا ہیٹ کا استعمال کر سکتے ہیں۔
- جو خواتین مانع حمل گولیاں استعمال کرتی ہیں اگر وہ انہیں چھوڑ دیں تو چھائیوں میں

Scanned with CamScanner

کمی واقع ہوسکتی ہے۔

o دوران حمل ہونے والی چھائیاں زچگی کے بعد عموماً کم ہو جاتی ہیں۔ اگر پھر بھی فرق نہ پڑے تو چھائیوں کو دور کرنے کے لئے کریم اور ضروری ادویات دی جاتی ہیں علاوہ ازیں خون کی کمی کی طرف بھی ضرور توجہ دی جانی چاہیے۔

آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے

آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے مردوں اور عورتوں دونوں میں پائے جاتے ہیں کچھ لوگوں میں یہ موروثی ہوتے ہیں جبکہ دوسرے لوگوں میں اس کی وجہ راتوں کو مسلسل جاگنا' دماغی یا جسمانی تھکن اور جگر کی بیماری ہوسکتی ہے۔ عورتوں میں حمل اور دشواری حیض سے بھی آنکھوں کے گرد اس طرح کے حلقے پڑ سکتے ہیں۔

کاسمیٹکس اور ہماری جلد:

جلد کی رنگت مختلف کاسمیٹکس سے متاثر ہوتی ہے اس کی وجہ سے مختلف کیمیائی مرکبات ہیں جو میک اپ کی مصنوعات میں شامل ہوتے ہیں مثلاً کول تار وغیرہ علاوہ ازیں چہرے پر لگائی جانے والے کریم میں پارے کے مختلف مرکبات پائے جاتے ہیں جن کے مسلسل استعمال سے جلد کی رنگت بھوری یا سلیٹی ہو جاتی چھائیاں دور کرنے والی کریم میں شامل بسمتھ اور پارہ بھی رنگت پر اثر انداز ہوسکتا ہے۔ عطریات اور آفٹر لوشن میں بعض اجزاء مثلاً صندل اور برگامیٹ (لیموں کی ایک قسم) کا تیل بھی پائے جاتے ہیں ان اجزاء کی موجودگی میں دھوپ لگنے سے چہرے کی جلد سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ یہ سیاہ نشانات چہرے' گردن اور خصوصاً داڑھی والے حصے میں زیادہ نمایاں ہوتے ہیں۔ مختلف قسم کی ادویات کے کھانے اور لگانے سے بھی جلد پر داغ دھبے پڑ سکتے ہیں۔ نزلہ زکام کی بعض ادویات اور درد بند کرنے والی

ادویات بھی جلد پر داغ دھبے ڈال دیتی ہیں جنہیں (Fixed Drug Eruption) کہتے ہیں۔ سمندر میں نہانے یا دھوپ میں مسلسل رہنے سے جلد کی رنگت سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے دھوپ میں پائی جانے والی بالائی بنفشی شعاعیں ہیں۔ سمندر کے پانی اور ریت سے منعکس ہو کر ان شعاعوں کی قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جو مزید نقصان کا باعث بنتا ہے۔ کوئی بھی جلدی مرض جس میں مسلسل خارش چھوت یا سوجن ہو جلد کو سیاہی مائل اور کھردرا کر سکتی ہے۔

کیا رنگ گورا ہو سکتا ہے؟:

رنگ گورا کرنے کے گھریلو چٹکلوں میں ابٹن کا سب سے اہم جزو ہلدی ہے جو جلد کی رنگت پیلی کر دیتا ہے اسی طرح بیسن میں تیل جذب کرنے کی صلاحیت موجود ہے لہذا چہرے پر بیسن کے استعمال سے جہاں چکنائی دور ہوتی ہے وہاں رگڑنے سے میل بھی اتر جاتا ہے اور جلد نکھری نظر آتی ہے۔ دودھ کی بالائی جلد کو چکنا کر دیتی ہے جو یقیناً خشک جلد کے لئے مفید ہے تاہم کئی گھریلو چٹکلوں اور اشتہاری دواؤں سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے بلکہ نقصان بھی ہو سکتا ہے۔

جب بغیر حمل کے چھائیاں چہرے پر موجود ہوں تو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ کہیں پیٹ میں کوئی تکلیف تو نہیں ہے یعنی بعض اوقات پیٹ یا جسم کے کسی اور حصے کا انفیکشن بھی چہرے پر چھائیاں پیدا کر سکتا ہے مثلاً پرانی امیبائی پیچش، انتڑیوں کی ٹی بی، امیبک جگر کا پھوڑا، بڑھتی ہوئی تلی جو کہ پرانے ملیریا کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے خون کی کمی صحت کی خرابی، بدہضمی ورزش کی کمی، دماغی تناؤ / پریشانی، غیر متوازن غذا وٹامنز کی کمی خاص طور پر پھلوں کی کمی اس کا باعث بن سکتی ہے۔ لگانے والی ادویات سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا جب تک کہ چھائیوں کی اصل وجہ تلاش کر کے اس کا علاج نہ کیا جائے جس میں بدہضمی، انفیکشن اور وٹامن کی کمی کا علاج سرفہرست ہے۔

Scanned with CamScanner

سیاہ دھبوں کا علاج:

کاسمیٹکس کے استعمال سے ہونے والے دھبوں کی صورت میں ان کا استعمال ترک کرنا پڑے گا دھوپ سے بچاؤ بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

بالوں کا گرنا:

انسانی جسم پر بالوں کی تعداد پچاس لاکھ کے قریب گردانی جاتی ہے جن میں سے صرف ڈیڑھ سے دو لاکھ بال سر پر پائے جاتے ہیں عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ بالوں کی تعداد میں بھی کمی آتی جاتی ہے۔ بالوں کی صحت کا دارو مدار جسمانی صحت پر بھی ہے اس لیے متوازن غذا اور بالوں کی باقاعدہ دیکھ بھال لازم ہے۔ اکثر بال بڑھانے کی کوشش میں مختلف ہیر ٹانک آزمائے جاتے ہیں اور سر کی تیز مالش پر زور دیا جاتا ہے یہ سب بال گرنے کا سبب بن سکتے ہیں بعض اوقات سخت برش بھی بالوں کے گرنے کا سبب ہیں خصوصاً کپڑے دھونے والے صابن سے سر دھونا بالوں کو سخت نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ادویاتی صابن (Medicated Soap) استعمال کرنے سے پہلے ماہر امراض جلد سے مشورہ کریں بہت سی جلدی بیماریوں میں بالوں کی جڑیں بھی متاثر ہوتی ہیں اور جلد سکڑ کر داغدار ہو جاتی ہے۔ بالوں کی جڑیں مکمل طور پر ضائع نہ ہوں تو جلد کے صحت یاب ہونے کے بعد بال دوبارہ اُگ سکتے ہیں۔ خشکی سکری (Dandruff) کے مناسب علاج معالجہ کے بعد دوبارہ اگ پڑتے ہیں

متعدد بیماریاں بالوں کی نشو ونما پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ کینسر میں بالوں کا گرنا مرض کی ابتدائی علامات ہوسکتا ہے۔ چند ادویات کے بے جا استعمال خاص طور پر وٹامن A کی زیادتی سے بھی بالوں کا گرنا ہوسکتا ہے۔ ذیابیطس کے علاج میں کوتاہی بال گرنے کا سبب بنتی ہے۔ ذہنی تفکرات، یرقان، خون کا ضائع ہونا، اپریشن، حادثات اور طویل ہوائی پروازیں بھی بالوں کے گرنے کا سبب بنتی ہیں۔ مناسب اور فوری

Scanned with CamScanner

علاج سے دوبارہ بال اگنے کے امکانات ہیں۔ آرائش گیسو کے مختلف طریقے استعمال کرنے سے بھی بالوں کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ بالوں کو کھینچ کر باندھنے سے ان کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور متاثرہ حصہ گنج اختیار کرسکتا ہے۔ بالوں کو گھنگھریالے بنانے کے طریقے بھی نقصان کا باعث بنتے ہیں نہانے کے بعد بالوں کو تولیہ سے جھٹک کر خشک کرنے سے نہ تو بال کمزور ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کو نقصان پہنچتا ہے۔

بالوں کی نشوونما کے قدرتی عوامل مسلسل کام کرتے رہتے ہیں اور ان کی مزید نشوونما کے قدرتی امکانات بھی کسی قدر روشن ہیں۔

بالوں میں قدرت نے یہ عجیب بات رکھی ہے کہ وہ کچھ دن بڑھنے کے بعد خاموش ہو کر چند دن گزارتے ہیں جو آرام کے دن ہوتے ہیں یعنی ہر شخص کے سر کے پورے بال ایک وقت میں نہیں بڑھتے کچھ بڑھ رہے ہوتے ہیں اور کچھ تعداد یعنی کل بالوں کا ایک حصہ ہر وقت آرام کی حالت میں ہوتا ہے۔ ایک آدمی کے بال کی عمر تقریباً 3 سال ہوتی ہے۔ یہ بال ایک عرصہ سے کبھی بڑھتا ہے اور کبھی آرام کرتا ہے جب اس کی عمر (Life Cycle) پوری ہو جاتی ہے تو اس کا بالائی سرا گول اور چوڑا ہو جاتا ہے اور گر جاتا ہے اگر روزانہ 20 سے 30 بال خود بخود گر جائیں تو اتنی تشویش والی کوئی بات نہیں ہوتی ان بالوں نے لازمی گرنا ہی ہوتا ہے۔

انسانی جسم پر 3 قسم کے بال ہوتے ہیں پہلی قسم میں سر۔ امردے اور بھنویں شامل ہیں جبکہ ہارمون کے زیر اثر داڑھی اور پوشیدہ بال آتے ہیں۔ تیسری قسم کے بال اتنے سخت نہیں ہوتے اور جسم کے تمام اعضاء پر تھوڑی تھوڑی تعداد میں بکھرے ہوتے ہیں۔ بالوں میں عموماً دو اقسام کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ اول جس میں صرف بال ہوتے ہیں۔ دوم جس میں بالوں کے علاوہ ناخن اور دیگر اعضاء بھی شکار ہو سکتے ہیں۔ بیس سال کی عمر کے بعد عموماً بالوں کی تعداد میں کمی واقع ہونی شروع جاتی ہے کچھ لوگوں میں یہ کمی شدت اختیار کر لیتی ہے جس سے چھوٹی عمر میں گنج نمودار ہو سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

عموماً بچے کی پیدائش کے بارہ ہفتے کے بعد خواتین میں بال گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ بالوں کو رنگنے کا رواج بہت پرانا ہے۔ کبھی فیشن کے طور پر اور کبھی سفید بالوں کو چھپانے کے لئے۔ پرانے زمانے میں پتوں اور پھولوں کے عرق رنگنے کے لئے استعمال میں لائے جاتے ہیں ان میں سرفہرست جو بالوں کو سرخی مائل کر دیتی اس کے علاوہ مختلف مصنوعی رنگ بھی مستعمل ہیں۔ ان مصنوعی رنگوں کی تین اقسام ہیں۔ ایک جو بالوں کو عارضی طور پر رنگ دیتے ہیں۔ یعنی ایک مرتبہ دھونے سے رنگ صاف ہو جاتا ہے۔ دوسری قسم نیم عارضی رنگوں کی ہے جو چھ سے دس بار بال دھونے تک برقرار رہتے ہیں۔ تیسری قسم نسبتاً ایسے رنگوں کی ہے جو عام طور پر زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان مصنوعی رنگوں سے الرجی بھی ہو سکتی ہے۔ لہذا ان کو ہمیشہ جلد پر کسی جگہ تھوڑا سا لگا کر 24 گھنٹہ تک اس کا معائنہ کریں اور اگر موافق ہو اور کوئی جلن یا سرخی نہ ہو تو سر پر لگائیں۔ بالوں کے گرنے کی ایک عام وجہ جو لوگوں میں پائی جاتی ہے وہ سر کی جلد سے بہت زیادہ چکناہٹ یا روغنی مادے کا اخراج ہے۔ سر کی جلد کی سوزش، سر کے بالوں سے گرنے والی خشکی، خارش پرانا ایکزیما وغیرہ اس کے عام شواہد ہیں جو بالوں کے ساتھ مل کر بالوں کی جڑوں کو کمزور بنا دیتے ہیں۔

بالوں کے گرنے اور قبل از وقت سفیدی کو روکنے اور نئے بالوں کی پیدائش کے لئے ہومیو پیتھک ادویات بہت موئثر ہیں، بالکل بے ضرر ہیں اور نہایت تیزی سے اثر دکھاتی ہیں۔

ہاتھوں پر ہونے والے جلدی امراض

ہاتھوں پر ہونے والے جلدی امراض سے ایک معالج کو عام طور پر واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ یہ خواتین میں زیادہ دیکھی جاتی ہیں چونکہ یہ تمام بیماریوں کی وجہ سے مختلف گھریلو کام جیسے برتنوں کی صفائی۔ کپڑے صاف کرنے والے صابن یا پاؤڈر

Scanned with CamScanner

کی وجہ سے زیادہ ہوتی ہے یا اسی طرح کی دیگر کیمیائی اشیاء بھی ہاتھوں کو خراب کرتی ہیں برتنوں کو صاف کرنے والے پاؤڈر چونکہ برتنوں پر سے میل کچیل اور چکنائی اتارنے کے لئے بنائے جاتے ہیں اس لئے جب ان کا استعمال جلد پر بار بار ہوتا ہے تو جلد پر سے بھی چکنائی اتار دیتے ہیں جس سی جلد خشک اور کھردری ہو کر پھٹنا شروع ہو جاتی۔ عام طور پر ہاتھوں پر ہونے والی بیماریوں میں انگلیوں کی پوروں پر جلن اور انگلیوں کے کناروں اور ہتھیلی کی نچلی جانب جلدی ابھار پائے جاتے ہیں جو اکثر اوقات پھٹ بھی جاتے ہیں اور ان کے بعد شگاف پیدا ہو جاتے ہیں شروع شروع میں ہتھیلیاں متاثر نہیں ہوتیں چونکہ' ہتھیلیوں کی جلد سخت ہوتی ہے اور ہاتھ کے پچھلے حصے سے ابھار شروع ہو جاتے ہیں لیکن بعد میں آہستہ آہستہ ہتھیلی بھی متاثر ہو جاتی ہے۔ خارش کبھی کم اور کبھی بہت زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ جلد شگاف بہت نمایاں ہو جائیں تو درد بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اگر ہاتھوں پر بار بار صفائی کرنے والی کیمیائی اشیاء اور خراش پیدا کرنے والی ادویات لگتی ہیں مثلاً دیسی صابن' برتن دھونے والے پاوڈرز یا اسی طرح کی دوسری اشیاء وغیرہ تو ہاتھوں کی حفاظت کے لئے دستانے استعمال کرنے چاہئیں اور خصوصاً اس وقت جب کچا گوشت' مرغ کا گوشت' سمندری گوشت اور سبزیاں پھل بنانے پڑیں۔ اس طرح آٹا گوندھنے کے وقت بھی بہت احتیاط ضروری ہے چونکہ کئی خواتین کو آٹا گوندھنے سے بھی ہاتھوں پر جلدی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔

ہاتھوں پر دستانے استعمال کرتے وقت بھی بہت احتیاط کریں۔ چونکہ ان کا غلط استعمال بھی اتنا نقصان دہ ہے جتنا کہ بیماری سے نقصان پہنچتا ہے' گرم پانی کے ساتھ ہاتھ دھونے کے بعد دستانے مت استعمال کریں چونکہ گرم پانی سے ہاتھوں پر پسینہ بہت زیادہ آئے گا جس سے جلن اور تکلیف ہوگی۔ ہمیشہ ٹھنڈا یا نیم گرم پانی استعمال کریں۔ ہاتھ دھونے کے فوراً بعد دستانے نہ پہنیں۔

Scanned with CamScanner

ہاتھوں پر بیماری اگر کچھ دیر جاری رہے اور اس کا مناسب علاج معالجہ نہ ہو تو ناخنوں تک پھیل جاتی ہے اور ناخن ٹوٹنا اور گلنا شروع ہو جاتے ہیں ان کی چمک ہو جاتی ہے۔ جب جلد ٹھیک ہو جاتی ہے تو ناخن بھی دوبارہ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

ہاتھوں پر ہونیوالے جلدی امراض بعض اوقات پیچیدہ ہو کر کلائیوں اور کہنیوں تک بھی پھیل جاتے ہیں اس کے لئے بھی علاج ہے جو ہاتھوں کے لئے ہے ہاتھوں کی اس طرح کی بیماریاں عموماً ایک سے دوسرے کو نہیں لگتیں اور نہ ہی پھیلتی ہیں ۔عموماً یہ مقامی بیماریاں ہوتی ہیں اور مناسب احتیاط اور علاج سے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ خشک اور چھلکوں والی جلدی بیماری جو ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں پیدا ہوتی ہیں ان میں اکثر فنگس (پھپھوندی) پائی جاتی ہے جس کے علاج کے لئے ماہر امراض جلد سے مشورہ کریں۔

عام ہدایات: ایکزیما کے مریض کے لئے غذا کی اتنی خاص پرہیز کی ضرورت نہیں پھر بھی میٹھا ترش اور تیل سے پکی اشیاء کا پرہیز لازمی ہے۔ خشک میوے اور نشاستہ دار غذا ترک کر دینا ضروری ہے مریض کو جہاں ممکن ہو پانی زیادہ پینا چاہیئے۔ جسم اور ہاتھوں کو صاف کرنے کے لئے ایسے صابن استعمال کرنا چاہئیں جو ہاتھوں کو خشک نہ کرتے ہوں اس لیے (Oilatum Bar) بہت اچھا صابن ہے۔ اگر جلد اکڑ جاتی ہو اور اس وجہ سے خارش میں اضافہ ہو جاتا ہے تو سادہ ویزلین لگا لینا چاہیئے تاکہ جلد نرم رہے اور خارش نہ ہو۔

خواتین میں ناخنوں کے عوارض

ناخن بھی بالوں کی طرح جلد کا حصہ ہوتے ہیں۔ ناخنوں کی جڑ میں ایک سفید ہلال بھی اکثر نظر آتا ہے۔ یہ کوئی بیماری نہیں ہے اور اسے بیماری سمجھنا غلط ہے۔ ناخنوں کی گلابی رنگت اس کے نیچے جلد میں خون کی باریک نالیوں میں دوڑنے والے

Scanned with CamScanner

خون کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور اسی وجہ سے خون کی کمی سے ناخن سفید ہوتے ہیں۔
گلابی ہموار اور چمکدار ناخن ہی صحت مند ناخن کہلاتا ہے۔ ایک نارمل آدمی کا ناخن
آدھا ایک ملی میٹر فی ہفتہ بڑھتا ہے۔

انگوٹھوں کے ناخن انگلیوں کی نسبت سستی سے بڑھتے ہیں۔ ناخنوں سے
اکثر اندرونی اور بیرونی امراض کا پتہ چل جاتا ہے۔ انگلیوں کے سروں کا موٹا ہونا
اور ناخنوں کا خمدار ہو جانا دل کے امراض۔ پھیپھڑوں اور پیٹ کے عوارض کی نشاندھی
کرتا ہے۔ ناخنوں پر موجود لمبی لکیریں گھٹیا اور دوران خون کی گردش میں کمی کی وجہ سے
نمایاں نظر آتی ہے۔ بے تحاشہ چمکدار ناخن بھی یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مریض کھجلانے کا
عادی ہے اور وہ شدید خارش یا ایکزیما وغیرہ کا شکار ہے۔ نیز ناخنوں کا موٹا ہونا
بھدا ہونا اور جھڑنا بھی مختلف جلدی امراض کی علامت ہے۔

ناخنوں پر بعض اوقات سفید داغ بھی نظر آتے ہیں۔ یہ کیلشیم کی کمی، گردوں
کی خرابی یا وٹامن کی کمی سے بھی ہو سکتے ہیں اور بعض اوقات بغیر کسی وجہ کے بھی
ہو جاتے ہیں ناخن بڑھانے سے بعض اوقات مختلف جراثیم پیٹ کے کیڑوں کے
انڈوں کی بہترین رہائش گاہ کا کام دے سکتے ہیں۔ اور پھر کھانے کے ساتھ پیٹ میں
جا کر صحت کے لیے انتہائی نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

جن خواتین کو ذیابیطس کی بیماری ہوتی ہے ان کے ناخن دوسروں کی نسبت
بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور خصوصا دائیں ہاتھ کی دونوں بڑی انگلیاں زیادہ متاثر
ہوتی ہیں۔ دانتوں سے ناخن کترنا ایک نفسیاتی مسئلہ ہے۔ اس کا علاج بھی موجود ہے۔
ننگے پاؤں چلنے اور خصوصا غسل خانہ میں ننگے پاؤں نہانے سے پرہیز کرنا چاہیے

خواتین اکثر ناخنوں کے عوارض میں مردوں کی نسبت زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔
کلینک میں اکثر میں نے یہ دیکھا ہے کہ خواتین کو بالکل یہ معلوم نہیں ہوتا کہ روزمرہ
کے معمولات میں خود ان سے ہی کچھ ایسی بے احتیاطی ہو رہی ہوتی ہے جس کی وجہ

Scanned with CamScanner

سے ان کے ناخن خراب ہو جاتے ہیں۔ گھریلو خواتین کے ساتھ ساتھ فیشن ایبل خواتین بھی ناخنوں کے عوارض میں مبتلا ہوتی ہیں۔ نیل پالش اور نیل پالش ریمور کے بار بار استعمال سے ان کے ناخن اپنی قدرتی چمک کھو بیٹھتے ہیں۔ چونکہ نیل پالش لگانے سے ناخن میں ہوا کی آمدورفت بند ہو جاتی ہے لہذا اس سے خطرہ ہوتا ہے کہ ناخن میں گڑھے پڑ سکتے ہیں اور وہ چمچے کی مانند ہو سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ اکثر ناخنوں میں مناسب غذائیت نہ ملنے سے ان کی ساخت میں تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں ایسا عموماً پوشیدہ بیماریوں کے بعد ہوتا ہے۔ لیکن کچھ بیماریاں براہ راست ناخنوں کے زخمی ہونے سے یا پھپھوندی لگنے سے اور جلدی امراض کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہیں۔ جو مناسب علاج معالجہ کے بعد بالکل ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

ایک اور بیماری جو کہ خصوصاً پاؤں کے ناخنوں میں ہوتی ہیں اسے ناخنوں کا گوشت کے اندر گھس جانا کہتے ہیں (Ingrowing Toenail) یہ عموماً تنگ منہ والا جوتا پہننے سے ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ناخن تراشتے وقت ان کے کناروں کا زیادہ کاٹنا اور ناخنوں کو دیکھ بھال کرنا ہے لہذا خواتین کو جوتا خریدتے وقت بہت احتیاط کرنا چاہیے بہت زیادہ تنگ منہ والا جوتا مت خریدیں۔

ناخنوں کا جلد ٹوٹ جانا:

جن کے ہاتھ گیلے رہتے ہیں کپڑے دھونے اور برتن دھونے کے صابن کے بکثرت استعمال سے ناخن جلد ٹوٹنا شروع ہو جاتے ہیں ناخنوں کی سوزش میں ناخنوں کی جڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے اور وہ بہت درد کرتے ہیں۔

احتیاطی تدابیر:

- سوتی جرابیں استعمال کریں خصوصاً تولیہ کی بنی ہوئی جرابیں بہت فائدہ مند ہیں
- پلاسٹک اور دوسرے مصنوعی ریشے کا بنا ہوا جوتا اور ریشمی جرابیں مت استعمال کریں
- کھلا جوتا استعمال کریں جس میں پاؤں کو ہوا لگ سکے۔ باہر جانے کی صورت میں

Scanned with CamScanner

اور گرد و غبار لگنے کی صورت میں بہتر ہے کہ جرابیں استعمال کر لی جائیں۔

o اگر مجبوراً پلاسٹک کا جوتا استعمال کرنا پڑے تو بہتر ہے کہ نیچے سوتی جرابیں پہن لی جائیں۔

o اگر ہاتھ زیادہ گیلے ہوتے ہیں اور باورچی خانہ میں زیادہ کام کرنا پڑتا ہو تو برتن دھونے والے مخصوص دستانے استعمال کریں اور ان کے استعمال سے پہلے کوئی سادہ ٹیلکم پاؤڈر ہاتھوں پر چھڑک لینا چاہیے تاکہ ہاتھوں میں زیادہ پسینہ نہ آئے اور بہت دیر تک دستانے پہن کر کام نہ کریں۔

o برتن دھونے سے پہلے اور بعد میں اگر تھوڑا زیتون کا تیل اچھی طرح ہاتھوں پر مل لیا جائے تو وہ پانی اور کیمیکلز کے برے اثرات سے ہاتھوں کو بہت محفوظ رکھے گا۔

o ہفتہ میں ایک مرتبہ ناخنوں کو ضرور کاٹنا چاہیے۔ ناخن بڑھانا اسلامی تعلیمات کے خلاف بھی ہے اور صحت کے لیے بھی مضر ہے۔

o ہاتھوں کو خشک رکھیں اور ناخنوں کی تکلیف ہاتھوں کے گیلا رہنے اور کچن کا کام کرنے کی وجہ سے ہے تو لازمی احتیاط کرنا ہوگی ورنہ ان کا ٹھیک ہونا ناممکن ہے۔

o دستانے پہن کر کام کرنے میں ایک احتیاط یہ بھی ہے کہ پلاسٹک کے دستانوں کے نیچے سوتی دستانے پہن کر کام کیا جائے اور جب محسوس ہو کہ پسینہ کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے ہاتھ گیلے ہو گئے ہیں تو ہاتھوں کو باہر نکال کر ہوا سے خشک کرنا چاہیے۔

o ناخن کی سطح اور جڑ بہت سخت ہوتی ہے اور عموماً لگانے والی ادویات بہت زیادہ اثر انداز نہیں ہوتیں۔ لہٰذا بہترین علاج کھانے والی ادویات ہیں لیکن علاج چونکہ لمبا ہوتا ہے اور ایلوپیتھک علاج بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ لیکن یہ بہت ماہر ڈاکٹر کی نگرانی میں کروانا چاہیے۔

Scanned with CamScanner

پھلبہری (Vitiligo)

پھلبہری جلد میں پیدا ہونے والی کیفیت کا نام ہے جس میں رنگ پیدا کرنے والے خلیات شکست وریخت ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔جلد میں جہاں بھی رنگت پیدا کرنے والے خلیات موجود ہوتے ہیں وہیں یہ کیفیت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔جلد کے جو حصے زیادہ تر متاثر ہوتے ہیں ان کی تفصیل اس طرح ہے:

- جسم کے نمایاں وہ حصے جو دھوپ کے سامنے رہتے ہیں زیادہ تر متاثر ہوتے ہیں۔جیسے چہرہ، گردن، آنکھیں، نتھنے، پستانوں کی بھٹنیاں، ناف اور پوشیدہ اعضا۔
- جسم کی تہیں: جیسے بغلیں اور جنگا سے۔
- چوٹ سے متاثرہ جگہیں: جیسے کسی جگہ کا کٹ جانا، چھل جانا، جل جانا وغیرہ۔
- کسی تل کے اردگرد۔سفید داغ کا پیدا ہو جانا۔
- سر اور ان مقامات پر جہاں سر میں سفید داغ ہوں بالوں کا سفید ہو جانا۔
- آنکھ کے (Retina) کا سفید ہو جانا۔

کیسے لوگوں کی پھلبہری ہو جاتی ہے؟

پھلبہری کا مرض آبادی کے ایک فیصد حصہ کو متاثر کرتا ہے۔ایسے افراد جن کو یہ پھلبہری کا مرض ہوتا ہے یہ ان میں سے آدھے افراد وہ ہوتے ہیں جو بیس 20 سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں اس سے مرض سے متاثر افراد میں سے ہر پانچویں فرد کے خاندان میں بھی یہ مرض پایا جاتا ہے۔اس مرض کے باوجود یہ دیکھا گیا ہے وہ تندرست ہوتے ہیں ان کی جسمانی اور صحت بہت اچھی ہوتی ہے۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ بعض امراض کے شکار لوگوں میں بھی یہ مرض پایا جاتا ہے۔ان امراض کی تفصیل اس طرح ہے۔

- تھائی رائیڈ غدود کا بڑھ جانا یا سکڑ جانا یا تھائی رائیڈ غدود کے فعل میں کمی یا زیادہ کا

Scanned with CamScanner

واقع ہونا۔

o بالچر کا مرض جس میں گول گول دائروں میں بال جھڑ جاتے ہیں۔

جلد میں رنگت کیسے پیدا ہوتی ہے؟

جلد کی رنگت پیدا کرنے کی ذمہ داری ایک مادہ میلانن کے ذمہ ہے جس سے جلد۔ بالوں اور آنکھوں میں رنگت پیدا ہوتی ہے۔ اس رنگت کو پیدا کرنے والے خلیات (Melanocytes) کہلاتے ہیں۔ اگر یہ خلیات رنگ پیدا کرنا بند کر دیں یا ان کی تعداد میں کمی آ جائے تو جلد کی رنگت ہلکی یا مکمل طور پر سفید ہونا شروع ہو جائے گی۔ جسے پھلبہری (Vitiligo) کہتے ہیں۔

جہاں تک لیکوڈرما کا تعلق ہے تو اسے ہم (vitiligo) سے تھوڑا مختلف سمجھتے ہیں۔ یہ ایک عام اصطلاح ہے جس کا مطلب سفید جلد ہے۔

شدید حادثہ جیسے چوٹ یا جلد کا جل جانا رنگت پیدا کرنے والے خلیات کو تباہ کر سکتا ہے یہ کیفیت لیکوڈرما کہلاتی ہے۔

پھلبہری کی کیا وجوہات ہیں؟

پھلبہری کی اصل وجہ کا ابھی تک علم نہیں ہو سکا جبکہ تحقیقات مسلسل جاری ہیں۔ بہرحال اس کے باوجود مسلسل تحقیق سے یہ بات آئی ہے کہ بہت سے افراد جو اس مرض سے متاثر تھے انہوں نے بتایا کہ جب اچانک کوئی شدید ذہنی صدمہ انہیں پہنچا' یا وہ دیر تک ذہنی دباؤ کا شکار رہے یا انہیں کوئی جسمانی چوٹ لگی یا ان کی جلد شدید دھوپ میں جل گئی تو ان میں یہ مرض پیدا ہوا۔

عام طور پر تین نظریات مشہور ہیں:

o اعصابی نظام میں موجود اعصابی خلیات میں جب کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے تو وہ اپنے اردگرد موجود رنگت پیدا کرنے والے خلیات کو تباہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

o جسم خود اپنی ہی رنگت پیدا کرنے والے خلیات کے خلاف ردعمل شروع کر دیتا ہے جسے آٹو امیون بیماریوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

o تحقیق کرنے والوں کا خیال ہے کہ خلیات میں موجود رنگت پیدا کرنے والا مادہ جسم پر بیرونی اور اندرونی ردعمل کی صورت میں یا اس کے نتیجہ میں تباہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

o کچھ محقق یہ یقین رکھتے ہیں کہ رنگت پیدا کرنے والے خلیات (Autotoxic) ہوتے ہیں جب نئے جلدی خلیات پیدا ہوتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں انتہائی زہریلا مواد پیدا ہوتا ہے۔ جو کہ رنگت پیدا کرنے والے خلیات کو تباہ کرنا شروع کر دیتا ہے۔

پھلبہری کیسے نمودار ہوتی ہے؟

پھلبہری کا شروع ہونا اور رنگت کا ضائع ہونا ہر افراد میں مختلف شکل رکھتا ہے۔ پھلبہری سے متاثر ہر فرد میں مختلف طریقے سے یہ بیماری شروع ہوتی ہے اور ہر فرد میں دوسرے سے مختلف انداز میں پھیلتی ہے۔ جن کی جلد بہت مدہم رنگت رکھتی ہے ان کو عموماً گرمیوں کے موسم میں اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی جلد پر سفید رنگت کے داغ نمودار ہو رہے ہیں۔

لیکن ایسے افراد جن کی جلد گہرے رنگت کی ہوتی ہے یعنی ایشیائی یا افریقی باشندے اس کو فوراً ہی کسی بھی وقت اپنی جلد پر داغ کے نمودار ہوتے ہی معلوم ہو جاتا ہے۔

ایسے منفرد اشخاص جن میں یہ مرض اپنی پوری شدت سے نمودار ہوتا ہے ان کے جسم کے کسی بھی حصے میں انتہائی تیزی سے رنگت پیدا کرنے والے خلیات کو ضائع کرتا ہے۔ سوائے آنکھوں کی رنگت کے جو کہ تبدیل نہیں ہوتا۔ لیکن ایسی کوئی پیشین گوئی نہیں کی جا سکتی کہ وہ مریض جو کہ اس بیماری سے متاثر ہو چکا ہے اس کے جسم میں کس قدر خلیات اس مرض کی وجہ سے تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ اور کوئی بیماری یا مسلسل ذہنی دباؤ اس مسئلہ کو مزید شدت کر سکتا ہے یا اس بیماری میں مزید شدت پیدا

Scanned with CamScanner

کر سکتا ہے اور یہ سلسلہ غیر معینہ عرصہ تک چلتا چلا جاتا ہے۔ جب تک کہ اپنے آپ ہی کسی نا معلوم وجہ یہ مرض رک جائے یا کوئی موثر علاج کارگر ثابت ہو جائے۔

ایسا بہت کم دیکھا گیا ہے کہ کسی مریض میں خود بخود دوبارہ رنگت پیدا ہونا شروع ہوگئی ہو اگر یہ مرض اپنی شدت کی وجہ سے پوری جلد کو متاثر کر دے تو پھر بھی اس مرض کا مریض البینو (Albino) کی طرح دکھائی نہیں دیتا چونکہ اسکی آنکھوں کی پتلیوں اور سر کے بالوں کی رنگت میں بہت کم ہی تبدیلی آتی ہے۔

پھلبہری کا علاج کیا ہے؟

پھلبہری کا مکمل علاج ابھی تک دریافت نہیں ہو سکا۔ لیکن دو بنیادی طریق کار ہیں جو کہ زیادہ تر اختیار کیے جاتے ہیں۔

- جلد کی رنگت کی بحالی کی کوشش
- یا شدید صورت میں موجود رنگت پیدا کرنے والے خلیات کی تباہی کی جاسکتی ہے۔

کیا داغ دھبوں کو کاسمیٹکس سے چھپایا جاسکتا ہے؟

بہت سے مریض ایسا کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ بھی جن کو ادویات سے آرام ہوتا ہے تا کہ ان کے داغ زیادہ نمایاں نظر نہ آئیں۔ مریض احساس کمتری کا شکار ہوتا ہے حالانکہ اسے اس سے باہر آنا چاہئے۔ بہر حال پھر بھی اگر وہ ان داغ دھبوں کو چھپانا چاہتے ہیں تو اس کے لیے ماہر امراض جلد ان کی مدد کر سکتا ہے اور ایسی بہت سے کمرشل مصنوعات ہیں جو کہ داغ دھبوں کو عارضی طور پر رنگ دیتی ہیں جس سے وہ نظر نہیں آتے۔

کیل پھلبہری مکمل طور پر قابل علاج ہے:

جیسے کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ ابھی تک اس کی مکمل طور پر درست وجہ کا علم نہیں ہو سکا اور نہ ہی یہ معلوم ہو سکا ہے کہ اس کا مکمل علاج کیا ہے۔ بہر حال اس کے

Scanned with CamScanner

باوجود تحقیق جاری ہے اور انشاء اللہ ایک دن سو فیصد علاج بھی ضرور سامنے آئے گا۔ تاہم بہت سی ہومیو پیتھک ادویات ایسی ہیں کہ جن کو مسلسل استعمال کرنے سے رنگت بھی واپس آ جاتی ہے اور ادویات کے ضمنی اثرات بھی بالکل نہیں ہیں۔ لہٰذا ہومیو پیتھک علاج کو ہمیشہ ترجیح دینا چاہیے۔

رنگ ورم یعنی دھدّر (RING WORM)

یہ جلدی بیماری بعض قسم کی پھپھوندیوں کی انفیکشن کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ ایک چھوت دار نہایت تکلیف دہ مرض ہے۔ پھپھوندیوں کی انفیکشن بعض اوقات کتوں اور بلیوں یا دوسرے جانوروں سے بھی لگ جاتی ہے۔ جلد، بالوں اور ناخنوں کا یہ مرض جب سر کی جلد میں رونما ہوتا ہے تو ایک چھوٹے سے نشان سے شروع ہوتا ہے۔ یہ داغ پھیلنے لگتا ہے اور ساتھ ساتھ بالوں کو اڑاتا جاتا ہے باقی جسم پر جلد میں کہیں ہو تو گول انگوٹھی کے سے نشان بنتے ہیں اس نشان کی سطح زیادتی خون کے باعث سرخی مائل ہوتی ہے کبھی اس میں پیپ کی آلودگی بھی ہو جاتی ہے پھر یہ سطح کبھی خشک ہوتی ہے اور اس پر چھلکے رونما ہوتے ہیں۔ اور کبھی یہ سطح مرطوب ہوتی ہے اور اس پر ایک تہہ سی بن جاتی ہے یہ مرض کبھی گردن، پشت، سر، بازوؤں اور ران وغیرہ پر نمودار ہوتا ہے۔ جہاں یہ مرض نمودار ہونے والا ہوتا ہے وہاں پہلے سرخی مائل چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں جو پھر گول گول یا لمبوترے چکر بن جاتے ہیں۔ اور ان کا نصف انچ سے لے کر کئی انچ تک قطر ہوتا ہے۔ ان میں بہت خارش ہوتی ہے۔ اور مریض کھجلانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور خشک ہونے پر ان سے گندم کی طرح کھرنڈ جم جاتے ہیں۔ ان کے بعد چھلکوں کے طرح کے نشان جو کناروں پر سے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں وہ نمودار ہو جاتے ہیں۔

دھدر عام طور پر موسم برسات یا ایسے موسم میں جبکہ پسینہ زیادہ آتا ہو نمودار

Scanned with CamScanner

ہوتی ہے دھدر یا رنگ ورم جسم کے ہر حصے پر ہو سکتی ہے۔ایک خاص قسم رانوں کے درمیان ہوتی ہے اور بہت خارش کا باعث بنتی ہے۔اگر ہتھیلیوں یا پاؤں کے تلوؤں پر ہو جائے تو اس کا علاج مشکل ہو جاتا ہے ہتھیلیوں سے یہ عموماً ناخنوں پر بھی حملہ کر دیتی ہے جس سے ناخن بدشکل ہو جاتے ہیں موٹے اور بھر بھرے ہو جاتے ہیں پھپھوندی کی ایک خاص قسم سر پر بھی حملہ کرتی ہے۔جس سے بال ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگتے ہیں اور گنج ہو جاتا ہے یہ بیماری کشمیر میں عام ہے اسے فیوس (Favus) کہتے ہیں۔درمیان میں جگہ نسبتاً صاف ہوتی ہے کنارے سرخ ہوتے ہیں اسی مناسبت سے انگریزی میں اس کا نام رنگ ورم پڑ گیا ہے۔دھدر کی وجہ سے جسم پر عام طور پر خارش کے علاوہ اور کوئی تکلیف نہیں ہوتی رنگ ورم پھیلتے پھیلتے تمام جسم پر پھیل سکتی ہے یہ جس پھپھوندی سے ہوتا ہے اسے (Trichophyton Tonsuram) کہتے ہیں۔ یہ جلد، بالوں اور ناخنوں پر ہوتا ہے۔ بال کھردرے اور جلد ٹوٹنے والے ہو جاتے ہیں اور بہت ساری جگہ سے گر جاتے ہیں۔ ہاتھوں اور پاؤں پر دانے اور چھلکے بن جاتے ہیں۔

دھدر ایک سخت تکلیف دہ اور مشکل سے اچھا ہونے والا مرض ہے۔ الگ الگ مقامات پر ظاہر ہونے کی وجہ سے اس کے مخصوص نام بھی رکھے گئے ہیں اور عموماً انہی ناموں سے پہچانا جاتا ہے۔مثلاً اگر پاؤں کی انگلیوں میں ہو جائے تو "اتھلیٹ فٹ" (کھلاڑیوں کے پاؤں) کہلاتا ہے جو کہ دیر تک موزے پہنے رہنے اور پسینے سے انگلیوں کے نم رہنے کی وجہ سے اگر کھلاڑیوں اور ذیابیطس کے مریضوں کو لاحق ہو جاتا ہے داڑھی میں باربروں کے اوزاروں یا ہاتھوں وتولیے وغیرہ سے یہ مرض ایک سے دوسرے کو لگ جایا کرتا ہے۔اگر یہی مرض سر میں ہو جائے تو اسے ٹینیا کیپی ٹس کہتے ہیں۔یہ عموماً ایک دوسرے کا کنگھا یا برش کرنے یا بالوں کو صاف نہ رکھنے کی وجہ سے ہوتا ہے یا ان لوگوں میں ہو جاتا ہے جو ہر وقت سر کو موٹی ٹوپی یا کپڑے سے ڈھکے

رکھتے ہیں جس کے باعث جلد پسینے سے نم رہتی ہے اور صاف ہوا جلد کے مسامات تک نہیں پہنچ پاتی۔

ہندوؤں میں کولہوں اور رانوں کے داد کی شکایت زیادہ ہے کیونکہ ان کے ہاں روزانہ صبح نہانے کے بعد گیلی دھوتی یا انڈر ویئر پہننے کا عام رواج پایا جاتا ہے۔ اسی طرح سے پیروں کے داد گرم و مرطوب علاقوں میں زیادہ ملتے ہیں جہاں عموماً گیلی زمین یا کھیتوں میں ننگے پیر کام کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں کبھی انگلیوں کی درمیانی کھال متاثر ہو جاتی ہے اور کبھی تلوؤں میں آبلے نکل آتے ہیں جن کے پھوٹنے سے کچی کھال نظر آنے لگتی ہے اس مرض کو موٹے آدمیوں سے خاص دلچسپی ہے۔ موٹے آدمیوں کو جسم کے ایسے مقامات پر داد کی شکایت ہو جاتی ہے جہاں موٹاپے کی وجہ سے جلد میں شکنیں پڑی رہتی ہوں اور وہاں نمی، پسینے کی نمی اور میل موجود رہتا ہو۔ کبھی کبھی یہ بغل یا سینے پر بھی نظر آتا ہے۔ یہ ایک متعدی مرض ضرور ہے مگر کچھ چیزیں اس کے پیدا کرنے اور افزائش میں معاون و مددگار ثابت ہوتی ہیں وہ یہ ہیں: مسلسل ہاضمے کا خراب رہنا، قبض کی موجودگی، بہت گرم اور تیز غذاؤں کا کثرت سے استعمال مثلاً سرخ مرچ گرم مصالحے، بڑا گوشت، بینگن اور مسور کی دال وغیرہ۔ اس کے علاوہ چند دوسرے امراض کی موجودگی میں بھی دھدر کے پیدا ہونے کی استعداد بڑھ جاتی ہے مثلاً بعض اعصابی امراض، ذیابیطس، آتشک کے مادوں کا خون میں موجود ہونا بعض جگر کی بیماریاں بھی ثابت ہوتی ہیں۔

متعدی بیماری ہونے کے باعث دھدر کے پھیلنے کا سب سے بڑا سبب مریض کی جلد کا کسی تندرست جلد سے چھونا ہے یا پھر اس کے مادے کا کسی بھی ذریعہ سے تندرست جلد تک پہنچنا ہے۔ مثلاً مریض کے کپڑے، تولیہ، رومال، کنگھے برش کوئی دوسرا تندرست شخص استعمال کر لے اس کے علاوہ ہسپتالوں۔ زچہ خانوں ہوٹلوں اور نائی کی دکانوں پر صفائی کا خیال نہ رکھنا اس مرض کو پھیلانے میں بہت مددگار ثابت

ہوتا ہے۔ پیرا کی کے لیے بنائے گئے تالابوں (سوئمنگ پول) سے بھی یہ ایک سے دوسرے تک منتقل ہوسکتا ہے کبھی کبھی مشترکہ طور پر استعمال ہونے والا صابن بھی وجہ مرض بن جاتا ہے۔ایسے کموڈ بھی جن پر بیٹھنے سے جلد کموڈ سے مس ہوتی ہو مرض کے پھیلنے کا باعث ہوتا ہے۔ناخنوں کے دھدر میں بیک وقت کئی ناخن متاثر ہو جاتے ہیں اور ان کا رنگ سبزی مائل بھورا ہو جاتا ہے۔اور آسانی سے ٹوٹنے والے بن جاتے ہیں۔جڑوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔

ہومیو پیتھک علاج:

بیسی لینم: یہ دھدر کی سب سے بڑی اور اہم دوا ہے۔

200 طاقت میں ہر ہفتہ ایک خوراک دیں اگر دو تین ہفتوں تک کوئی افاقہ نہ ہوتو مندرجہ ذیل ادویہ میں سے کوئی مناسب دوا تجویز کریں۔

سیپیا: اگر بظاہر دوسری کوئی ایسی نمایاں علامات موجود نہ ہوں جو صاف صاف کسی دوسری دوا کی طرف اشارہ کریں تو بیسی لینم کے بعد اس دوا کو آزمایا جائے۔جسم کے اوپر والے حصوں میں کہیں کہیں داد جسم کے مختلف حصوں پر ہر موسم بہار میں داد کی قسم کے جلدی ابھار چہرہ پر خشک دھدر' بستر کی گرمی سے افاقہ' خارش کو کھجلانے سے مزید اضافہ ہو جائے۔

کلکیر یا کارب: ٹھنڈے' زرد رو' موٹے افراد جن کے ہاتھ پاؤں بھیگے رہیں۔

سلفر: جب داد یا دھدر کے ساتھ تیزابیت' بدہضمی' متلی' بھوک نہ لگنا اور بے چینی کی علامات موجود ہوں۔

ایپس: داد جس کے ساتھ خارش اور جلن پائی جائے جیسے ٹھنڈک پہنچانے سے افاقہ ہو۔

ٹیلیوریم: داد کی بہت بڑی دوا ہے۔داد بالخصوص چہرے اور جسم کا' جسم کے بہت سے حصہ پر پھیلا ہوا ہو۔زیادہ تر ٹانگوں پر اور جسم کے ابھرے ہوئے داد کے حلقوں سے بھرا ہو خصوصاً ٹانگوں پر متعدد داد جو ایک دوسرے کے ساتھ بہت سی جگہوں پر ملے

Scanned with CamScanner

ہوئے ہوں۔ خصیوں کی تھیلی اور سیون کے مقام پر بھی دھدر۔ جسم میں سے اور پسینے سے لہسن کی بو آئے۔

پریٹا کارب: بچوں میں داد جن کے غدود بڑھے ہوئے ہوں۔

کلیمٹس: بستر کی گرمی سے ناقابل برداشت خارش نہانے کے بعد بھی جب ابھار خشک اور چھلکے پڑ جائیں۔

اس مرض میں غذا میں رس دار پھل۔ تازہ سبزیاں۔ چھلکے والی مونگ کی دال۔ لوکی توری وغیرہ استعمال کرنا مناسب ہے دودھ دہی بھی لیا جاسکتا ہے مگر اچار۔ لال مرچ گرم مصالحے۔ لہسن پیاز۔ بینگن۔ مسور۔ کی دال وغیرہ مضر ہیں ان سے حتی الامکان بچا جائے پھلوں میں آم اور خوبانی بھی مناسب نہیں ہیں۔

اس خراب مرض سے بچنے کے لیے ان تمام باتوں کا خیال رکھنا چاہیے جو ہم نے مرض کے پیدا ہونے کے اسباب کے ضمن میں بیان کی ہیں۔ بظاہر وہ بہت چھوٹی چھوٹی باتیں معلوم ہوتی ہیں مگر بعض اوقات ذرا سی غفلت اس مرض میں مبتلا کر دیتی ہے۔

حجامی خارش (BARBERS'S ITCH)

یہ داڑھی کے داد کی ایک شکل ہے جو متعدی ہوتی ہے۔ شروع شروع میں داڑھی کے بالوں کے حویصلات (Folicles) میں اور ان کے ارد گرد سوزش ہوتی ہے۔ یہ عارضہ کھوپڑی یا جسم کے باقی حصوں کے داد کی نسبت زیادہ ضدی ہوتا ہے۔ مگر خوش قسمتی سے بہت کم پایا جاتا ہے۔ اس کی چھوت صفائی اور۔ حفظان صحت کے اصولوں کا خیال نہ رکھنے والے حجاموں کی دکانوں سے بھی لگ سکتی ہے اسی لیے اسے حجامی خارش (Barbers's Itch) بھی کہتے ہیں ابتدا میں چھوٹے چھوٹے سطحی دانے سے نمودار ہوتے ہیں جو بعد ازاں بڑے اور گہرے ہوتے جاتے ہیں کیونکہ

Scanned with CamScanner

طفیلی جراثیم بالوں کے حویصلات کی گہرائی میں چلے جاتے ہیں۔سوزش بالعموم متاثرہ حصوں کی جلد پر لیکن ان دانوں یا گانٹھوں پر زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔اور یہ دانے یا گانٹھیں گروپ کی صورت میں مجتمع ہوتی ہیں۔بالعموم ایک خستہ سا بال ہر گانٹھ کے مرکز سے باہر کو نکلتا ہے جو بالکل ڈھیلا ہوتا ہے اور اسے آسانی سے کھینچا جا سکتا ہے۔ان حویصلات سے پیپ بھی نکل سکتی ہے۔اس عارضہ میں اچھی خاصی خارش اور تکلیف ہوتی ہے اور بعض اوقات اس میں معمولی سا درد بھی ہوتا ہے۔

علاج:

رہسٹا کس: حجامی خارش کی بہت عمدہ دوا ہے۔سب سے پہلے اسی دوا کو آزمانا چاہیے۔

لیکیس: جب جلد میں شگاف پڑ جائیں اور ان میں سے رطوبت رستی ہو۔ایک دفعہ دب جانے کے بعد پھر ظاہر ہو جایا کرے۔

لائیکوپوڈیم: چھلکے اتریں۔منہ کے کناروں سے خون بہے۔

سلفر: خشک خارش: ناک اور آنکھوں کے اردگرد زیادہ۔

گریفائیٹس: خارش: اگزیما کی قسم کی جس میں سے لیس دار رطوبت رسے سائیکوٹیا

وائی روسا: شیو بنانے کے باعث حجامی خارش۔

ھیپر سلف: آبلے دار ابھار:

بیسی لائینم: داڑھی کا داد دو 200 سو طاقت میں ہر ہفتے یا ہفتہ میں دو بار دیں۔

ریڈیم بروم: تیس 30 طاقت میں ہر ہفتہ ایک خوراک کھلائیں۔

کلکیریا کارب: (Constitutional) مزاجی دوا ہے۔اس دوا کا انتخاب صرف مزاجی علامات کے مطابق ہونا چاہیے۔

پھوڑا (ABCESS)

مقامی طور پر پیپ کے اجتماع کو پھوڑا کہتے ہیں۔پھوڑا اگر چھوٹا سا ہو تو

Scanned with CamScanner

اسے پھنسی کہتے ہیں اور اگر پیپ کی پیدائش کافی جگہ میں پھیلی ہوئی ہوتو اسے ورم نسیج خلوی (Cellulitis) یا سرخ بادہ کہتے ہیں پھوڑا دو قسم کا ہوتا ہے حاد اور مزمن

حاد پھوڑا:

وہ ہوتا ہے جو بہت جلدی جلدی یعنی چند گھنٹوں یا دنوں میں بن جاتا ہے اور اس کی چند مخصوص علامات ہوتی ہیں۔ مثلاً سرخی، گرمی، سوجن اور درد۔ علاوہ ازیں جب پھوڑا اچھی طرح بن جائے تو اس کے ساتھ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ جس کے ساتھ بعض اوقات ہذیان بھی پایا جاتا ہے۔ اور درجہ حرارت 100 سے 104 تک چلا جاتا ہے جب پھوڑا پک جاتا ہے اور اس میں پیپ بھر جاتی ہے تو وہ پھول جاتا ہے جو پھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے اس درجہ میں متاثرہ جلد سرخی مائل نیلی چمکدار اور نیلی ہو جاتی ہے اس کیفیت کو پھوڑے کا منہ بن جانا کہتے ہیں اور اگر پھوڑا بہت گہرائی میں ہوتو اس کے اوپر والی جلد متورم ہو جاتی ہے اور دباؤ ڈالنے سے اس میں گڑھا بن جاتا ہے آس پاس کے لمفادی غدود متورم اور ذکی الحس ہو جاتے ہیں۔ جونہی پھوڑا پھٹ جائے یا اس کو چیر دیا جائے درد غائب ہو جاتا ہے۔ درجہ حرارت فوراً معمول پر آ جاتا ہے اور تیزی سے اندمال کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر پھوڑا کسی اندرونی عضو کے خلا میں مثلاً آنت یا مثانہ میں بہنا شروع ہو جائے تو عمل اندمال بہت سست ہوتا ہے۔ اور پھوڑے سے نکلنے والے مواد کے زہریلے مادے دوبارہ جسم میں جذب ہو کر طویل عرصہ تک کے لیے صحت کی عام خرابی پیدا کر دیتے ہیں۔

پھوڑے کا بنیادی سبب تو سردی لگ جانا چوٹ لگ جانا اور ذیابیطس وغیرہ ہیں جن کے سبب مریض کی عام قوت حیات کمزور ہو جاتی ہے۔ نیز جسم کے مختلف حصوں میں مقامی فقدان مدافعت یا کمزوری مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ بعد ازاں مختلف قسم کے جراثیم مذکورہ بالا اسباب و وجوہ سے ہموار شدہ میدان میں حملہ آور

Scanned with CamScanner

ہو کر پھوڑے کا سبب بن جاتے ہیں۔

مثلاً سٹفلو ٹیلر کو کائی — سٹر پٹو کو کائی

مائیکرو کوکس میرا جینس — بیسی لس پائیو سایانیس

بیسی لس کولائی کمیونس — وغیرہ

حاد پھوڑوں کی جائے وقوع کے اعتبار سے کئی اقسام ہیں مثلاً پیٹ میں پھوڑے، ہڈی کے پھوڑے، پستانوں کے پھوڑے، مغز یعنی دماغ کے پھوڑے۔ اچانک اس وقت پیدا ہوتا ہے جب بہتے ہوئے کان اچانک رک جائیں۔ درمیانی کان میں خرابی ہو اور عموماً طویل عرصہ سے کان بہنے کا عارضہ لاحق ہو۔ انگلیوں کا پھوڑا مثلاً اماس انگشت۔ جبڑے کا پھوڑا مثلاً مسوڑھے کا پھوڑا۔ پھیپھڑوں کا پھوڑا وغیرہ وغیرہ۔

مزمن پھوڑا: مزمن پھوڑا وہ ہوتا ہے جس کے بننے میں کئی ہفتے بلکہ مہینے لگ جاتے ہیں۔ اکثر و بیشتر مریضوں میں اس قسم کے پھوڑے دقی نوعیت کے ہوتے ہیں بعض اوقات حاد پھوڑے پھٹتے نہیں بلکہ بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے ارد گرد دبیز ریشہ دار نسائج بن جاتے ہیں۔ اور اس طرح سے وہ مزمن پھوڑے بن جاتے ہیں۔ لیکن اس قسم کے مزمن پھوڑے شاذ ہی پائے جاتے ہیں۔ امیبائی پیچش کی ایک پیچیدگی کے طور پر بھی جگر میں پھوڑے بن جاتے ہیں۔ ان کا سبب دقی جراثیم ہوتے ہیں۔ یہ جراثیم جسم کے اندر کیسے پہنچتے ہیں ابھی تک معلوم نہیں ہوسکا۔ غالباً گردن کے پھوڑوں میں یہ جراثیم حلق اور لوزتین کی وساطت سے پہنچتے ہیں اور دیگر مقامات کے پھوڑوں میں پھیپھڑوں یا غذائی نالی (منہ سے مقعد تک) سے بذریعہ دوران خون۔ تعدیہ کا ایک عام سبب دودھ بھی ہے جسے ابالا نہ گیا ہو۔

حاد پھوڑے کی نسبت اس کی علامات بہت ہی نامعلوم ہوتی ہیں۔ بعض اوقات سوجن کا پتہ بالکل اتفاقاً چلتا ہے۔ جو نہ تو گرم ہوتی ہے اور نہ سرخ، نہ ہی اس میں درد ہوتا ہے۔ جلد صرف پھوڑا پھٹنے سے تھوڑا عرصہ پیشتر سرخ ہوتی ہے۔ اگر درجہ

حرارت تھرمامیٹر کے ذریعہ ہر چار چار گھنٹے بعد دیکھا جائے تو قبل از دوپہر یا بعد از دوپہر معمولی سا بڑھا ہوا ہوتا ہے۔اگر اس کا علاج نہ کیا جائے تو یہ بالعموم بڑھتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ پھٹ جاتا ہے جس سے ایک کٹا پھٹا زخم بن جاتا ہے۔اور بعد از اں دوسری قسم کے جراثیم کی چھوت لگنے سے اس کا مندمل ہونا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔اگر زخم سے پیدا شدہ سوراخ دخلا بڑا ہو جائے تو زخم کئی کئی سال تک جاری رہتا ہے۔اور مریض مسلسل ہلکے ہلکے بخار اور جگر و گردوں کی خرابی کے باعث کمزور دبلا پتلا ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ مر جاتا ہے اور پھٹے بغیر ہی غائب ہو جاتا ہے۔اکثر دوسرے اعضاء میں دق پیدا ہو جاتی ہے۔مثلاً پھیپھڑوں میں۔مریض جس قدر بوڑھا اور معمر ہو اسی قدر شفایابی مشکل ہوتی ہے۔البتہ بچوں میں اگر فوری علاج شروع کر دیا جائے تو شفا حاصل ہو جاتی ہے

مزمن پھوڑوں سے نکلنے والا مواد حاد پھوڑوں کی طرح گاڑھا اور سفید نہیں ہوتا بلکہ پانی کا سا پتلا ہوتا ہے اور اس میں دہی کی مانند مواد موجود ہوتا ہے۔ یہ در حقیقت پیپ نہیں ہوتی بلکہ مردہ نسائج کے حصے ہوتے ہیں۔

علاج:

ایکونائیٹ: سوجن، سرخی اور چمک شدید کاٹنے والے درد متاثرہ حصے جلیں۔جیسے ان پر انگارے رکھے ہوں۔عصبی تحریک واکساہٹ شدید ذہنی خوف و گھبراہٹ شام کے وقت اور رات کے دوران زیادتی۔

آرسینک البم: پھوڑے میں گینگرین بن جانے کا رجحان پیدا ہو جائے اور اس کے ساتھ شدید نقاہت پائی جائے۔شدید جلن والے درد متاثرہ حصے آگ کی مانند جلیں۔بے چینی و بے قراری۔شدید پیاس لیکن تھوڑے تھوڑے وقفہ سے تھوڑا تھوڑا پیے۔آرام کی حاجت زیادتی اور حرکت سے افاقہ۔

ایسا فوٹیڈا: پھوڑے سے پتلی بدبودار پیپ خارج ہو۔چھونے سے بہت درد کرے

Scanned with CamScanner

خاص طور پر اردگرد کے حصص کو درد اور متاثرہ عضو میں بے حسی۔ عصبی کمزوری اور خنازیری مزاج مریض۔

بیلاڈونا: بہت سوجن سختی اور سرخباد ہ کی سی شکل۔ درد دباؤ والا۔ جلن والا ڈنگ لگنے کا سا یا تپکن والا۔ درد اچانک آئے اور اچانک غائب ہو جائے متاثرہ حصوں میں گرمی خشکی کا احساس اور شدید تپکن پائی جائے تین بجے بعد از دوپہر تکلیف زیادہ ہو جائے۔ پستانوں کے پھوڑے۔

برائی اونیا: یہ دوا زیادہ تر بالکل آغاز میں استعمال ہوتی ہے جب پھوڑا سخت ہو متورم اور بھاری محسوس ہو۔ پھوڑے کا رنگ بدلتا رہے۔ یا تو بہت سرخ ہو یا بہت زرد چبھن والا درد ہو جو ذراسی حرکت سے بڑھ جائے۔ اجابت خشک جیسی جلی ہوئی ہو۔

ہیپر سلف: جب پک جانا ناگزیر نظر آئے۔ تپکن دار درد۔ پھوڑا سخت گرم اور متورم ہو۔ خنازیری مزاج مریضوں میں یا پارہ کا غلط استعمال کرنے کے بعد پھوڑے۔ متاثرہ حصہ میں حد سے زیادہ ذکی الحس اس دوا کی اہم ترین علامت ہے۔ سردی کا احساس متاثرہ حصوں میں تپکن اور نیز چبھن دار درد جورات کے وقت اور سردی سے زیادہ ہو اس دوا کی رہنما علامات ہیں۔ نچلی طاقت میں یہ دوا دینے پر پھوڑے کو جلد پکا دیتی ہے۔ اور اونچی طاقت میں دینے سے۔ پھوڑے کو پکنے سے پہلے ہی درست کر دیتی ہے یعنی پکنے کی نوبت آنے ہی نہیں دیتی۔

لیکسیس: جب پیپ بن چکی ہو یا جب متورم جگہ ارغوانی رنگت اختیار کر چکی ہو یا گینگرینی بن جائے تمام علامات نیند کے بعد شدت اختیار کر لیں۔ جب جسم میں زہریلے مادوں کے داخل ہونے کے باعث پھوڑے نکلنے لگیں گے۔

لیڈم: ابتدائی درجے میں جب پھوڑا ابھرا ہوا اور سخت ہو۔ ڈنگ لگنے کا سا اور چیرن والا درد ہو۔ گرمی پہنچنے سے تکلیف بڑھے تنی ہوئی سخت سوجن۔ چیرن والے دردوں کے ساتھ۔ اگر پھوڑا بیرونی ضرب وغیرہ سے پیدا ہوا ہو۔

مرک سال: ابتدا میں اگر یہ دوا استعمال کرادی جائے تو پکنے کی نوبت نہیں آتی اگر پکنے کی نوبت آ چکی ہو تو اس دوا سے جلدی پھٹ جاتا ہے اور پیپ خارج ہو جاتی ہے۔ چمکدار سرخی اور ٹیکن و ڈنگ لگنے کے سے درد۔ جب پھوڑے کا درد جوڑوں تک چلا جائے۔

منیر یریم: پارے کے غلط استعمال کے بعد پیدا ہونے والے پھوڑے یا جب پھوڑے ریشہ دار نسائج یا اوتار میں پیدا ہوں۔ ڈنگ لگنے اور ٹیکن والا درد جورات کے وقت اور چھونے سے یا حرکت سے بڑھے۔

فاسفورس: ابتدا میں یہ دوا استعمال کرانے پر پیپ بننے کی نوبت نہیں آتی بالخصوص پستانوں کے پھوڑوں میں۔ یہ دوا ہڈیوں کے پھوڑوں کے لیے بہت مفید ہے۔

پلساٹیلا: جن پھوڑوں سے با آسانی خون بہہ نکلے۔ جن میں ڈنگ لگنے کا سا اور کٹن دار درد ہو۔ پھوڑوں کے آس پاس شدید کھجلی جلن اور ڈنگ لگنے کا درد ہو۔ پیپ بکثرت اور زرد رنگ کی۔ رونی طبیعت والے اور نرم مزاج مریض۔

رہس ٹاکس: خاص طور پر غدود نما بغل کے پھوڑے، پھوڑے میں کترن اور ڈنگ لگنے کا سا درد، پھوڑوں کو چھونے سے بہت درد ہو، پھوڑوں سے خون آمیز مواد خارج ہو، درد آرام کی حالت میں زیادہ ہو، متاثرہ حصوں کو ہلائے جانے سے افاقہ ہو۔

ایپس: جلن۔ ڈنگ لگنے کا سا درد سرخبادہ کی طرح سوزش

آرسینک البم: ٹائیفائیڈ کی سی کیفیت۔ پیاس کمزوری ونقاہت شدید بے چینی و اضطراب شدید جلن ایسے معلوم ہو جیسے متاثرہ نسائج کے نیچے سے ابلا ہوا پانی بہہ رہا ہے۔ جلن کو گرمی پہنچانے سے افاقہ ہو رات کے وقت تقریباً نصف شب کے قریب تکلیف میں زیادتی۔

بیلاڈونا: چمکدار سرخی۔ سرخبادہ کی نوعیت کی سوزش ٹیکن دار درد غنودگی اور سونہ سکنا۔ گرمی سرخی سوزش اور ٹیکن بیلاڈونا کی انتہائی اہم چار خصوصیات ہیں۔

Scanned with CamScanner

بیوفو: ابتدا میں بہت موثر ثابت ہوتی ہے۔ اردگرد نیلا ہٹ۔ فاسد آبلہ۔

کاربولک ایسڈ: بدبودار اخراج۔ شدید کمزوری سطح جسم زرد اور سر پسینہ ہلکا بخار۔

کاربوبیج: پھوڑے کا ابھار سیاہ رنگت کا۔ اخراجات انتہائی بدبودار۔ بیمار اور کمزور لوگوں میں جن کی قوت حیات بہت ہی کمزور ہو چکی ہو۔ حرارت غریزی کی کمی۔ بازو اور ٹانگیں سرد۔

کروٹیلس: خون خراب ہو چکا ہو۔ پیپ و اخراج مقدار میں کم اور سیاہ رنگ کا پیشاب بھی سیاہ اور قلیل المقدار قوت حیات کی کمزوری۔

ہیپر سلف: اگر ابتدا میں ہی اونچی طاقت میں دے دی جائے تو مرض کو ختم کر دیتی ہے بعد میں دی جائے تو پک جانے کے عمل کو تیز کر دیتی ہے۔ زخم کے کنارے جلتے ہیں اور ان میں ڈنگ لگتے ہیں اخراج چھیل دیتا ہے زخم کے اردگرد چھوٹے چھوٹے دانے۔

کریوزوٹ: شدید دکھن۔ اخراج گرم جلن دار اور تیزابی بدبودار نیلے رنگ کا زخم۔

لیکیسس: نیلے یا ارغوانی رنگ کا پھوڑا۔ معمولی سا چھو دینے سے شدید ذکی الحس۔ بہت بدبودار اور گوشت کو کھا جانے والا کاربنکل گینگرین بن جانے کا خطرہ۔ سمیت خون۔

نائٹرک ایسڈ: تعفن اور بدبو اور سیلان خون کا رجحان۔ شدید کمزوری اور کثیر مقدار میں شبانہ پسینے، کانٹا چبھنے، ڈنگ لگنے کا سا درد، جیسے اندر کوئی کھپاچ موجود ہو۔

میور ٹیک ایسڈ: اسقر بوطی مریض۔ مسوڑھوں پر زخم جس کے ساتھ تنفس بدبودار ہو۔ معدہ اور پیٹ میں خالی پن کا شدید احساس۔

رہس ٹاکس: ابتدا میں گہری سرخ سوجن اور شدید درد شدید بے چینی ہلنے جلنے یعنی مسلسل حرکت کرتے رہنے سے درد مین کسی حد تک افاقہ ہوتا ہے۔ متاثرہ حصوں میں نیلاہٹ مائل، گینگرین، کیفیت: کاربنکل کے اردگرد خارش اور جلن۔

سلیشیا: زخمی کیفیت میں یہ دوا پھوڑے سے مردہ اور تباہ شدہ نسائج د مادوں کو خارج کر

Scanned with CamScanner

کے صحت مند انگور پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے۔ یہ دوا پک جانے یعنی پیپ کے درجہ میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ ناسور نما سوراخ جن سے بدبودار مواد خارج ہوتا رہے۔ کار بنکل کے بعد متاثر حصے کی سختی کو بھی یہ دوا دور کر دیتی ہے۔

ٹیرن ٹولا کیوبینس: شدید جلن والے درد۔ شدید نقاہت اور کار بنکل جس میں گہرائی تک گوشت کھایا جائے۔

ایکی نیشیا: جب کار بنکل کے ساتھ ہلکا بخار اور سمیت خون کی علامات ہوں۔ مدر ٹنکچر پانچ قطرے 2 سے 4 گھنٹے کے وقفہ سے دیں

آرنیکا: گہرے نیلے رنگ کا کار بنکل یا راج پھوڑا۔

گن پاؤڈر: 3x سفوف تنہا یا کسی دوسری مناسب دوا کے ساتھ اول بدل کر دیا جائے تو بہت سے مریضوں کو ٹھیک کر دے گا۔

علاوہ ازیں چائنا۔ یوفوربیم' لیڈم' پائروجینم' سکیل کار' سلفیورک ایسڈ وغیرہ بھی حسب علامات استعمال ہو سکتی ہیں۔

چھوت دار خارش (Scabies)

یہ ایک چھوت۔ از جلدی بیماری ہے جو جلد میں ایک باریک سے طفیلی کیڑے (sarcoptes) یا (acrus scabie) کے گھس جانے سے پیدا ہوتی ہے مادہ جراثیم جلد میں گھس جاتے ہیں بالخصوص وہ جلد جو کلائی کے سامنے والے حصہ انگلیوں کے درمیان اور ران کی اطراف پر چوتڑوں پر اعضائے تناسلی پر اور پاؤں پر ہوتی ہے جلد کے اندر چھوٹے چھوٹے سرنگ بنا کر وہاں اپنے انڈے دے دیتی ہے جبکہ نر جرثومہ سطح جلد پر چلتا پھرتا رہتا ہے اسی طرح پر جسم کی اطراف اور ٹانگیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

یہ جراثیم تکلیف دہ خارش اور ابھار پیدا کر دیتے ہیں۔ جہاں جسم کی جلد زیادہ نازک ہوتی ہے وہاں اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ چہرے اور سر کی کھوپڑی پر اس کا اثر بہت کم ہوتا ہے۔

خارش بہت شدید ہوتی ہے۔ اور اس میں جلن وحدت پائی جاتی ہے۔ یہ خارش بالخصوص اس وقت زیادہ محسوس ہوتی ہے جب مریض بستر پر لیٹتا ہے۔ چنانچہ وہ رات کے ابتدائی حصہ میں سو نہیں سکتا۔ انگلیوں کے درمیان والی جگہ کلائی کا اگلا حصہ میں سونہیں سکتا۔ انگلیوں کے درمیان والی جگہ کلائی کا اگلا حصہ اور ہاتھوں کی پشت خارش کے باعث کھجلا کھجلا کر سرخ اور کھرنڈ دار بن جاتی ہے۔ یا متاثر جگہوں میں کافی سوزش بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

اس عارضہ کا علاج نہ کیا جائے تو کئی کئی مہینوں سے بلکہ سالوں تک جاری رہتا ہے یہ عارضہ ایک شخص سے دوسرے شخص تک لمس کے ذریعہ اور اس عارضہ میں مبتلا شخص کے بستر میں سونے یا اس کے کپڑے پہننے سے پہنچ جاتا ہے۔

علاج:

سلفر: سب سے اہم اور بڑی دوا ہے۔ پرلطف اور مزے دار خارش بلکہ شہوت انگیز خارش۔ کھجلانے کے بعد متاثر جگہوں میں جلن اور دکھن ہونے لگے۔ جلد چھل جائے۔ غدود سوج جائیں بستر میں گرم ہو جانے پر خارش زیادہ ہو۔ انگلیوں کے درمیان جوڑوں کے مڑنے کی جگہ پر خارش۔

مرک سال: کہنیوں کے مڑنے کی جگہ پر خارش کے سے ابھار۔ چھوت دار خارش جس میں کچھ دانے آبلوں کی سی شکل اختیار کر لیں سارے جسم میں خارش زیادتی رات کے وقت جب مریض بستر میں گرم ہو جائے۔

کاسٹیکم: گندھک یا پارے کے غلط استعمال کے بعد۔ ٹھنڈی ہوا سے فر کی الحس

کھانسنے چھینکنے یا چلنے پر بلا اختیار پیشاب خارج ہو جائے۔
آرسینک: ضدی قسم کی خارش گھٹنوں کے مڑنے کی جگہ میں خارش نما ابھار۔آبلہ دار ابھار جلن اور خارش جیسے گرمی پہنچانے سے افاقہ ہو۔
ڈلکامارا: خارش سرخ کناروں کے ساتھ۔چھونے اور ٹھنڈے پانی سے درد ذکی الحس خارش کے دانے جو پک جائیں اوران پر کھرنڈ بن جائیں۔
کروٹن ٹگ: شدید خارش مگر متاثرہ حصے اس قدر نازک اور ذکی الحس ہوں کہ مریض انہیں کھجلا نہ سکے۔بلکہ آہستہ آہستہ سہلاتا رہے جھنجھناہٹ کی خارش۔
لائیکوپوڈیم: متاثرہ حصوں سے باآسانی خون بہنے لگے۔موٹے موٹے کھرنڈوں ڈھکے ہوئے چھالے دار ابھار۔ابھاروں میں بدبودار مواد۔
کاربوویج: ابھار باریک اور خشک تقریبا تمام جسم پر۔زیادہ تر بازوؤں اور ٹانگوں پر خارش کپڑے اتارنے پر زیادہ، جلن دار درد گندی بو۔
سورائی نم: مریض کے جسم سے گندی بو آئے۔شدید خارش جو بستر کی گرمی اور خارش کو بڑھا دیتی ہے مگر کپڑے اتارنے پر مریض کو سردی لگنے لگتی ہے۔ناقابل برداشت خارش کی وجہ سے نیند نہ آئے دق کی علامات کے ساتھ ضدی قسم کی خارش جس کو کسی دوا سے آرام نہ آرہا ہو۔
ریڈیم بروم: 30 طاقت کی ایک خوراک ہر ہفتہ۔خارش جو رات کے وقت زیادہ ہو۔
سلفورک ایسڈ: خارش جھنجھناہٹ۔چونٹیاں رینگنے کا احساس۔
مارفینم: تمام جسم میں خارش جھنجھناہٹ۔جلد کی لچک ختم ہو جائے۔
ایلومینا: تمام جسم میں ناقابل برداشت خارش۔بستر میں گرم ہو جانے پر خارش میں زیادتی جلد کی خشکی۔
ریومیکس: جب کسی حصہ کو سردی میں ننگا کیا جائے خارش ہونے لگے۔
میزریم: خارش جیسے جلد پر چیونٹیاں چل رہی ہوں۔کھجلانے پر خارش جگہ بدل لے

Scanned with CamScanner

اندام نہانی کی خارش۔

ایمبر ا: شرمگاہ یا مقعد کی خارش۔

کریوزوٹ: جلن اور کٹھن والی خارش۔ متاثرہ حصوں میں سوزش اور ورم۔

پٹرولیم: شدید خارش جس کے ساتھ جلد سے چھلکے اتریں۔ چنبل۔

کاربولک ایسڈ: اعضائے تناسل کی خارش۔

گریفائیٹس: خصیوں کی تھیلی کی خارش۔ قبض اور بواسیر کے ساتھ۔

کیلیڈیم: مستورات میں شرمگاہ کی خارش۔

چھوت دار خارش میں متاثرہ مقامات پر بالسم پیرو ایک اونس اور گلیسرین اور پانی دو دو اونس کو ملا کر اچھی طرح مل دیا کریں۔ یہ لوشن لگانے سے پہلے مریض کو چاہیے کہ گرم پانی سے غسل کرے جس میں بکثرت صابن استعمال کیا جائے۔ اور جسم کو خوب مل مل کر نہایا جائے۔ یہ عمل دن میں تین بار دو دن تک کیا جائے۔

متعدی خارش (گندے ماحول میں اسکا خطرہ زیادہ ہوتا ہے)

متعدی خارش یا وبائی چھوت دار خارش کا کیڑا گزشتہ ڈھائی سو سال سے انسان پر بار بار حملہ آور ہو رہا ہے یہ ایک انتہائی باریک کیڑا ہے جسے تلاش کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ عام طور پر خوردبین سے نظر آتا ہے۔ اس کا تعلق جوؤں کے خاندان سے ہے اور یہ کوئی جراثیم یا وائرس نہیں ہے۔

جلدی امراض کے ماہرین کے اندازے کے مطابق ساری دنیا میں ہر سال تین سو ملین سے بھی زیادہ لوگ اس وبائی خارش میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس مرض میں کسی بھی عمر کا فرد مبتلا ہو سکتا ہے۔ جو مرد عورت بچے بوڑھے سب کو ایک جیسا متاثر کرتی ہے۔ خصوصاً ایسے افراد نشانہ بنتے ہیں جو حفظان صحت کے اصولوں کا خیال نہیں رکھتے لیکن ایک خوشخبری یہ ہے کہ درست تشخیص اور مناسب علاج معالجہ کے بعد یہ بہت تیزی سے مکمل طور پر ختم ہو جاتی ہے اور کوئی سابقہ اثرات بھی باقی نہیں رہتے۔

Scanned with CamScanner

خارش کیسے پیدا ہوتی ہے؟

اس کا ایک خوردبینی کیڑا ذمہ دار ہے جس کی لمبائی 504 ملی میٹر ہوتی ہے اور آنکھ سے بڑی مشکل سے دکھائی دیتا ہے۔ خوردبین میں آسانی سے نظر آتا ہے۔ یہ گول شکل کا ایک بہت چھوٹا سا آٹھ ٹانگوں والا کیڑا ہوتا ہے۔ جو جلد کے اندر سرنگ بنا کر رہتا ہے۔ جن سے جلد میں شدید خارش اور الرجی پیدا ہو جاتی ہے اور جسم کو نوچنے کو جی چاہتا ہے اور خصوصاً رات کو جب بستر کی گرمی سے جب اس کیڑے کی مادہ باہر نکل کر نئے بل بناتی ہے تاکہ ان میں انڈے دے سکے تو اس وقت بہت شدید خارش ہوتی ہے اور شدید خارش سے زخم بن جاتے ہیں۔ جن میں جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ جس سے یہ خارش پیچیدہ ہو کر دوسرے درجے میں داخل ہو جاتی ہے۔

انسانوں میں حملہ کرنے والی خارش کا کیڑا ایک سے دوسرے شخص میں بہت جلد منتقل ہو جاتا ہے۔ وہ آپ کے بچہ دوست اور خاندان کا کوئی بھی فرد ہو سکتا ہے ماہر امراض جلد روزانہ خارش کے مریضوں کے معائنہ کرتے ہیں۔ ان کا یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ یہ خارش کم آمدنی والے افراد۔ اور ایسے بچے جن پر توجہ نہیں دی جاتی وہ افراد جو حفظان صحت اور جسمانی صحت وصفائی کا خیال نہیں رکھتے ان پر زیادہ حملہ آور ہوتی ہے۔

اس کیڑے کی مادہ بستر کی گرمی میں جب باہر نکل کر نئے بل اور سوراخ بناتی ہے۔ تو ان میں انڈے دیتی ہے تو ان انڈوں کے ساتھ وہ کچھ رطوبات بھی خارج کرتی ہے جس سے شدید قسم کی خارش اور الرجی پیدا ہوتی ہے۔ اس کا ابتدائی کیڑا سرنگ میں چھپ جاتا ہے اور پھر بالغ ہونے تک یہیں چھپا رہتا ہے۔ اگر کسی نئے مریض کو پہلی مرتبہ خارش کا حملہ ہوا ہو اور اس کو ایک ماہ سے زیادہ کا عرصہ گزر گیا ہے تو زیادہ امکان یہی ہوتا ہے کہ وہ متعدی خارش کا شکار ہو گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

خارش کی علامات: اس کی ابتدائی شکل کچھ اس طرح ہوتی ہے کہ اس میں چھوٹے چھوٹے ابھار اور کاٹنے کے نشان درد انے پت کی طرح کے نظر آتے ہیں۔ جو تھوڑے سے سرخی مائل ہوتے ہیں۔ جبکہ زیادہ بگڑی ہوئی خارش میں دانوں کے اوپر پٹے ہوئے چھلکے بھی نظر آتے ہیں۔

عام طور پر خارش جسم کی تہوں میں زیادہ پائی جاتی ہے جیسے بغلیں۔ انگلیوں کے درمیان مہینوں اور کلائیوں پر۔ پیٹھ پر۔ چھاتی پر۔ بیلٹ باندھنے کی جگہ پر مردانہ زنانہ پوشیدہ جگہوں پر خصوصا خواتین میں سینے پر یہ خارش رہتی ہے۔

بچوں میں یہ اور زیادہ شدید حالت میں دیکھی جاتی ہے اور ہتھیلیوں میں سر کی جلد میں اور تلوؤں میں نہایت شدید خارش اور چھوٹے چھوٹے دانے نظر آتے ہیں۔ بچہ بہت تھکا ہوا اور بے چین نظر آتا ہے چونکہ ساری رات وہ خارش کی وجہ سے سونہیں سکتا۔

اگر جلد پر بہت غور سے دیکھا جائے تو آپ کو سفید رنگ کے کیڑے نظر آسکتے ہیں جو کہ سوئی کی نوک پر آسانی سے آجاتے ہیں۔

خارش جب بگڑ کر دوسرے درجہ چلی جاتی ہے تو علاج پہلے سے زیادہ مشکل ہو جاتا ہے گرم مرطوب موسم میں خصوصا ایسے خاندان میں جہاں افراد زیادہ ہیں اور رہائش کم کئی افرادا کھٹے مل کر سوتے ہیں تو یہ مرض بہت تیزی سے ایک سے دوسرے میں منتقل ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں تمام افراد کا علاج ضروری ہے۔ بگڑی ہوئی پیچیدہ خارش کو مکمل طور پر ختم نہ کیا جائے تو یہ بار بار سر اٹھاتی ہے لہذا اسے مکمل ختم کرنا چاہیے ایڈز کے مریضوں میں بھی خارش کا مرض بہت جلد پیدا ہو جاتا ہے اور ان کی خارش تھوڑی سی مختلف شکل کی ہوتی ہے۔ اس میں جسم میں چھلکے اور مواد بھی پایا جاتا ہے جو انتہائی خطرناک ہے اور مریض کو فوری طور پر ہسپتال کے خصوصی شعبہ میں داخل کروا دینا چاہیے تاکہ وہ دوسرے افراد کو متاثر نہ کر سکے۔

تشخیص: متعدی خارش کے مریض کے سر سے پاؤں تک بغور معائنہ کرنا چاہیے۔ جس

Scanned with CamScanner

کے لیے روشنی کا اچھا اور مناسب انتظام ہوتا کہ خارش کا کیڑا دیکھا جا سکے بہر حال ماہر امراض جلد کے لیے اس کی تشخیص کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ وہ ایسے فوراً تشخیص کر لیتا ہے اگر اسے بھی کچھ مشکل پیش آئے تو وہ ایک ٹیسٹ کی مدد سے تشخیص کر لیتا ہے۔ اسے تشخیص کرنے کے ٹیسٹ کچھ اس طرح سے ہے۔

جراثیم سے پاک معدنیاتی تیل کا ایک قطرہ لے کر کسی بھی ابھار پر ڈالا جائے اس کے بعد سرجیکل چاقو سے اس کے سر کو آہستگی سے کھرچا جائے اس کے بعد نکلنے والے مواد کو خورد بین میں چیک کر لیا جائے۔ خورد بین میں اس کے کیڑے اور انڈے نظر آنے سے سو فیصد خارش کی تشخیص ہو جائے گی۔

خارش کا خطرہ سب سے زیادہ کسے ہے؟

خارش کا کیڑا امیر اور غریب' بوڑھے اور جوان دونوں کو متاثر کرتا ہے۔ اگر چہ تنگ و تاریک اور آبادی میں رہنے والے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ یہ ان افراد کو زیادہ ہوتی ہے جو دوسرے فرد کے زیادہ قریب رہتے ہیں اور خصوصاً بچے اور شیر خوار بچوں کی مائیں اور وہ بوڑھے افراد جن پر گھروں میں توجہ نہیں دی جاتی 2 سال سے کم عمر کے بچوں میں اس خارش کے ہونے کا تناسب دوسروں سے بہت زیادہ ہے اور ان کی ماؤں کو بھی اسی وجہ سے یہ خارش جلدی ہوتی ہے جبکہ اس کے والد چونکہ بچے سے دور رہتے ہیں لہذا ان کو بھی خارش ہونے کا امکان والدہ سے کم ہوتا ہے۔

اسی طرح سپاہیوں۔ فوجیوں اور قیدیوں میں بھی وبائی خارش خاصی پائی جاتی ہے اور اس کی بڑی وجہ ان کے رہن سہن کا انداز ہوتا ہے۔

بوڑھے لوگوں میں خارش کا ہونا:

بوڑھے لوگوں میں اس خارش کا پیدا ہو جانا کافی پریشانی کا باعث بنتا ہے انہیں خارش ہونے کی وجوہات زیادہ تر مندرجہ ذیل ہیں

- مدافعت کا بہت کم ہونا۔
- روزمرہ کے معمولات میں دوسرے افراد کا ان سے بار بار چھونا اور ان کے بستر اور کپڑے وغیرہ بدلنا۔
- اگر خارش کی تشخیص فوراً نہ ہو سکے اور اسے کافی عرصہ گزر جائے تو اس کی تشخیص بہت مشکل ہو جاتی ہے اور دوسری جلدی بیماریوں اور اس میں تشخیص مشکل ہو جاتی ہے۔ جیسے ایکزیما۔ ادویاتی ردعمل وغیرہ۔

ضروری ہدایات:

اس خارش کے علاج کے سلسلے میں یہ بات ضروری ہے کہ گھر کے تمام افراد کا علاج کیا جائے۔ خواہ کسی کو خارش ہے یا نہیں۔ اگر کسی میں ابھی خارش ظاہر نہیں ہوئی تو پھر بھی اسے ایک دن لگانے والی دوائی لگا کر اگلے دن نہا لینا چاہئے چونکہ اس کے کیڑے آہستہ آہستہ اپنی علامات ظاہر کرتے ہیں۔ لہذا دوائی لگانے سے وہ پھلنے پھولنے سے پہلے ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ لگانے والی دوائی کے کوئی مابعد اثرات نہیں ہوتے۔ اس سے وبائی طور پر اس خارش کے پھیلنے کے احکامات ختم ہو جاتے ہیں۔ گھر کے تمام افراد کا ایک ہی وقت میں علاج ضروری ہے۔ سب افراد کو علیحدہ علیحدہ۔ بستر اور کپڑوں کو تبدیل کرتے رہنا چاہئے اور روزانہ دھوپ لگوائیں۔

- ماہر امراض جلد کو فوری طور پر دکھانا چاہیے۔
- گرم پانی سے بستر اور کپڑے دھونے چاہئے۔ تولیہ بھی گرم پانی سے دھونا چاہئے اور پھر مشین یا دھوپ میں اچھی طرح خشک کرنا چاہئے۔
- گھر کو صاف ستھرا رکھیں۔ ہائیجن کے اصولوں پر عمل کریں۔
- گھریلو ٹوٹکوں اور سنی سنائی ادویات سے خارش کا علاج کرنے کی کوشش مت کریں
- کوئی سٹرائیڈ کریم مت استعمال کریں جب تک ماہر امراض جلد مشورہ نہ دے ڈیٹول زیادہ مقدار میں استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ ان سے جلد میں الرجی پیدا ہو سکتی ہے

o گندے نالوں اور چشموں میں نہانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ تاہم پہاڑی علاقوں میں کچھ چشمے فائدہ مند ہیں چونکہ ان میں گندھک ہوتی ہے۔

راج پھوڑا

یہ ایک بڑی خطرناک بیماری ہے جو جنوبی امریکہ اور آسٹریلیا کی بھیڑوں اور دوسرے مویشیوں میں پائی جاتی ہے جو لوگ ان جانوروں کو پالتے یا ان کی کھالوں یا ان کی اون کا کاروبار کرتے ہیں ان میں بھی پائی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اون اتار لینے کے کافی عرصہ بعد بھی وہ اون اس مرض کو دوسرے اشخاص تک پہنچا دیتی ہے۔ اس کا سبب ایک قسم کے جراثیم ہیں جنہیں بیسی لس انتھر اسس کہتے ہیں۔ یہ جراثیم لمبی زنجیروں کی شکل میں بڑھتے ہیں اور کافی سخت جان بذرات پیدا کرتے ہیں۔ یہ بذرات (چھوٹے بچے) بھیڑوں کی اون اور خشک کھالوں میں سالہا سال زندہ رہتے ہیں۔ یہ ابالنے پر۔ منجمد کر دینے پر یا 5 فیصد کاربو لک ایسڈ کے لوشن میں نہیں مرتے۔ اور نہ ہی دوسرے جراثیم کی مانند معدہ کے جوس سے تباہ ہوتے ہیں یہ بیماری کسی بیمار جانور کے ذریعہ جلد کے شگاف کی وساطت لگتی ہے مثلاً گڈریے یا قصاب میں یا بعض اوقات مصروف کاروباری مراکز میں بھیڑوں کی کھالوں یا اون کے چھونے سے بھی لاحق ہو جاتی ہے۔

اس بیماری کی دو اقسام ہیں۔ داخلی اور خارجی۔ داخلی تعدیہ کی صورت میں اگر بذرات (Spores) پھیپھڑوں میں چلے جائیں تو جریان خون کے ساتھ نمونیہ کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور اگر بذرات معدہ میں چلے جائیں تو معدہ آنتوں میں زخم یا تلی میں گینگرین پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دو تین دن میں ہی یہ بیماری مہلک ثابت ہوتی ہے

خارجی تعدیہ کی صورت میں ایک فاسد پھوڑا بن جاتا ہے۔ کسی چھوٹے سے زخم میں چھوت لگ جانے کے چند گھنٹے یا چند دن بعد سرخ سوزشی ورم یعنی ابھار

Scanned with CamScanner

نمودار ہوتا ہے جو پھیلتے پھیلتے نصف چہرے یا بازو کی نصف چوڑائی گھیر لیتا ہے۔اس کی مرکزی جگہ پر پیپ کا ایک چھوٹا سا آبلہ ظاہر ہوتا ہے جو پھٹ جاتا ہے اور اپنے بعد سیاہ کھرنڈ چھوڑ جاتا ہے جو تقریباً آدھا انچ چوڑا ہوتا ہے۔اس کے ساتھ ہی شدید نقاہت اور بخار بھی ہوتا ہے۔

سوزش تقریباً دس یوم تک رہتی ہے۔اس کے بعد آہستہ آہستہ گھٹنے لگتی ہے اور مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔

حفظ ماتقدم: تیز بھاپ کی گرمی سے اون کی تطہیر کرنا ضروری ہے۔نیز ایسے اضلاع یا علاقوں سے درآمد کردہ اون کو جہاں بھیڑوں میں یہ بیماری موجود ہو اسی طریقہ سے مطہر کرنا ضروری ہے۔کھالوں کو گیلا کر کے رکھنا اٹھانا چاہئے کیونکہ ان کے گرد میں پوشیدہ بذرات ہوا میں اڑ کر تنفس کے ذریعہ اندرونی جسم نہ چلے جائیں اس لیے کہ اندرونی یعنی داخلی مرض خارجی مرض کی نسبت چار گنا زیادہ مہلک اور خطرناک ہوتی ہے۔کھانا کھانے سے قبل مزدوروں کو ہاتھ اچھی طرح دھو لینے چاہئے اور کام کے دوران پہنے ہوئے کپڑے بھی بدل لینے چاہیے پھوڑے کو صاف رکھنا چاہئے اور اسے چیرنا نہیں چاہیے۔(علاج بالادویہ: ادویات کے لیے ملاحظہ ہو آئندہ مضمون کاربنکل)

کاربنکل (Carbuncle)

یہ ایک پھوڑا ہے جو عام پھوڑوں کی نسبت بڑا اور گہرا ہوتا ہے جو زیر جلد نسائج کو بھی متاثر کرتا ہے۔شروع شروع میں یہ عام پھوڑے کی مانند ہوتا ہے لیکن سوزش بڑی سرعت کے ساتھ پھیلتی چلی جاتی ہے۔اور ورم و سوزش کا ایک سرخ۔پُر درد اور سخت حلقہ پیدا ہو جاتا ہے۔جس کا قطر کئی انچ تک بھی ہو سکتا ہے۔اور بالآخر سطح پر کئی جگہ سے بہنے لگتا ہے اسی لیے اس کا نام ہزار چشمہ بھی ہے بخار بھی اکثر ساتھ ہوتا ہے اور پیشاب میں شکر بھی ہو سکتا ہے آ رہی ہو لہٰذا پیشاب کو ضرور ٹیسٹ کرنے

Scanned with CamScanner

چاہیے۔مریض کی صحت بالعموم کمزور ہو جاتی ہے۔اس پھوڑے کے تعدیہ کا باعث سٹیفا ئیلوکوکس نامی جراثیم ہوتے ہیں۔

علاج:

انتھرکسی نم: شدید جلن دار درد جنہیں آرسینک کنٹرول نہ کر سکی ہو بکثرت خراشدار اور انتہائی بدبودار پیپ کا اخراج پیپ کے انجذ اب کے باعث سمیت خون۔ٹائیفائیڈ کی سی علامات بالعموم شروع شروع میں دوا دینی چاہیے یہ اکثر مرض پہ قابو پالیتی ہے اور مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ورنہ کم از کم مریض کو بہتری واصلاح کی راہ پر ڈال دیتی ہے

مرض ریناد (Raynaud,s Disease)

یہ جلد کی بیماری نہیں بلکہ دوران خون کا ایک مقامی نقص ہے اور بازوؤں و ٹانگوں کی جانب ناقص دوران خون کے نتیجہ میں پیدا ہوگا۔خون کی سپلائی میں کمی غالباً اس وجہ سے آجاتی ہے کہ خونی نالیوں پر سے عصبی کنٹرول میں خلل واقع ہو جاتا ہے جس کے باعث نالیاں متشنج ہو جاتی ہیں۔جلد کا زخم عموماً پاؤں یا ہاتھ کی انگلیوں پر ظاہر ہوتا ہے بہت کم حالات میں یہ زخم کانوں یا ناک کی نوک پر نمودار ہو جاتا ہے اس عارضے میں جو زیادہ تر عورتوں میں ہی دیکھا جاتا ہے متاثرہ حصوں میں بار بار درد کے دورے ہوتے ہیں اور متاثرہ حصے سب سے پہلے ٹھنڈے بے حس اور رنگت میں سفید ہو جاتے ہیں بعد ازاں وریدوں اور باریک نالیوں میں اجتماع ہو جاتا ہے اور متاثرہ جگہ پر اجتماع خون کی کیفیت نظر آتی ہے شدید حالتوں میں اس کے بعد گینگرین ہو جاتا ہے۔جو یا تو انگلی کے کسی چھوٹے سے حصہ تک محدود ہوتا ہے یا پوری انگلی بھی اس میں شامل ہو سکتی ہے۔

علاج: بے سی لینم 30 ہر ہفتہ کے وقفہ سے ایک ایک خوراک دیں۔اور فیرم فاس 6X آٹھ گرین تین بار یومیہ دیں۔بعد ازاں سکیل کار 6.3 خوراک روزانہ دیں یہ

Scanned with CamScanner

مرض گینگرین ملتا جلتا ہے۔ لہٰذا اس کے علاج کیلیے دوا تجویز کرتے وقت گینگرین کے باب کا مطالعہ کیجئے۔

گینگرین (Gangrene)

گینگرین کا مطلب جسم کے کسی حصہ کا جو اس قدر ہو کہ نظر آ سکے مردہ ہو جاتا ہے۔ جب اس کی رفتار سست اور سطحی ہوتی ہے اور صرف خورد بینی حصص ہی بتدریج مردہ ہو رہے ہوتے ہیں تو اسے تقرح (Ulceration) کہتے ہیں اور نخیرہ (necrosis) کی اصطلاح اس وقت استعمال ہوتی ہے جب اندرونی حصص مر رہے ہوں بالخصوص ہڈی کے۔

گینگرین کی دو اقسام ہیں خشک اور تر۔ خشک گینگرین عمل تحنیط (Mummification) کی ایک شکل ہے۔ جس میں صرف یہ ہوتا ہے کہ متاثرہ مقام کی جانب خون کی بہم رسانی بند ہو جاتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ حصہ سوکھنے لگتا ہے۔ جبکہ تر گینگرین میں سوزش ہوتی ہے اور اس کے ہمراہ تعفن اور سڑاند کا عمل موجود ہوتا ہے۔ مردہ حصہ اگر نرم نسائج کا ہو تو اسے انگور زخم (Slough) اور اگر ہڈی کا ہو تو اسے دُمہ (Sequestrum) کہتے ہیں۔

اسباب: بعض ایسے امراض جو نسائج کی طاقت کو کمزور کر دیتے ہیں پورے جسم میں ایسی کیفیت پیدا کرتے ہیں کہ جب بھی کہیں چوٹ لگ جائے گینگرین بن جانے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ ان میں خاص خاص امراض مرض برائیٹ اور ذیابیطس ہیں۔ عصبی نظام بھی جسم کی اصلاح اور اس کے تغذیہ کے سلسلہ میں اہم کام انجام دیتا ہے۔ چنانچہ جب نظام عصبی بھی بیمار اور کمزور ہو تو معمولی سی چوٹ بھی گینگرین کا سبب بن جاتی ہے۔ مثال کے طور پر فالج کے مریض میں جسم پر صرف بستر کا دباؤ پڑنے سے ہی بستری زخم بن جاتے ہیں۔ چوٹ غالباً اس کا ایک عام سبب ہے۔ اگر بازو یا ٹانگ

Scanned with CamScanner

بری طرح کچلی جائے یا آگ یا کسی تیز کیمیکل کے ذریعہ جل جائے تو بمشکل ٹھیک ہوتی ہے۔ بڑھاپے کی عمر میں شریانوں کے بتدریج بند ہو جانے سے مختلف حصص جسم کے تغذیہ میں رکاوٹ پڑ جانے۔ یا مرض ریناڈ (Raynaud.s disease) میں شریانوں کی اچانک بندش یا بیمار رائی Rye یعنی ارگٹ کھا لینے سے گینگرین پیدا ہو جاتا ہے۔

جراثیمی تعدیہ اس مرض کا ایک دوسرا خطرناک سبب ہے۔ اگرچہ خوش قسمتی سے ایسا بہت شاذ و نادر ہوتا ہے اگر ہو بھی تو اس قسم کا گینگرین بہت ہی ضعیف ونقیہہ مریضوں میں ہوتا ہے۔

علامات: خشک گینگرین بالعموم ایسے بوڑھے لوگوں میں ظاہر ہوتا ہے جن کی شریانیں خراب وخستہ ہوتی ہیں۔ اور اس مرض کے لاحق ہونے سے قبل متاثرہ بازو یا ٹانگ میں درد ہوا کرتا ہے اور بتدریج وہ بازو یا ٹانگ سیاہی مائل سرخ اور بعد از ں بھوری اور سیاہ رنگ کی ہو جاتی ہے مردہ اور زندہ نسائج کے درمیان نہایت واضح خط یعنی حد بندی کی لکیر موجود ہوتی ہے اور یہاں یہ ایک سرخ چھلا ہوتا ہے جہاں معمولی سی سوزش ہو رہی ہوتی ہے۔ اگر متاثرہ پاؤں یا دوسری جگہ کو خشک رکھنے کے سلسلہ میں کوشش واحتیاط نہ کی جائے تو وہاں بدبو بھی پائی جاتی ہے جب گینگرین کا عمل شروع ہو جائے تو درد بالکل ہی نہیں ہوتا یا بہت معمولی ہوتا ہے۔ نہ ہی بخار ہوتا ہے سرخ رنگ کا چھلا گہرا ہوتا چلا جاتا ہے حتی کہ چند مہینے بعد گینگرین زدہ حصہ گر پڑتا ہے۔

تر گینگرین زیادہ عام ہوتی ہے اور اس کے ساتھ تعفن اور سڑاند (putrefaction) کا عمل موجود ہوتا ہے متاثرہ حصہ متورم اور نیلا ہو جاتا ہے اور اس کے اوپر مواد بھرے بلبلے موجود ہوتے ہیں۔ یہ کہیں کہیں سے سبز اور سیاہ ہو جاتا ہے اس میں سے انتہائی متعفن بدبو آتی ہے اور تباہ شدہ نسائج سے بکثرت مواد خارج ہوتا ہے جس سے اوپر بندھی ہوئی پٹی وغیرہ بہت جلد خراب ہو جاتی ہے

Scanned with CamScanner

اوراس حالت میں تیز بخار بھی ہوتا ہے اس آخری کیفیت میں مریض سمیت خون کی وجہ سے بہت جلد راہی ملک عدم ہو جاتا ہے اس میں حد بندی کی لکیر بھی نمایاں واضح نہیں ہوتی۔اور گینگرین سارے بازو یا ٹانگ میں پھیلتی چلی جاتی ہے۔ایک گیس گینگرین بھی ہوتی ہے جو اس وقت بنتی ہے جب زخموں میں زمینی جراثیم جنہیں (Gas Producing) جن کا نام کلوسٹرائڈم دیشائی (Clostridiumbecilli) ہے کہ ذریعہ تعدیہ ہو جاتا ہے۔یہ جراثیم زخم میں بڑی تیزی اور سرعت کے ساتھ بڑھتے ہیں۔اور اطاق بافتوں اور عضلات کے درمیان گیس پھیل جاتی ہے چونکہ ان میں کچھ جراثیم صرف آکسیجن کی غیر موجودگی میں ہی پرورش پاتے ہیں۔لہذا زخم کو چیر کر ننگا کر دینے سے بھی ان جراثیم کی افزائش رک جاتی ہے۔

علاج: خشک گینگرین کو روئی وغیرہ لپیٹ کر ہمیشہ خشک رکھنا چاہئے۔

انتھر کسینم: سخت متعفن گنیگرین زخم شدید جلن جو آرسینک سے بھی نہ ٹھیک ہو

آرسینک البم: گرم، چمکدار اور جلن والے سرخ داغ اور نیلے چھالے سخت، سرخ، نیلی اور پر درد سوجن جنہیں گرمی پہنچانے سے افاقہ ہو آگ جیسی جلن، بوڑھے لوگوں کو خشک گینگرین جیسے گرمی پہنچانے سے افاقہ ہو زبان کا گینگرین پھیپھڑوں کا گینگرین، بدبودار اسہال شدید نقاہت، شدید پیاس تھوڑا تھوڑا پانی تھوڑے تھوڑے وقفوں سے پیئے۔

کروٹیس: متورم حصوں کی گہری سرخی، جن میں آگ کی مانند جلن ہو نیلے داغ۔ بار بار غشی کے دورے اور کمزور نبض۔ متورم حصے سرد ہوں اور دباؤ پڑنے سے درد کریں سمیت خون سے پیدا شدہ گینگرین۔ کروٹیس بظاہر مردہ حصص جسم میں قوت و زندگی بحال کر دیتی ہے۔ میکانکی چوٹوں سے پیدا شدہ گینگرین۔

لیکیسس: گینگرین کا خطرہ گینگرینی چھالے نیلے یا سیاہ رنگ کے۔ جلن اور کھجلی متاثرہ حصوں میں جھنجھناہٹ۔ جس کے ساتھ گرمی اور سرخی پائی جائے۔ تیزابی بدبودار

Scanned with CamScanner

مواد۔ چوٹ کے باعث پیدا شدہ گینگرین حلق میں دباؤ سے شدید ذکی الحس بازوؤں اور ٹانگوں کی ٹھنڈک کے ساتھ درد ہو متاثرہ حصے نیلے یا ارغوانی ہو جائیں اور پھر ان سے سیاہ گلا ہوا خون اور پیپ رسے۔

سکیلی کار: بوڑھے لوگوں میں گینگرین ۔تمام جلد سیاہ اور سکڑی ہوئی بازوؤں اور ٹانگوں کا خشک گینگرین متاثرہ سے خشک ۔سرد سخت اور بے حس ہوتے ہیں اور رنگ یکساں ہوتا ہے بغیر درد کے اسہال شدید کمزوری کے ساتھ۔ بے حسی سن پن بازوؤں کی انگلیاں گینگرین کے باعث گر جائیں۔ مریض کو ٹھنڈک سے سکون ملتا ہے کپڑا اوڑھنا برداشت نہیں کرتا۔

چائنا: بار بار سیلان خون کے بعد۔ تر گینگرین۔ متاثرہ حصے سیاہ ہو جائیں۔ بازوؤں اور ٹانگوں کا ٹھنڈا پن۔

کاربوانی میلس: زخم۔ گینگرین اور بدبودار اخراجات۔ حصص نیلے بہت جلن والے درد

کاربو ویج: خشک گینگرین ایسے مریض جن کی قوت حیات کمزور ہو چکی ہو حرارت بہت کم ہو۔ عام اخراجات انتہائی بدبودار کاربنکل اور پھوڑے جو گینگرین کی شکل اختیار کرلیں متاثرہ حصص برف کی مانند سرد۔

آرنیکا: چوٹوں کے بعد پیدا شدہ گینگرین میں آرنیکا بھی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

ایکی نیشیا: گینگرینی زخم۔ مدر ٹنکچر ا تا 10 قطرے مقامی طور پر ایکی نیشیا مدر ٹنکچر اور پانی ہم وزن ملا کر لگایا جائے۔

تھوجا: پھوڑوں کے گینگرین میں داخلی خارجی طور پر تھوجا کا استعمال بھی مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

علاوہ ازیں کاربولک ایسڈ۔ ہائیڈرو کوٹائیل۔ کالی فاس پلمبم بھی حسب علامات تجویز کی جا سکتی ہیں۔

ذئبہ آکلہ (LUPUS)

لیوپس لاطینی زبان میں بھیڑیے کو کہتے ہیں اسی لیے عربی میں اسے ذئب (بھیڑیا) سے ذئبہ کہتے ہیں یعنی کھا جانے والی بیماری۔ یہ اصطلاح دراصل جلد کے ایسے عوارض کے لیے استعمال ہوتی ہے جن میں جلد کھائی جاتی ہے۔

اس بیماری کی دو اقسام ہیں ایک (Lupus Vulgaris) اور دوسری (Lupus Erythmatasis) عموماً بیس سال کی عمر سے شروع ہوتی ہے اور عموماً ساری زندگی باقی رہتی ہے ایک جگہ سے اگر ٹھیک ہو جاتی ہے تو تھوڑے ہی فاصلہ پر دوسری جگہ شروع ہو جاتی ہے متاثرہ جگہ بہت ہی مسخ کر دیتی ہے ایک تو اس لیے کہ جس جگہ حملہ کرتی ہے اس کو بہت ضائع و برباد کر دیتی ہے۔ دوسرے اس لیے اپنے بعد متاثرہ جگہ پر بہت ہی بدنما داغ چھوڑ جاتی ہے اگرچہ اس کا حملہ ہاتھوں اور ناک اور منہ کی اندرونی جھلیوں پر بھی عام ہوتا ہے اس مرض کی پہلی نشانی یہ ہوتی ہے کہ ایک چھوٹی سی نرم زردی مائل شفاف گانٹھ بن جاتی ہے۔ جس میں کوئی درد یا خارش نہیں ہوتی مگر جلد بتدریج موٹی ہوتی چلی جاتی ہے اور اس کا رنگ خراب ہوتا چلا جاتا ہے دوسری گانٹھیں بھی موٹی ہیں اور بالآخر زخم یا چھوٹے سے پھوڑے بن جاتے ہیں مرض بڑی آہستگی سے ترقی کرتا ہے لیکن جب چند سال تک یہ مرض جاری رہ چکے تو اس سے پیدا شدہ بدوضعی و بدنمائی بہت نمایاں ہو جاتی ہے ناک مکمل طور پر یا جزوی طور پر کھایا جاتا ہے آنکھ کے نچلے چھپروں پر اگر مرض کا حملہ ہو جائے تو وہ نیچے کی جانب کھنچ جاتے ہیں۔ جس سے اندرونی سرخ سطح نظر آنے لگتی ہے۔ اور جلد جہاں پر زخم و سرخی پائی جاتی ہے یا جہاں یہ اندمال کے بعد داغ پڑ جاتے ہیں جو بہت خوفناک نظر آتی ہے۔ یہ مرض بہت ہی کم متعدی ہوتا ہے۔

(Lupus Erythamatasis) اس قسم کا کوئی سبب مرض معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ زیادہ عام قسم سے جو مردوں اور عوتوں میں برابر پائی جاتی ہے یہ صرف جلد کو

Scanned with CamScanner

متاثر کرتی ہے جس میں گول گول سرخ اور تھوڑے سے اٹھے ہوئے ابھار پائے جاتے ہیں۔ جو زیادہ تر ناک اور رخساروں پر پھیلے ہوئے ہوتے ہیں یہ ابھار جب اپنے کناروں کے ساتھ ایک دوسرے سے ملحق ہوتے ہیں تو سرخ ناک یا سرخ رخسار پر تتلی کی مانند نظر آتے ہیں۔ اس قسم میں زخم بننے کا کوئی رجحان نہیں پایا جاتا۔ اور نہ ہی اس میں متاثرہ حصوں کی بدوضعی پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ ان ابھاروں یا داغوں کے سرخ وسفید میں تبدیل ہونے اور متاثرہ جلد کے سوکھ جانے سے چہرے کی رنگت میں اچھی خاصی بدنمائی پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج: مریض کی عام صحت پر توجہ دینی چاہئے۔ مقوی غذا۔ مناسب آرام تازہ ہوا اور دھوپ ضروری ہے۔

بیسی لائنم: علاج اسی دوا سے شروع کرنا چاہیے دوسو طاقت میں ہر ہفتہ کی ایک خوراک دیں۔ بیسی لائنم کی بجائے ٹیوبر کولائنم بھی دے سکتے ہیں۔ اس کے ایک ہفتہ بعد مندرجہ ذیل ادویہ میں سے کوئی دوا حسب علامات دیں۔

ریڈم بروم: ذئبہ کی چوٹی کی دوا ہے۔ 30 طاقت میں ایک ہفتہ میں ایک یا دو خوراک۔

آرسینک ایلبم: شدید نقاہت و کمزوری بے چینی و بے آرامی۔ گرمی پہنچانے سے افاقہ

نوٹ: اس عارضہ کا علاج کرتے وقت ہر دوا کو کام کرنے کے لیے اچھا خاصا وقت دینا چاہیے۔ بہت جلد مایوس ہو کر کسی دوا کو چھوڑ نہیں دینا چاہیے۔

تھوجا: سائیکوسسی مریضوں میں جن میں چیچک کا حفاظتی ٹیکہ لگنے کے بداثرات بھی موجود ہوں۔ ڈاکٹر کلارک کہتے ہیں کہ انہوں نے اس دوا کو ٹیوبر کولائنم کے ہمراہ استعمال کر کے بہت مفید پایا ہے۔

سلفر: جلدی امراض کا شکار مریض گیارہ بجے قبل دوپہر کلیجہ ڈوبنے کا احساس، تیزابیت، پاؤں ٹھنڈے رہیں۔

کلکیریا کارب: زرد اور موٹے پلپلے لوگ جن کے سر پر بکثرت پسینہ آتا ہو۔ سر اور

Scanned with CamScanner

پاؤں پر سرد چپچپا پسینہ۔ تیزابیت۔

ہیپر سلف: متاثرہ حصوں میں زبردست ذکی الحسی سردی محسوس ہو۔ مریض کپڑا اوڑھنا پسند کرے۔

ہائیڈراسٹس: مرض کی ابتدا زبان پر زردی تہ۔ قبض معدہ میں غشی ڈوبنے کا احساس

کوڑھ۔ جذام (LEPROSY)

کہا جاتا ہے کہ کوڑھ کا مرض انتہائی پرانا ہے۔ جتنی کہ خود یہ دنیا قبل از اسلام کی آسمانی کتب توریت وانجیل میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے۔ اور حضرت عیسیٰؑ کا یہ معجزہ بتایا جاتا ہے کہ وہ کوڑھیوں کو اچھا کر دیتے تھے۔ یورپ میں یہ بیماری بہت کم پائی جاتی ہے البتہ آئس لینڈ۔ ناروے۔ سویڈن روس سپین جنوبی افریقہ۔ آسٹریلیا اور چین وپاکستان وہند میں یہ مرض پایا جاتا ہے۔

اس بیماری کا سبب مائیکو بیکٹریم لیپر اسی جراثیم ہوتے ہیں۔ زمانہ اخفاء مرض (Incubation period) قریباً تین تا پانچ سال تک کا ہے جن لوگوں میں اس مرض کی چھوت لگ جائے۔ ان کی اکثریت میں اس مرض کی علامات پندرہ سال کی عمر سے قبل ہی نمودار ہو جاتی ہیں اور عورتوں کی نسبت مردوں میں یہ عارضہ زیادہ نمودار ہوتا ہے یہ مرض ایک شخص سے دوسرے شخص تک بذریعہ جسمانی لمس منتقل ہوتا ہے ۔(Tubercloid lerrosy) اس بیماری کی دو واضح اقسام ہیں ایک دق نما کوڑھ اور دوسری جزامی کوڑھ ان دونوں کے فرق کو سمجھنا ضروری ہے کیوں کہ اول الذکر کی قسم نسبتاً بے ضرر طریقہ اپنا کورس پورا کرتی رہتی ہے اکثر خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہے جبکہ دوسری قسم تسلسل وپختگی کے ساتھ ترقی کرتی رہتی ہے تاہم ان دونوں کے درمیان فرق وامتیاز کرنا ہمیشہ آسان اور سہل نہیں ہوتا اور کچھ مریض ایسے بھی ہوتے ہیں جو دونوں اقسام کے بین کیفیات کے حامل ہوتے ہیں۔ اور ایک ہی

Scanned with CamScanner

مریض کے جلدی زخم ایسے ہوتے ہیں جو بیک وقت وقتی اور جزوی نوعیتوں سے ملتے جلتے ہیں ان تین قسم کے مریضوں میں فرق و امتیاز کرنا بڑی مہارت کا کام ہے۔

خواہ کوڑھ کی کوئی بھی قسم ہو اس کی علامات و نشانیوں کو دو گروپوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک علامات وہ ہوتی ہیں جو جلد پر ظاہر ہوتی ہیں۔ اور دوسری وہ جو اعصاب سے تعلق رکھتی ہیں۔ جلدی علامات میں جلد کے سفید قطعات سے لے کر بڑی بڑی موٹی گانٹھوں تک سب شامل ہیں۔ یہ گانٹھیں آپ نے کوڑھ کے مریض کی تصویروں میں عموماً دیکھی ہوں گی۔ عصبی علامات میں مقامی سوزش اعصاب سے لے کر جلد میں بڑے بڑے بے حس (سُن) قطعات کا پایا جانا شامل ہیں۔ جب آخر کار اعصاب ضائع ہو جاتے ہیں شدید بدوضعی پیدا ہو جاتی ہے مثلاً پاؤں مفلوج ہو کر لٹک جانا پاؤں اور ٹانگوں کے شدید زخم جن کے نتیجہ میں ہاتھوں یا پاؤں کی انگلیاں ضائع ہو جائیں اور ہڈیاں گھل جائیں وغیرہ وغیرہ۔ آنکھیں بھی متاثر ہو سکتی ہیں جس سے اندھا پن ہو جاتا ہے اور حنجرہ و منہ میں بھی زخم بن جاتے ہیں۔ حنجرہ میں زخم بن کر آواز بٹھا دیتے ہیں بلکہ یہاں تک کہ فقدان صوت بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ان خطرناک اور تکلیف دہ علامات کے باعث جذام ایک خوفناک مرض سمجھا جاتا ہے۔

علاج:

ہائیڈروکوٹائیل: اس عارضہ کی سب سے بڑی دوا ہے پانچ قطرے مدر ٹنکچر دن میں تین بار دیں۔

نوٹ: اس عارضہ میں گہرا اثر کھنے والی دوائیں اور بالخصوص نوسوڈا ادویہ زیادہ کامیاب موثر ثابت ہو سکتی ہیں چنانچہ بیسی لائنم 200 سو یا ویکسی نائم دوسو یا میلنڈرنیم 200 سو کی ایک ایک خوراک ہفتہ ہفتہ بعد دوبار مسلسل کئی ہفتوں تک استعمال کرائیں دوسری ادویہ جو اس عارضہ میں مفید ثابت ہو سکتی ہیں یہ ہیں:

آرسینک البم: متورم حصے خصوصاً سر چہرے اور گردن میں۔ چھوٹی چھوٹی سرخ

پھنسیاں جو بڑھ کر کھال کھا جانے والے زخموں کی صورت اختیار کر لیں۔ داد کی مانند پھیلیں۔ متاثرہ حصوں کے اوپر چاندی کے سے سفید چھلکے۔

کاربوانیمیلس: سر خبادہ کی قسم کی سوزش۔ سوجن اور جلن دار درد بدبودار اخراجات جلن نیلا پن کمی خون اور کمزور وخستہ طبائع۔

کاربولک ایسڈ: یہ جذام کی بہت عمدہ دوا ہے اخراجات بہت بدبودار ہوتے ہیں جلد سے بڑی بو آتی ہے۔

گریفائٹس: ترابھاروں کے ساتھ ناخن موٹے پڑ جائیں اوران کی شکل و ہیت بگڑ جائے جلد سے سخت خشکی، پسینہ بالکل نہ آئے شگاف پڑ جائیں جن میں سے چپچپا مواد نکلے

کالی آئیوڈائیڈ: جب متاثرہ حصوں کے ارد گرد بھی پھیلی ہوئی جگہ پر دکھن درد اور ذکی الحسی پائی جائے منہ سے بدبو آئے جھاگ دار بلغم۔ گرمی سے تکلیف میں زیادتی گرمی سے نفرت۔

لیکس: گوشت کا گل سڑ جانا جو ہڈیوں سے علیحدہ ہو جائے اور گر جائے۔

نائٹرک ایسڈ: زخم اوران میں شگاف متاثرہ حصوں سے بہت گندی بو آئے موٹی یا کانٹے کی چبھن کی مانند درد۔

سیکیلی کار: متاثرہ حصوں کی جلد سکڑ اور مرجھا جائے۔ خشک اور سخت ہو جائے گینگرین کی سی کیفیت۔ زخم سیاہ رنگ کے بہت بدبودار گرمی سے زیادتی۔

اینا کارڈیم: سن پن۔ متاثرہ حصوں میں سوئیوں کی موجودگی کا احساس متاثرہ حصے سرد سخت شدہ جلد کے ابھرے ہوئے حصے بے حسی۔

آرسینک آئیوڈائیڈ: غدود بڑھے ہوئے چبھن کا احساس نیلی رنگت کے ابھار ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں گر پڑیں۔

علاوہ ازیں آرم میٹ، تھائرائیڈین، ہوانگ نان مدر ٹنکچر، کیلوٹروپس مدر ٹنکچر

سرخبادہ (ERYSIPLAS)

یہ جلد کی ایک پھیلی ہوئی سوزش ہے جس کے ساتھ تسمّم خون اور بخار بھی موجود ہوتا ہے۔ یہ سٹرپٹو کوکسی جراثیم سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ جراثیم جلد پر کسی معمولی سے خراش کے جو بظاہر دکھائی بھی نہیں دیتی کے ذریعہ جلد میں داخل ہو جاتے ہیں اور جلد کو اور اس سے ملحق بالکل نیچے کے نسائج کو متاثر کرتے ہیں۔ جلد سرخ ہو جاتی ہے رنگت تبدیل ہو جاتی ہے اور چھوٹے چھوٹے آبلے نمودار ہو جاتے ہیں اور سوجن ہو جاتی ہے۔ اس کا حملہ زیادہ تر چہرے پر ہوتا ہے اور ساتھ ہی بخار اور حاد و شدید بیماری کی دوسری علامات بھی موجود ہوتی ہیں۔ جلد چمکدار نظر آتی ہے اور متاثرہ جگہ پر خارش اور احساس جلن کی ملی جلی کیفیت پائی جاتی ہے اور اس متاثرہ حصہ کی ایک واضح اور نمایاں حد بندی یعنی کنارہ نظر آتا ہے۔ متورم حصہ چھونے سے سخت اور گرم معلوم ہوتا ہے شروع شروع میں ایک چھوٹا سا متورم قطعہ ہوتا ہے جو بعد ازاں ہر طرف کو پھیلتا چلا جاتا ہے سرخبادہ میں مبتلا مریض اپنے آپ کو انتہائی بیمار محسوس کرتا ہے شدید نقاہت وضعف کپکپی وسردی دردسر پایا جاتا ہے اور درجہ حرارت تیزی سے بڑھتا چلا جاتا ہے جو ایک سو چار 104 درجہ تک چلا جاتا ہے نبض بھی عموماً غیر معمولی تیزی کے ساتھ چلتی ہے۔ شدید حالات میں ہذیان بھی پایا جاتا ہے۔ بچوں میں قے اور تشنج بھی اکثر اس عارضہ کے ساتھ پائے جاتے ہیں یہ مرض بڑا خطرناک ہوتا ہے معمر لوگوں میں مہلک ثابت ہوسکتا ہے۔ بچوں اور جن عورتوں کے ہاں بچہ ہوئے تھوڑے دن گزرے ہوں کے لیے بھی مہلک ثابت ہوتا ہے۔ حاملہ مستورات میں حمل گر جانے کا باعث بھی بن جاتا ہے۔

علاج: چونکہ متعدی مرض ہے لہذا ایسے مریض کو بالکل الگ تھلگ رکھیں اور تیمار دار کے علاوہ اور کوئی شخص اس کے کمرے میں نہ جائے۔ غذا بالکل سیال قسم کی دیں پانی

Scanned with CamScanner

اور دوسرے سیالات کافی مقدار میں دیں۔ متورم مقامات کو برف کی مانند ٹھنڈی پٹیوں سے ڈھانپ کر رکھیں۔ دردسر کے لیے جو اکثر ساتھ ہوتا ہے اور بہت پریشان کرتا ہے سر پر ٹھنڈی پٹیاں رکھیں۔ مریض کو قبض نہ ہونے دیں۔

ایکونائیٹ: سردی لرزہ۔ بخار' جلد خشک گرم' نبض سریع اور بھری ہوئی' چہرے میں بہت سرخی اور جھنجھناہٹ۔ بستر میں اٹھ کر بیٹھنے پر سر چکرائے۔ شدید خوف اور ذہنی اضطراب مریض درد برداشت نہ کر سکے' نہ ہی چھوا جانا یا کپڑا اتارنا پسند کرے

ایموینیم کارب: بوڑھے لوگوں میں سرخبادہ جب دماغی علامات پیدا ہو جائیں۔ گینگرین خرابی کا رجحان تمام جسم میں دکھن۔

ایپس: چہرے اور سر کی کھوپڑی کا۔ سرخبادہ جس کے ساتھ آنکھ کے چھپروں میں پلپلا ورم متاثرہ حصوں میں جلن اور ڈنگ لگنے لگے جبکہ چہرے اور ہاتھوں میں گرمی ہو۔ حلق میں خشکی مگر پیاس نہ ہو پیشاب گہرے رنگ کا اور مقدار میں کم۔ متاثرہ حصوں کو ٹھنڈک پہنچانے سے افاقہ۔ تنفس میں دقت۔

آرسینک البم: متاثرہ حصے سیاہ رنگت اختیار کر لیں اور گینگرین کا رجحان پیدا ہو جائے جلن دار درد متاثرہ حصے آگ کی مانند جلیں جلدی جلدی قوت ختم ہوتی جائے۔ اور نقاہت و کمزوری غالب آتی جائے' سخت بے چینی و اضطراب' موت کا خوف شدید پیاس' بار بار تھوڑا تھوڑا پانی پیے۔ بالخصوص آدھی رات کے بعد تکلیف میں زیادتی مرض ایک حصہ جسم سے دوسرے حصہ جسم میں منتقل ہو جائے۔

بیلاڈونا: بالخصوص چہرے کا سرخبادہ۔ ملائم سرخ چمکدار جلد جو زیادہ متورم نہ ہو۔ سرخی ایک چھوٹے سے نکتے سے شروع ہوتی ہے۔ اور مرکز سے ادھر ادھر دھاریوں کی طرح پھیلتی ہے۔ سر میں اجتماع خون ہذیان کے ساتھ۔ شور یا روشنی سخت ناقابل برداشت تین بجے بعد از دوپہر تکلیف میں زیادتی۔ یہ دوا بالخصوص دائیں جانب کو متاثر کرتی ہے' تپکن تیز بخار۔

برائی اونیا: بالخصوص جوڑوں کا سر خبادہ۔ متاثر حصوں کی سرخ گرم سوجن درد۔ سوئی چبھنے کی مانند، جلن دار اور ڈنگ لگنے کی طرح۔ ذراسی حرکت اور چھونے سے تکالیف میں اضافہ۔ مریض با آرم چپ چاپ پڑا رہتا ہے متلی اور غشی کے باعث مریض اٹھ کر نہیں بیٹھ سکتا۔ ہونٹ خشک جیسے جھلس گئے ہوں درد سر جیسے سر پھٹ جائے گا۔ مریض بہت چڑ چڑا۔ خشک سخت پاخانہ۔

کینتھرس: آبلے دار سر خبادہ، جلد کی حاد سوزش خارش سے زیادہ جلن اور رطوبت کا ترشح جس کے باعث جلد اوپر اٹھ کر چھالے کی صورت اختیار کر لے۔ بار بار مسلسل پیشاب کرنے کی خواہش۔ مگر صرف چند قطرے خارج ہوں ناک کی پشت پر سر خبادہ شروع ہو اور دائیں رخسار کی جانب پھیل جائے بڑے بڑے چھالے بن جائیں جن کے پھٹنے پر چھیل دینے والا مواد خارج ہو۔

کروٹن ٹگ: آبلے دار سر خبادہ جلد کی گلابی سرخ جس پر چھوٹے چھوٹے آبلے ہوں شدید خارش جس کے بعد پر درد جلن ہونے لگے۔ خصیوں کی تھیلی کا سر خبادہ۔

گریفائٹس: جلد غیر تندرست معمولی سی چوٹ پک جایا کرے ڈُمل دار سر خبادہ جس کے ساتھ جلن دار اور جھنجھناہٹ والا درد ہو۔ آبلے دار ابھار جن میں سے چپچپا لیس دار مواد خارج ہو۔ موٹاپے کی جانب رجحان رکھنے والے مریض سر خبادہ کے مزمن مریض

ہیپر سلف: جب مرض بالآخر پک جانے یعنی پیپ پڑ جانے پر منتج ہو۔ ابھار چھونے سے بہت ذکی الحس ہوں خاص طور پر پارہ کے غلط استعمال کے بعد سر خبادہ معدہ میں خالی پن کا احساس۔

اوپیم: نمونیہ۔ ٹائیفائیڈ یا دوسرے بخاروں کے دوران سر خبادہ۔ زبردست غنودگی خراٹے دار تنفس کے ساتھ۔ آنکھ کی پتلیاں پھیلی ہوں۔ آنکھیں غیر چمکدار اور تر۔ چہرہ گہرا سرخ اور پھولا ہوا بعد ازاں سخت سدے نکلیں۔ نبض آہستہ۔

ہس ٹاکس: آبلے دار سر خبادہ۔ چہرے کی بائیں جانب پہلے متاثر بعد ازاں دائیں

جانب متاثر ہو سطح جلد پر جلن اور سرخی اور پھر جلد ہی جلد متورم ہو جائے اور پانی کے آبلوں سے بھر جائے۔ نا قابل برداشت جلن خارش اور جھنجھناہٹ۔ آنکھ کے چھپر مشک کی طرح پھول جائیں۔ چہرہ کی سوجن اور سرخی جس کے ساتھ کلی طور پر یا جزوی طور پر آنکھوں کے چھپر بند ہو جائیں بازوؤں ٹانگوں اور کمر میں چوٹ کا احساس بے چینی و بے آرامی۔

سلفر: جب سرخبادہ زخم بن جانے کی صورت میں اختتام پزیر ہو۔ اور جب سرخبادہ مزمن صورت اختیار کر لے۔ متاثرہ حصے اگر آگ کے نزدیک ہوں تو ان میں جلن اور خارش ہو۔ بار بار غشی اور کمزوری کے دورے۔ آبلے دار ابھار جن میں پیپ بھری ہو۔ سر کی چوٹی پر مسلسل گرمی و حرارت۔ علی الصبح کے اسہال خنازیری

انتھر کسی نم: فاسد قسم کا سرخبادہ یا گینگرینی سرخبادہ۔ کاربنکل کے بعد۔

آرنیکا: چوٹ لگنے کے بعد۔ متاثرہ حصے بہت دکھیں اور مضروب محسوس ہوں۔ اچانک حملہ عام کمزوری۔

کروٹیلس: بہت سی خطرناک حالات میں اس دوا کی ضرورت پڑتی ہے۔ نبض بہت ہی کمزور قوت حیات کی انتہائی کمزوری۔ ہاتھ پاؤں سرد۔ سمیت خون۔ سیاہ قلیل المقدار پیشاب۔ علامات میں نیند کے بعد زیادتی۔ چیچک کا حفاظتی ٹیکہ لگنے کے بعد سرخبادہ یا زہریلے کیڑوں کے کاٹ لینے کے بعد سرخبادہ۔

لیکس: جلد کی رنگت گہری نیلی یا ارغوانی۔ قوت حیات کی بہت کمزوری چہرہ کی سرخی۔ جب بیلاڈونا ناکام ہو جائے۔ زیادہ تر بائیں جانب شروع شروع میں چہرہ چمکدار رہتا ہے مگر بہت جلد گہرا نیلا ہو جاتا ہے مریض بہت باتیں کرے سوزش گینگرین کے شکل اختیار کرتی نظر آئے۔

سیلشیا: جب زخم مندمل ہوتا نظر نہ آئے۔ حالانکہ پیپ خشک ہو گئی ہو۔

پیسی فلورا: سرخبادہ میں اکسیر ہے دس سے مدر ٹنکچر میں دس سے پانچ قطرے فی

Scanned with CamScanner

خوراک دینا چاہئے۔

ایکی نیشیا: سرخبادہ کے ساتھ پھنسیاں بننے کا رجحان اور یہ پھنسیاں بہت ہی درد کریں 3x ڈائیلوشن کے چند قطرے فی خوراک دیں۔

کائنا: سادہ عادحالات میں کائنا مدر ٹنکچر کے دس قطرے فی خوراک دینے سے مرض ابتداء ہی میں کنٹرول ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں رھس ریڈی کینس۔ وریٹرم ورائیڈ' یوفوربیم' رھس وینی ناٹا اور زیروفائیلم کا مطالعہ کریں۔

صلابت جلد (CALLOSITY)

جلد کے کسی حصہ پر زیادہ عرصہ تک مسلسل دباؤ یا رگڑ کے اثرات سے خارجی جلد (Epidermis) کے سخت ہو جانے کو صلابت جلد کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر درزیوں کے ہاتھوں پر انگوٹھے کے قریب قینچی کے مسلسل استعمال اور اس کی رگڑ سے پیدا شدہ جلد کی سختی صلابت جلد میں بالعموم درد اور ذکی الحسی نہیں پائی جاتی۔ اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی دوسری کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ گٹے (corn) اور صلابت جلد (callosity) اس کی نسبت زیادہ جگہ پہ پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ علاج کے لیے صلابت جلد کے اصل سبب کو رفع کرنا ضروری ہے۔ اور تجویز دوا کے سلسلہ میں آٹن۔ گٹے کے باب میں بیان کی گئی دواؤں کا بھی ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ انٹی مونیم کروڈ اور رینن کیولس بلبولس خاص دوائیں علاوہ ازیں گریفائٹس' رھس ٹاکس' سارسپریلا' سلیشیا' تھوجا وغیرہ بھی حسب علامات استعمال کی جا سکتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

غلاف حشفہ کی بیماریاں

غیر مسلموں میں ختنے کی رسم نہ ہونے کے باعث اکثر غلاف حشفہ میں کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ نیز مسلمان بچوں میں بھی بعض اوقات جب تک ختنہ نہ ہو ایسے عوارض پیدا ہونے کے امکانات موجود ہوتے ہیں۔ لہٰذا ذیل میں اختصار کے ساتھ غلاف حشفہ کی عام تکالیف کا ہومیو پیتھک علاج درج کیا جارہا ہے۔

غلاف حشفہ کی سوزش:

ایکونائیٹ: حشفہ اور غلاف حشفہ میں چیونٹیوں کے رینگنے اور ڈنک لگنے کا سا درد، غلاف حشفہ متورم، پیشاب کرنے پر حشفہ میں چبھن کا سا درد۔

اپیس: ختنہ کے بعد غلاف حشفہ میں سرخبادہ قسم کی سوزش۔ ڈنگ لگنے کے سے درد۔

آرنیکا: میکانکی چوٹ کے بعد غلاف حشفہ کی سوزشی کیفیات۔

کلکیریا کارب: سوزش۔ زرد پیپ متاثرہ حصے سرخ ہونے کی بجائے سفید ہوں۔ حشفہ میں کٹن اور جلن۔ غلاف حشفہ سرخ اور متورم۔

ہیپر سلف: پکنے کے عمل کو روکنے یا تیز کرنے کے لیے بہت موثر دوا ہے۔

نائیٹرک ایسڈ: غلاف حشفہ کی اندرونی سطح اور اس کے کناروں کی سوزش زخم بن جائیں۔ ان میں ڈنگ لگنے اور چیرن کے سے درد جو شام کے وقت زیادہ ہوں۔ اور ساری رات جاری رہیں نیند میں خلل ڈالیں۔

کروٹن ٹگ: غلاف حشفہ کی اندرونی سطح کی سوزش۔ پیشاب کرنے پر حشفہ میں جلن ہو۔ فوطوں میں اور حشفہ میں خارش۔

کونیم: غلاف حشفہ میں سوزش لگنے اور کٹن کے سے دردوں کے ساتھ عضو تناسل میں پیشاب کرنے پر چیرن۔

رھس ٹاکس: حشفہ اور غلاف حشفہ کی سرخی اور سوجن۔ پیشاب کرنے کے بعد پیشاب

کی نالی میں جلن اور لٹن۔

غلاف حشفہ کی سوزش کی سب سے بڑی دوا ہے غلاف حشفہ اس طرح متورم ہو جیسے غلاف حشفہ اور حشفہ کے درمیان پانی بھرا ہوا ہو۔ غلاف حشفہ پہ باریک باریک سرخ ابھار شگاف جن میں جلن ہو خارش ہو اور درد ہو۔

غلاف حشفہ کی خارش:

سنا بیرس: غلاف حشفہ کی خارش کی سب سے پہلی اور اہم دوا ہے۔

اگنیشیا: غلاف حشفہ کی اندرونی سطح پر خارش۔

کونیم: غلاف حشفہ کی خارش جبکہ ہر جنسی تحریک پر ندی بہہ نکلتی ہو۔

وائی اولا ٹرائیکلر: خارش اور سوزش۔

سارسپریلا: غلاف حشفہ پر دانے ناقابل برداشت خارش کے ساتھ حشفہ متورم

غلاف حشفہ کی تنگی:

مرکیورس آئیوڈائیڈ: غلاف حشفہ کی تنگی کی بہت لاجواب دوا ہے۔

سلفر: بچوں میں غلاف حشفہ کی تنگی۔ بدبودار پیپ کے اخراج کے ساتھ۔

ہیپر سلف: اندر سے پیپ خارج ہو ٹیکن دار درد۔

سنا بیرس: پیپ کی مانند اخراج بدبودار پیپ ثانوی آتشک۔ غلاف حشفہ متورم

نائیٹرک ایسڈ: آتشکی نوعیت کی سوزش اور تنگی غلاف حشفہ کی یہ بھی بڑی اہم دوا ہے۔

ایسٹیک ایسڈ: غلاف حشفہ موٹا ہو جائے۔ اس میں شگاف پڑ جائیں اور پیچھے کی جانب نہ ہٹ سکے سخت خارش ہو۔

مرک سال: اگر غلاف حشفہ کی تنگی آتشک کے باعث ہوئی ہو۔

جیکارینڈا: غلاف حشفہ تنگ ہونے کے ساتھ ساتھ پر درد اور متورم بھی ہو

ایکونائیٹ: حاد سوزش کی وجہ سے غلاف حشفہ تنگ ہو جائے تو پہلے ایکونائیٹ۔

Scanned with CamScanner

ایپس: فائدہ نہ کرے تو ایپس اور اگر ایپس بھی مفید ثابت نہ ہو تو حسب علامات
بیلا ڈونا: بیلا ڈونا دیں

حشفہ کی تکالیف:

آرسینک ایلبم: حشفہ پر شگاف اور چیر پیشاب کرتے وقت حشفہ میں جلن۔
مرک کار: حشفہ ذکی الحس ہو اور اس میں سوزش ہو۔ اندر سے چکنا بدبودار مواد نکلے۔
آرم میور سٹیکیم نائٹرونیم: حشفہ پر زخم جو گہرے ہوتے چلے جائیں۔ سلفر۔ ایسڈ فاس۔ کالی میور تھوجا' حشفہ پر مسے۔

غدودوں کے امراض

رطوبت ساز غدودوں کی بیماریاں مختلف عنوانات کے تحت بیان ہو چکی ہیں یہاں لمفادی غدودوں کے امراض کا ذکر کیا جائے گا۔ ان غدودوں میں زیادہ تر سوزشی نوعیت کے امراض پیدا ہوتے ہیں کیونکہ بہت سے زہریلے مادے لمفادی نالیوں سے گزرتے ہوئے ان غدودوں میں اٹک جاتے ہیں اور سوزشی کیفیات پیدا کر دیتے ہیں

سادہ کلانی غدود کا پک جانا: یہ ایک عام کیفیت ہے یہ عموماً صرف اس وقت ہوتا ہے جب کسی غدود کے آس پاس کی لمفادی نالیوں کے علاقہ میں کوئی زخم یا کسی دوسری قسم کا تعدیہ پیدا ہو جائے۔ مثال کے طور پر اگر سر کی کھوپڑی پر اگزیما ہو جائے تو کانوں کے پیچھے اور گردن میں نچلی جانب کے غدودوں میں ورم ہو جاتا ہے یا پاؤں یا ہاتھ کے زخم کے باعث کنج ران کے یا بغل کے غدود متورم ہو جاتے ہیں۔

خنازیر یا دِقی غدود: یہ بچپن کی بیماری ہے خصوصاً گردن کے غدود متاثر ہوتے ہیں جبڑے کے نیچے اور گردن میں اوپر سے نیچے تک کے سارے غدود لوذتین کی وساطت سے دقی جراثیم سے متاثر ہو کر بیمار ہو جاتے ہیں۔ بعض مریضوں میں پیٹ کے اندر کے غدود متاثر ہوتے ہیں۔ یہ کیفیت بہت آہستہ آہستہ نمودار ہوتی ہے کئی مہینوں تک

Scanned with CamScanner

غدوودں میں کلانی پیدا ہوتی رہتی ہے بعدازاں ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں جس سے ایک غیر ہموار سا ابھار بن جاتا ہے جو پلپلا ہو جاتا ہے۔ کہیں کہیں سے سرخ ہوتا ہے اور جلد کی جانب سے پھٹ جاتا ہے اور اس میں سوراخ اور خلا پیدا ہو جاتا ہے جس سے کئی کئی سال تک مواد بہتا رہتا ہے اور بالآخر جب مندمل ہوتا ہے تو سرخ بدنما شکنوں اور جھریوں والے داغ باقی رہ جاتے ہیں کیونکہ یہ عارضہ گائے یا بھینس کے دقی جراثیم کے تعدیہ کے باعث پیدا ہوتا ہے لہذا بچوں کو کبھی بھی کچا دودھ نہیں پلانا چاہیے بلکہ صرف ابلا دودھ دینا چاہیے۔

غدوودں کا سرطان:

اگر جسم کے کسی حصہ میں سرطان موجود ہو تو بدیر یا سویر اس کا اثر آس پاس کے لمفادی غدوودں پر بھی ہوتا ہے جسم میں ایک حصہ کا سرطان دور دراز کے حصص جسم میں لمفادی نظام کے ذریعہ ہی پھیلتا ہے مثال کے طور پر اگر معدہ میں سرطان ہو تو گردن کے بائیں جانب کے غدود میں بھی مرض پیدا ہو جاتا ہے یا پستانوں کے سرطان کے نتیجہ میں بغلوں کے غدود متاثر ہو جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں کچھ دوسرے عوارض بھی جن میں غدود بڑھ جاتے ہیں مثلاً امراض خبیثہ خون میں سفید ذرات کی کثرت امراض ہاجکن وغیرہ۔

ایمونیم کارب: گردن اور بغلوں کے غدوودں کی پر درد سوجن فساد کا رجحان

انتھرکسی نم: غدوودں کی پر درد سوجن بغلوں کے غدود سوج جائیں نچلے جبڑے کے نیچے کے غدود سوج کر سخت اور پتھر کی طرح ہو جائیں۔

آرم میٹ: جبڑے کے نیچے غدوودں کی پر درد سوجن آتشک کے باعث کنج ران کے غدوودں کے سوج جانا اور پک جانا گردن کے غدود متورم ہو جائیں۔

بیڈیاگا: گلے گردن اور چہرے کے بائیں جانب کے غدوودں کی خنازیری سوجن۔ کچھ غدود سخت ہو جائیں اور کچھ پک جائیں۔

Scanned with CamScanner

بیلاڈونا: غدوددوں کی تمام سوزشی قسم کی سوجن میں جہاں تیزی کے ساتھ سوجن پیدا ہوجائے اور پک جانے کا خطرہ ہو بغلوں کے غدوددوں کی سوجن خاص طور پر سن یاس کے زمانہ میں یا پستانوں کی سوزش پستان بھاری سرخ اورذکی الحس ہوجائیں چھیلن داد درد سخت حدت وگرمی اور غدوددوں کی سوجن سختی اور پکنا بھی اس دوا سے ٹھیک ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ مرض کا حملہ بالکل حاد اور پر درد ہو۔ غدود اگرچہ متورم ہوتے ہیں مگر ارغوانی یا گندمی نہیں ہوتے۔ بیلاڈونا کی سوزش خود غدود کو متاثر کرتی ہے جب کہ ایپس کی سوزش غدود کی سطح کو۔

برومیم: غدوددوں کی خنازیری کلانی۔ کانوں کے نیچے کے غدود متورم یہ دوا بالخصوص ہلکی رنگت اور نیلی آنکھوں والے بچوں میں مناسب رہتی ہے جن کے لوز تین بڑھتے رہتے ہیں گلہڑ۔ گردن کے غدوددوں میں سخت سوجن تپ سرخ کے بعد جبڑے کے نیچے والے اور کان کے نیچے والے غدوددوں کے سختی کی یہ دوا کم کر کے غدوددوں کو نرم کر دیتی ہے۔

کلکیر یا کارب: (Mesenteric) غدوددوں کی سوجن جو وقتی نوعیت کی ہوسکتی ہے گردن اور بغل کے لمفادی غدوددوں کی خنازیری کلانی۔ غدود ٹھوس اور سخت ہوں یہ دوا سلفر کے بعد خصوصیت سے مفید ثابت ہوتی ہے۔

دوا گلہڑ میں بھی کامیابی کے ساتھ استعمال ہوئی ہے۔ سلیشیا اور ایپس ہی دوہری گلہڑ (Cystic goiter) میں شفا بخش ثابت ہوئی ہے۔

کلکیر یا فلور: غدود پتھر کی مانند سخت ہوجائیں۔ غدوددوں کی بہت پرانی اور ضدی قسم کی کلانی سختی اس دوا کی نمایاں علامت ہے مرطوب موسم میں زیادتی۔ گرم ٹکور سے اور مالش کرنے سے افاقہ ہو۔ 6x طاقت اچھا کام کرتی ہے۔

کاربوانیمیلس: کنج ران اور بغل کے غدوددوں کی سختی بالخصوص آتشکی یا سوزا کی مریضوں میں سخت ہوجاتے ہیں جیسے پتھر حتی کہ اردگرد کے نسائج بھی سخت ہوجاتے

ہیں۔سختی اس دوا کی مخصوص علامت ہے کار بو ویج میں پستان سخت ہو جاتے ہیں اور ان میں جلن دار درد ہوتا ہے پک جانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔

کلیمنٹس: جبڑے کے نیچے غدودوں کی سوجن جس کے ساتھ سخت گانٹھیں پائی جائیں۔

کونیم: غدودوں کا بڑھ جانا (کلانی) اوران کا پتھر کی مانند سخت ہو جانا۔عموماً ان میں درد نہیں ہوتا۔تمام جسم میں جلد کے نیچے گٹھلیاں اور گانٹھیں بن جاتی ہیں۔اور غدود بڑھ جاتے ہیں کمزوری بڑھتی جائے غدودوں کی بعض کلانی میں کونیم 30 طاقت میں بہت نمایاں مثبت اور شاندار عمل کرتی ہے یہ غدودوں کی سخت رسولیوں کو ختم کردے گی غدودوں پر چوٹ لگ جانے کے بعد پیدا شدہ سختی اور سوجن کی خاص دوا ہے جبکہ غدود پتھر کی مانند سخت ہو گئے ہوں غدودوں کے سرطان۔

آئیوڈیم: غدودوں کی ضدی قسم کی سوجنیں۔غدود بڑے ہو جائیں سخت ہو جائیں اور بالعموم ان میں درد نہ ہو۔خاص طور پر گردن کے غدود کی خنازیری یا وجع المفاصلی کلانی غدودوں کے عوارض میں آئیوڈین کے مختلف مرکبات بڑے اہم اور مفید ہے آرسینک آئیوڈائیڈ اس وقت مفید ہوتی ہے جب مریض میں کمی خون کی کیفیت پائی جائے نیز فیرم آئیوڈائیڈ اور کلکیر یا آئیوڈائیڈ بھی اکثر غدودوں کی کلانی اوران کی بڑھوتری کو ختم کردیتی ہے۔

ہیپر سلف: گردن۔کنج ران بغل وغیرہ کے غدود متورم ہو جائیں سخت ہو جائیں اوران میں پک جانے کا رجحان پایا جاتا ہے چھونے سے ان میں زبردست ذکی الحسی پائی جائے چبھن کا سا درد بھی ہو۔

مرک سال: جبڑے کے نیچے کے، بغل کے، کان کے نیچے کے اور کنج ران کے غدود کی سوزش سوجن اور پک جانا خصوصاً خنازیری اور آتشکی مریضوں میں کمی خون اور دبلے پن کے ساتھ غدودوں کا بڑھ جانا۔یہ دوا بیلاڈونا کے بعد بہتر کام کرتی ہے اگر خنازیری مزاج مریضوں میں کان کے نیچے یا جبڑے کے نیچے غدودوں میں تیزی سے مرض پیدا

Scanned with CamScanner

ہو جائے اور اس کے ساتھ شدید درد ہو تو مرک سال اکسیر ثابت ہوئی ہے ان حالات میں اس دوا کو اونچی حالت میں استعمال کرنا چاہیے مرکسال کی غدودی سوجنیں ذکی الحس نہیں ہوتیں اور جونہی مریض کو سردی لگتی ہے۔ غدودوں میں سوجن ہو جاتی ہے۔

نائٹرک ایسڈ: اس دوا میں بھی مرکسال کی مانند غدودوں میں کاٹنے پسینے کا سا درد ہوتا ہے غدود چھونے سے بہت ذکی الحس ہوتے ہیں۔

فائٹو لیکا: بغلوں کے غدود بڑے ہو جائیں جبڑے کے نیچے اور کان کے نیچے کے غدودوں میں سوزش درد سے ادھر ادھر چلنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔

رہس ٹاکس: (کنج ران اور کان کے نیچے کے) غدودوں کی سوجن درد کے ساتھ جسے مسلسل حرکت کرتے رہنے سے افاقہ ہو خنازیری غدودوں میں سوجن اور سختی بالخصوص گردن۔ کان کے نیچے بغل کے اور کنج ران۔

سیلشیا: کے غدود متاثر ہوتے ہیں بعض اوقات ان میں تکلیف دہ خارش بھی ہوتی ہے غدود پک جائیں۔ پستانوں کی سوزش سختی غدودوں کی پک جانے والی سوزش بھی اسی دوا سے ٹھیک ہو جاتی ہے ناسور نما سوراخ جو غدودوں تک چلے جائیں سلیشیا ہی کے طالب ہوتے ہیں۔

سپونجیا: تقریباً جسم کے تمام ہی غدود متاثر ہوئے ہیں بتدریج غدود بڑے ہوتے چلے جاتے ہیں اور اسی طرح بتدریج ان میں سختی بھی بڑھتی چلی جاتی ہے غدودوں کی تمام سوجنوں میں جب دل بھی متاثر ہو تو سپلو نجیا ہی دوا ہوا کرتی ہے۔ گلہڑ سخت اور بڑا دم گھٹنے کے دوروں کے ساتھ' گردن کے غدودوں میں سوجن جس کے ساتھ تناؤ پایا جائے اور چھونے سے درد ہو۔

گریفائٹس: گردن اور بغل کے غدودوں اور ساریقائی غدودوں کا بڑھ جاتا مریض کمزور ہو سوجن پر درد ہو اور ذکی الحس بھی ہو اور عموماً غدودوں کی سوجن کے ساتھ کوئی جلدی عارضہ موجود ہو۔ اسے مریضوں میں ٹھنڈ لگ جانے کا بہت رجحان پایا جاتا ہے

Scanned with CamScanner

سسٹس: غدوددوں کا بڑھ جانا خاص طور پر جبڑے کے نیچے کے غدوددوں کے اور جبڑے کی ہڈی کا گل جانا۔ غدوددوں کی خنازیری سوجنیں۔ بدبودار تنفس اس دوا کی ایک علامت ہے غدود متورم اور زخمی ہو جائیں۔

لپپس ایلبس: مارسیقائی غدوددوں کا بڑھ جانا اور خنازیری بچوں میں غدوددوں کی سوجنیں۔ متورم غدوددوں میں سختی کی بجائے کسی حد تک نرمی پائی جاتی ہے۔ گلہڑ میں یہ غدود کی کلانی کو ختم کر کے انہیں پکا دیتی ہے گلہڑ جبکہ کمی خون کی علامات اور بھوک کی زیادتی پائی جاتی ہو۔

سلفر: غدوددوں کی خنازیری کلانی کی بہت بڑی دوا ہے کنج ران کے بغل کے جبڑے کے نیچے کے اور زیر جلد غدود متاثر ہوئے ہیں اور مریض سلفر کے مزاج کا ہو۔ بریٹا میور اور بریٹا آئیوڈائیڈ بھی غدوددوں کی سختی و سوجن ختم کرنے میں کارآمد ثابت ہوتی ہیں بریٹا میور۔ خاص طور پر پتھر کی سی سختی کے لئے مفید ہے۔

سقلینم: جسم کے مختلف حصوں میں غدوددوں کے بڑھ جانے خاص طور پر گردن کے آس پاس زیادہ غدود سخت ہو جائیں اور ان میں ہلکا سا درد بھی ہو جس سے چہرے گلے اور سر میں بھراؤ کا احساس پیدا ہو۔

تھوجا: گردن کے پیچھے کے غدوددوں کا بڑھ جانا۔ غدوددوں میں سوئی چبھنے اور چیرن کا سا درد۔ دل کے مقام میں سوئیاں چبھنا۔ سائیکوسی مزاج کے مریض گردن کے دقی غدود

سیلان شحم (SEBORRHEA)

جلد کے بعض امراض میں شحمی غدود کسی خرابی و نقص کے باعث روغنی مادہ زیادہ بنانے لگتے ہیں چنانچہ جلد پر یا تو خشک بھوسی بہت ہو جاتی ہے یا جلد کی سطح پر چکناہٹ زیادہ پائی جاتی ہے۔ حالانکہ وہ دوسرے ہر لحاظ سے تندرست ہوتی ہے۔

علاج: جلد کو اکثر نیم گرم پانی اور عمدہ صابن سے دھوتے رہنا چاہئے اگر کھرنڈ بن گئے ہوں تو روغن زیتون کے ذریعہ نرم کر کے اتار دینا چاہیے۔ مریض کی تمام صحت کو بہتر

بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

آرسینک البم: چہرے کی رنگت زرد، جلد سیاہ بھوری، داغدار

گریفائیٹس: جب سر کا پچھلا اور کانوں کے پیچھے والا حصہ زیادہ متاثرہ ہو۔

لائیکوپوڈیم: ٹھوڑی پر سیلان شحم

نیٹریم میور: مٹیالی رنگ، چہرے کا سیلان شحم۔سر کی کھوپڑی میں زبردست خارش، بال گرتے ہوں، قبض

پلبم: چہرے کی جلد چمکے اور چکنی محسوس ہو۔

سٹفی سیگریا: جلد چکنی ہو اگر ہاتھوں سے جلد کو چھوا جائے تو ہاتھ بھی چکنے ہو جائیں۔

سیپیا: اعضائے تناسلی کی جلد کا سیلان شحم۔

ونکا مائنر: ناک کی جڑ اور اوپر والے ہونٹ کا سیلان شحم۔

آئیوڈیم: کھرنڈ اور چھلکے مضبوطی سے جلد کے ساتھ چپکے ہوئے ہوں جب چھلکوں کو اتارا جائے تو سرخ اور پردرد جلد نکل آئے۔

سلفر: سر کی جلد کا سیلان شحم۔

مسّے مہکے (WARTS)

مسے عام دیکھنے میں آئے ہیں یہ چھوٹی چھوٹی ٹھوس بڑھوتریاں ہوتی ہیں جو جلد کی سطح پر پیدا ہوتی ہیں۔

O عام مسے بچوں نوجوانوں کی جلد پر نمودار ہوتے ہیں خاص طور پر ان جگہوں پر جہاں جلد فراوانی کے ساتھ بڑھتی ہے اور جلد کی سطح پر کافی تحریک وخراش ہوتی ہے۔ مثلاً انگلیوں کے بند، ہاتھوں کے بند، ہاتھوں کے پشت اور چہرہ بعض اوقات یہ مسے فصل کی مانند کثرت کے ساتھ نکل آتے ہیں یہ مسے اپنی ہیت ترکیبی میں ریشوں کے بنڈل ہوتے ہیں جو اصل جلد کو حلیموں کے زائد از ضرورت بڑھنے سے بنتے ہیں اور ہر بنڈل کے اوپر سخت خلیات کی ایک ٹوپی چڑھی ہوئی ہوتی ہے یہ ریشے خارجی جلد کو

Scanned with CamScanner

ڈھانپ دیتے ہیں اگر مسے کی سطح گھس جائے یا اتفاقاً لٹ جائے تو یہ ریشے بآسانی دیکھے جاسکتے ہیں۔ مسوں کا میلا بھورا رنگ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ان ریشوں کے درمیان میل کچیل جمع ہو جاتی ہے۔

o کف پائی مسے (PLANTER WARTS) یہ پاؤں کے تلوؤں پر نمودار ہوتے ہیں یہ زیادہ تر بڑی عمر کے بچوں اور بالغ افراد میں ہوتے ہیں۔ سکول کے بچوں میں بعض اوقات متعدی ہو کر پھیل جاتے ہیں۔ جو بچے ننگے پاؤں سکول میں پھرتے ہیں وہ انفیکشن پھیلاتے بھی ہیں اور خود بھی متاثر ہوتے ہیں اور بالعموم ایسے مسے پُر درد ہوتے ہیں۔

o بڑھاپے کے مسے (SENILE WARTS) یہ زیادہ تر سخت اور جھری دار ہوتے ہیں اور بوڑھوں میں ان کی جلد پر ابھار کی صورت میں ہوتے ہیں۔

o نرم مسے (SOFT WARTS) یہ زیادہ تر گردن، چھاتی، کانوں اور آنکھوں کے چھپروں پر نمودار ہوتے ہیں۔ اور بالعموم ایسے لوگوں میں جن کی جلد کافی عرصہ تک خراش و تحریک سے متاثر ہو رہی ہو پیدا ہوتے ہیں

o دقی مسے (TUBERCULOUS WARTS) یہ ایسے مسے ہیں جو ہاتھوں کی جلد میں کسی زخم ہو جانے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں بالخصوص ایسے لوگوں کے ہاتھوں پر جو دق میں مبتلا یا جانوروں کو چھوتے رہتے ہیں مثلاً پیتھالوجسٹ یا قصاب۔

علاج:

کاسٹیکم: بڑے بڑے مسے، دندانے دار جن سے بآسانی خون بہہ نکلے، سخت، خشک کھردرے مسے۔ گوشت والے مسے جو ناخنوں کے نزدیک پیدا ہوں، ناک، بھوؤں، چہرے اور انگلیوں کے سروں پر پرانے مسے" کاسٹیکم کے مسے پر درد اور گردن دار بھی ہو سکتے ہیں۔ چہرے کے مسوں میں بڑی مفید دوا ہے ایسے مسے جو بنیاد سے نرم اور سطح سے کھردرے اور سخت ہوں بہت چھوٹے چھوٹے مسے، بازوؤں، ہاتھوں آنکھ

Scanned with CamScanner

کے چھپروں اور چہرے کے مسے۔
ڈلکامارا: بڑے بڑے، ملائم، چپٹے، گردن دار چہرے پر ہاتھوں انگلیوں کی پشت پر۔
نائٹرک ایسڈ: مسوں میں خارش اور چبھن بھی ہو دندانے دار، آتشکی بہت ابھرے ہوئے گوبی کے پھول کی طرح نیز پرانے بڑے اور سخت مسے گردن دار، نرم جن کی سطحی جلد پتلی ہو اور مرطوب ہو۔ کانٹے کی چبھن محسوس ہو۔ انہیں دھونے پر باآسانی ان سے خون بہہ نکلے جن سے رطوبت رستی رہے ایسے مسے جن سے بو آتی ہے۔
تھوجا: مسے نما ساختیں جسم کے مختلف حصوں پر بالخصوص ہاتھوں اور اعضائے تناسلی پر، چھوٹی سی گردن والے مسے جسم کے بہت سے حصوں پر اعضائے تناسلی پر پنکھا نما مسے۔ مسوں سے پرانے پنیر کی سی بو آئے۔ (ہیپر سلف) حشفہ (سرذکر) غلاف حشفہ اور بازوؤں پر سائیکوسی بدطوبت دار ابھار اور ساختیں۔ عنق رحم پر سائیکوسی مسے باآسانی پھٹ کر ایک سے دو ہو جائیں۔ مسوں میں خارش بھی ہو سکتی ہے اور ان سے خون بھی بہہ سکتا ہے مسے فصل کی مانند بعض اوقات مسوں سے رطوبت رستی ہے۔
کلکیر یا کارب: چھوٹے چھوٹے سخت مسے بڑی تعداد میں جن میں خارش اور ڈنگ لگنے کا احساس ہو جن میں سوزش ہو جائے جو پک جایا کریں۔
سلفر: سخت اور پر درد مسے جن میں ٹپکن ہو۔
مسوں کی اقسام: بھورے رنگ کے مسے: سیپیا
شیو کرنے یا کاٹنے سے خون بہنے لگے: کاسٹیکم، نائیٹرک ایسڈ' سوزاک کی وجہ سے نمودار ہونے والے مسے۔ تھوجا' آتشک: سینا بیرس' سخت مسے: اینٹی مونیم کروڈم'
چھوٹے چھوٹے جیسے پت کے دانے، سلفر کلکیر یا کارب لٹکتے ہوئے جن کی جڑ باریک ہو۔ میڈورنیم، رہس ٹاکس
نرم مسے: نائیٹرک ایسڈ' بدبودار مسے: گریفائیٹس' بڑے حجم دار مسے: ڈلکامارا' خارش

کرنے والے مسے: کالی کارب، نائیٹرک ایسڈ
مخصوص مقامات: جسم کے بائیں حصہ پر: تھوجا' جسم کے دائیں حصہ پر کاسٹیکم
ہاتھوں پر، بوفو، نیٹرم کارب، نیٹرم میور، انا کارڈیم تمام جسم پر، سیپیا، نیٹرم سلف۔
عضو مخصوصہ یا اندام نہانی پر، نائیٹرک ایسڈ، تھوجا، چہرے پر، کلکیریا کارب، ڈلکامارا کالی کارب' ماتھے پر: کاسٹوریم، پپوٹوں پر، کاسٹیکم، سینے پر: کاسٹوریم ،حشفہ پر، ایسڈ فاس، سیانا، ہاتھوں کی پشت پر: زنکم پکریکم ہتھیلی پر: اینا کیلس روٹا: ڈھکن اور درد کے ساتھ مسے چپٹے ملائم، ہتھیلیوں پر۔
سٹیفی سگیریا: انجیر نما مسے خشک، گردن دار، پھول گوبھی کی مانند، پارہ کے غلط استعمال کے بعد۔
سبائنا: انجیر نما مسے جن میں نا قابل برداشت کھجلی اور جلن ہو۔
نیٹرم کارب: ہتھلیوں پر مسے جن کو چھونے سے درد ہو۔
انٹی کروڈ: نرم وملائم مسے۔

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل دوائیں بھی اس عارضہ میں مستعمل ہیں۔
ایسی ٹک ایسڈ، ایمونیم کارب، انٹی ٹارٹ، آرسینک بروم، بریٹا کارب

ناخنوں کے عوارض

اگر ناخنوں کو اُن کی مطلوبہ غذائیت نہ ملے تو ان کی ساخت اور شکل و ہیئت میں تبدیلیاں ہو جاتی ہیں اور ناخنوں کے یہ عوارض عموماً شدید حاد امراض کے بعد نمودار ہوتے ہیں لیکن ناخنوں کے کچھ امراض ایسے بھی ہیں جو براہ راست دیگر اسباب محرکہ کی بدولت پیدا ہوتے ہیں مثلاً کچھ عوارض ایسے ہیں جو پیدائشی طور پر موجود ہوتے ہیں کچھ ناخنوں کی زیریں سطح کے زخمی ہو جانے سے لاحق ہوتے ہیں کچھ جراثیمی تعدیہ یا پھپھوندی کے تعدیہ کی بدولت پیدا ہوتے ہیں۔ اگر یہ عوارض جسم کے دوسرے حاد شدید امراض کے باعث پیدا ہوں تو اصل عارضہ کے درست ہو جانے

Scanned with CamScanner

کے بعد خود بخود ناخنوں کے عوارض بھی ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

ناخنوں میں خستگی یعنی ٹوٹ پھوٹ جانے کی کیفیت تھائیرائیڈ گلینڈ کے سست عمل، کم حرارتی کمی خون (ANEAMIA) یا ناخن پالش کے طویل عرصہ تک کے استعمال سے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ ناخنوں کے چند بڑے عوارض یہ ہیں:

ناخن کی سوزش: ناخنون کی زیریں سطح بہت سے عوارض میں متورم ہو جاتی ہے۔ مثلاً چنبل، ایگزیما، آتشک، وغیرہ ناخن کھردرا ٹوٹا، بے قاعدہ یعنی غیر ہموار، بدرنگ اور بآسانی کئی کئی پرتوں میں پھٹ جانے والا بن جاتا ہے۔

تعری ناخن: یعنی ناخن کا چمچے کا شکل میں بن جانا یہ کیفیت کمی خون کے ساتھ پائی جاتی ہے بالخصوص ادھیڑ عمر کی خواتین میں دارصل عارضہ کے ٹھیک ہو جانے پر ناخنوں کی یہ کیفیت خود ہی درست ہو جاتی ہے۔

ناخنوں کا پھوڑا: اسے اماس انگشت بھی کہتے ہیں۔

ناخنوں کی چوٹ: ناخن پر چوٹ لگ جائے تو بالعموم ناخن کے نیچے خون باریک نالیوں سے نکل کر جم جاتا ہے چنانچہ متاثرہ جگہ پہلے سیاہ ہو جاتی ہے۔ اور پھر ناخن اکھڑ کر گر جاتا ہے اور نیا ناخن پیدا ہو جاتا ہے اور پرانے ناخن کی جگہ نیا ناخن لے لیتا ہے اس عمل میں عموماً چھ ماہ کا عرصہ لگ جاتا ہے۔

ناخن کا گوشت کے اندر گھس جانا: یہ ایک بہت ہی تکلیف دہ عارضہ ہے جو صرف پاؤں کی انگلیوں کے ناخنوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے کئی اسباب ہیں جن میں سے ایک بڑا سبب تنگ جوتوں کا دباؤ، ناخن تراشتے وقت ان کے کناروں کا کاٹنا اور ناخنوں کی دیکھ بھال نہ کرنا ہے۔ یہ عارضہ ایسے بوڑھے لوگوں میں بھی پیدا ہو جاتا ہے جو ہمیشہ بستر پر لیٹے رہتے ہیں۔

علاج: ناخن پالش کا استعمال روک دینا چاہیے۔ اور ناخنوں کے عارضہ کا سبب محرکہ معلوم کر کے اس کا ازالہ کیا جائے۔

Scanned with CamScanner

انٹی کروڈ: ناخنوں کی رنگت خراب ہو جائے اور بدشکل ہو جائیں۔ ناخن تیزی سے نہ بڑھیں پھٹے ہوئے ناخن موٹے ہو جائیں۔ میکانکی چوٹ کے بعد بھی ایسا ہو سکتا ہے ناخنوں کے نیچے کی جلد ذکی الحس۔

گریفائیٹس: ناخن موٹے ہو جائیں، بدشکل ہو جائیں پھٹ جائیں، ٹوٹ جانے والے اور پر درد شکن اور جھریوں والے ناخن۔

ہائی پیریکم: انگلیوں کی چوٹ خصوصاً ناخنوں کی۔

فلورک ایسڈ: ناخن تیزی سے بڑھیں، خستہ یعنی آسانی سے ٹوٹ جانے والے اور پر درد شکن اور جھریوں والے ناخن۔

سیلشیا: ناخنوں میں گہری سوزش، انگلیوں کی گہرائی میں شدید درد، پاؤں کی انگلیوں کے ناخن گوشت کے اندر گھس جائیں۔ پاؤں میں بدبودار پسینہ، ناخنوں پر سفید داغ، کھردرے اور زرد ناخن بھربھرے ناخن۔

تھوجا: ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخن بدشکل، نرم، ٹوٹ جانے والے بدرنگ، پاؤں کی انگلیوں کے ناخن بھربھرے اور بدشکل، ناخنون کا گوشت کے اندر گھس جانا۔

کاسٹیکم: گوشت میں گھس جانے والے ناخن اگر سیلشیا ناکام ہو جائے تو کاسٹیکم استعمال کرائیں۔

میگنیشیس پولس آسٹریلس: ناخن کے اندرونی جانب دکھن اور درد جیسے ناخن گوشت کے اندر گھس گیا ہو۔ ناخن کو چھونے سے درد یا جوتا پہننے پر ناخن پر دباؤ پڑنے سے درد گوشت کے اندر گھس جانے والے ناخن۔

نیٹرم میور: ہاتھوں کی انگلیوں کے اردگرد خشکی اور شگاف، انگلیوں میں بے حسی اور جھنجھناہٹ

ایلومینا: بھربھرے ناخن، قبض، انگلیوں کی جلد خشک، ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخنوں کے نیچے، کترن اور کٹن، ناخنوں پر دھبے۔

Scanned with CamScanner

نائٹرک ایسڈ: سرد نیلے ناخن ۔ سیپیا: ناخنوں کے نیچے درد۔ آرسینک: شگاف زدہ ناخن۔ فاسفورس: ناخنوں کے اردگرد زخم۔ سکیل کار: ناخن سطح سے علیحدہ ہو جائیں اور دانے دار سطح بن جائے۔

مختصر اشارات: ناخن سطح سے علیحدہ ہو جائیں کچی سطح رہ جائے: سکیل کار، ناخن سوکھ جائیں: سیلشیا، ناخن کا نیلا پن: ڈیجی ٹیلس، آ گزیلک ایسڈ، بد شکل، بھر بھرے موٹے: ایلومینا، انٹی کروڈ، آرسینک، کاسٹیکم ڈائسکوریا، فلورک ایسڈ، گریفائٹس، مرکسال، نیٹرم میور، سیبا ڈیلا، سکیل کار، سیپیا، سیلشیا، تھوجا، ایکسرے، ناخنوں کے اردگرد جلدی ابھار: گریفائٹس، سورائنم، ناخن گر جائیں: ہیلی بورس نیٹرم میور، سلفر، ناخن بہت موٹے ہو جائیں: گریفائٹس، ناخن کی جڑ کے اردگرد سوزش: ایلومینا، بیوفو، کلکیر یا سلف، ڈائسکوریا گریفائٹس، ہیپر سلف، نیٹرم سلف۔ ناخن کی نچلی سطح کی سوزش: آرنیکا کیلنڈولا، فلورک ایسڈ، گریفائٹس فاسفورس، سورائنم، سارسپریلا، سیلشیا، گوشت میں گھس جانے والے ناخن: میگنیٹس پوس آسٹریلس، نائٹرک ایسڈ سیلشیا، سٹفی سگریا، ٹیوکریم ناخن، کے اندر جلن دار درد: سارسپریلا، ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخن کے نیچے کترن: ایلومینا، سارسپریلا، سیپا، ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخنوں کے نیچے عصبی درد: بربیریں دلگیرس، ناخنوں میں عصبی درد: ایلومینا، ایلئیم سیپا کالچیکم۔ پاؤں کی انگلیوں کے ناخنوں کے نیچے کھپاج کی موجودگی کی مانند درد: فلورک ایسڈ، پاؤں کی انگلیوں کے ناخن کے نیچے زخم کا سا درد: انٹی کروڈ، گریفائٹس، ٹیوکریم ناخنوں کے اردگرد کی جلد خشک اور شگاف زدہ، گریفائٹس، نیٹرم میور، پیٹرولیم ناخنوں کا نرم پڑ جانا: پلمبم، تھوجا، ناخنوں پر سفید نشان: ایلومینا، نائٹرک ایسڈ سیلشیا، ناخنوں کے زخم: ایلومینا، گریفائٹس، مرک سال، فاسفورس، سورائنم، سینگونیریا، سارسپریلا، سیلشیا، ناخنوں کا زرد ہو جانا: کونیم۔

Scanned with CamScanner

نملہ منطقی (HERPES ZOSTER)

یہ حاد نوعیت کے جلدی ابھار ہوتے ہیں جن میں چھوٹے چھوٹے زرد آبلے ہوتے ہیں جو ایک حصہ جلد پر پھیلے ہوتے ہیں۔ اور بالعموم چھاتی کے نصف پر جسم کے اردگرد ایک منطقہ کی صورت میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات چہرے پر اور بالخصوص بھوؤں اور آنکھوں کے اردگرد نمودار ہوتے ہیں۔

یہ عارضہ ایک وائرس کی بدولت ظاہر ہوتا ہے جو اعصاب کے عقدوں پر حملہ آور ہوتا ہے بالخصوص چھاتی کے نخاعی اعصاب اور پانچوں قحفی عصب جو چہرے کی جانب جاتے ہیں اس وائرس سے متاثر ہوتے ہیں۔

اس عارضہ کی پہلی علامات بالکل ایسی ہی ہوتی ہیں جیسے بخار کا حملہ ہونے پر ہوتی ہیں مریض چند روز تک اپنے آپ کو غیر تندرست محسوس کرتا ہے۔ معمولی سا بخار ہو جاتا ہے اور کسی ایک جانب یا مختلف حصہ جسم میں مبہم سا درد محسوس کرتا ہے بالآخر جسم کی ایک جانب درد ایک جگہ پر مرتکز ہو جاتا ہے اور دو تین دن بعد ابھار نمودار ہو جاتے ہیں۔ پشت پر یا چھاتی پر چھوٹے چھوٹے زرد آبلے نظر آتے ہیں یہ آبلے چند روز تک تعداد میں بڑھتے اور پھیلتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ جسم کے ایک جانب چھاتی کے اردگرد نصف دائرہ بن جاتا ہے اس مرحلہ پر ان میں شدید درد ہوتا ہے لیکن درد عمر کے اعتبار سے درجہ بدرجہ ہوتا ہے مثلاً بچوں میں بہت کم اور بوڑھے لوگوں میں بہت شدید ہوتا ہے یہاں تک کہ بوڑھے لوگوں میں ایک خطرناک مرض ثابت ہوتا ہے ایک دو ہفتے کے بعد بہت سے دانے سوکھ جاتے ہیں۔ اور ان پر کھرنڈ بن جاتے ہیں۔ اور وہ بالآخر گر جاتے ہیں۔ اور نیچے سے حسب سابق صاف ستھری جلد نکل آتی ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ چھوٹے چھوٹے آبلے یا دانے مل کر ایک بڑے آبلے کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسا زخم مشکل سے مندمل ہونے کے بعد ایک نمایاں داغ باقی رہ جاتا ہے جلد عموماً دو تین ہفتوں میں مکمل طور پر تندرست ہو

جاتی ہے لیکن اس کے درد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ بعض اوقات جلدی ابھاروں کے ٹھیک ہو جانے کے باوجود بھی درد ختم نہیں ہو جاتا۔ کئی کئی ہفتے یا مہینوں تک جاری رہتا ہے اسے درد اعصاب بعد از نملہ منطقی (Post Herpetic Neuralgia) کہتے ہیں

علاج: ہر حالت میں متاثرہ حصہ کو روئی کی پٹی باندھ کر گرم رکھیں۔

رہسٹاکس: یہ روز مرہ کی دوا ہے نملہ منطقی جن میں خارش جلن اور جھنجھلاہٹ والا درد ہو۔ یہ دوا بہت سے مریضوں کو شفایاب کر دے گی۔ یا کم از کم علاج کا آغاز اسی دوا سے ہونا چاہیے۔

ویریولائنم: اس مرض کی عام اور روز مرہ کی دوا ہے۔

میزیریم: بوڑھے لوگوں میں، نملہ منطقی جو پسلیوں کے بین بین یا آنکھ کے اوپر والے اعصاب کے ساتھ ساتھ ہوں۔ تیز بجلی کی چمک کی مانند درد۔

آرسینک البم: نملہ منطقی کا مزمن عارضہ جلن اور گولی لگنے کی مانند درد، زیادتی رات کے وقت، خاص طور پر 12 بجے نصف شب سے لے کر 4 بجے علی الصبح تک۔ چھلکے بڑے بڑے اور گہرے ہوتے ہیں جنہیں دور کرنے پر خون نکل آئے تھوڑے تھوڑے پانی کی پیاس تھوڑے تھوڑے وقفے سے۔

رنین کیولس: نملہ منطقی میں جلن، جوں جوں ابھار خشک ہوتے ہیں خارش زیادہ ہوتی چلی جاتی ہے۔ آبلے نیلاہٹ مائل رنگ کے ہوتے ہیں موسم میں درجہ حرارت میں تبدیلی رطوبت موسم میں، کھلی ہوا میں اور حرکت سے زیادتی سردھوا اور چھونے سے ذکی الحس۔

تھوجا: ہر جگہ نملہ منطقی جس کے ساتھ شدید عصبی درد موجود ہو۔

آئرس درسیکالر: سیاہ رنگ کے نملہ منطقی جن میں ابھار اگیزیما نما یا آبلہ دار ہو۔

ڈلکامارا: پک جانے والے نملہ منطقی جو سردی کے باعث یا مرطوب مکانوں میں رہنے کے باعث ہوں۔

Scanned with CamScanner

جلدی امراض کی آزمودہ دوائیں

اکنیشیا: مصفی خون، پھوڑے پھنسیاں، ہومیو پیتھی میں اکنیشیا کو یہ منفرد مقام حاصل ہے کہ اسے اعلیٰ درجہ کی مصفی خون کے طور پر دیگر طریقہائے علاج کے معالجین بھی بکثرت استعمال میں لاتے ہیں، موسمی پھوڑے پھنسیوں کے لئے اکنیشیا مئوثر علاج ہے ایسے پھوڑے جو یکے بعد دیگرے ظاہر ہو کر ایک مقام پر رک جائیں اور اس میں سے نہ تو مواد نکلے اور نہ ہی مندمل ہوں تو ایسے پھوڑوں کے لیے اکنیشیا فوری شفا دینے والی دوا ثابت ہوگی۔

مقتدر ہومیو پیتھیس نے اس دوا کو متذکرہ علامات کے علاوہ اسے مسلسل نکلتے رہنے والے مادہ کو روکنے کے لئے نعمت غیر مترقبہ قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر ویلیے نے لکھا ہے کہ میں نے اپنی پریکٹس میں آج تک کوئی برے سے برا مریض ایسا نہیں دیکھا کہ جس کو اکنیشیا مدر ٹنکچر دس قطرے فی خوراک دن میں چار بار پلانے سے اس تکلیف دہ جلدی عارضے سے نجات نہ مل گئی ہو اگر اسی دوا کو منہ آنے میں اندرونی اور خارجی طور پر استعمال کرایا جائے تو اس کے نتائج ہمیشہ بہتر نکلیں گے۔

اکنیشیا کو پنڈلیوں کے زخم جسم پر لال خشک دانوں کاربنکل اور گنگرین میں بھی بے حد مفید پایا گیا ہے۔

اولینڈریر: رستے ہوئے اگزیما کے لئے اکسیر، سر کی خارش اور جلدی امراض کی اہم دوا ہومیو پیتھک طریق علاج کے بانی ڈاکٹر ہانمن نے اس دوا کا تجربہ کیا اور اپنے شہرہ آفاق میٹریا میڈیکا میں لکھا ہے کہ یہ دوا سر میں خارش کے دانوں میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے چنانچہ سر کی جلد کے عوارض میں جب بھی اس کا استعمال کیا گیا ہمیشہ فائدہ حاصل ہوا۔ اگر سر پر ایسی خارش شروع ہو جائے جیسے جوئیں پڑ جانے سے ہو سکتی ہے۔ سر کھجلانے سے ایسا درد جسے جلد چھل گئی ہو۔ تو اس دوا سے یقینی شفا ہوگی۔ ایک اور اہم علامت یہ ہے کہ سر میں درد کو آنکھیں ایک طرف گھمانے سے افاقہ ہوتا ہے یہ

Scanned with CamScanner

علامت شاید ہی کسی دوسری دوا میں موجود ہو۔اسی طرح اس میں آنکھوں کی دھند ایک طرف آنکھیں گھمانے سے بڑھ جاتی ہے۔ممتاز ڈاکٹروں نے اسے بھینگا پن میں بھی مفید پایا ہے اگر جلد بہت ہی زیادہ ذکی الحس ہو۔خفیف رگڑ یا چھیلن سے جلد دکھنے لگے جسم پر شدید خارش ہو تو اولینڈر یر فوری افاقہ مہیا کرے گا۔یہ اس خارش میں بھی مفید ہے جب خارش کے دانے تر ہوں۔ان سے خون اور رطوبت رستی ہو۔کھرنڈ بن جائیں۔کپڑے اتارنے سے خارش بڑھ جائے اور رات کے وقت جلد پر جلن محسوس ہوتی ہو۔ڈاکٹر بورس نے اس دوا میں جلد کی ذکی الحسی کو سب سے نمایاں علامات قرار دیا ہے۔بلیک ووڈے اسے ایکزیما کی دوا قرار دیا ہے خاص طور پر رستے ہوئی اگزیما میں۔انہوں نے متذکرہ علامات میں اولینڈر یر مدر ٹنکچر ایک تا تین قطرے پانی میں ملا کر ہر چار یا چھ گھنٹہ بعد استعمال کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

ہائیگر وفلا: چھپاکی کی سرتاج دوا ہومیو پیتھی میں ہائیگر وفلا چھپاکی کی اولین دوا شمار کی جاتی ہے۔یہ چھپاکی خواہ ملیریا کے دوران لاحق ہو یا گرمیوں کے موسم میں شروع ہو۔اس دوا سے جلد شفا ملے گی ملیریا میں جب بخار صبح کو شروع ہو اس کے ہمراہ سردی یا پیاس نہ ہو اور بخار کے چڑھنے کے ساتھ ساتھ جسم پر چھپاکی کے سے دانے نکل آئیں اور ان میں سخت چبھن ہو اور ان پر ٹھنڈا پانی لگانے سے افاقہ ہو تو ہائیگر وفلا کے کرشمات کا تجربہ کیجئے۔یہ دوا ان جلدی امراض میں بھی مفید ہے جب گرمی سے تکلیف میں اضافہ، لیکن ٹھنڈک سے افاقہ ہو۔ہائیگر وفلا اعلیٰ درجہ کی مصفی خون بھی تسلیم کی گئی ہے۔

ہائیگر وفلا نیندآور بھی ہے مندرجہ بالا عوارض کے نتیجے میں اسے نامردی اور سیلان الرحم میں بھی کامیاب دوا تسلیم کیا گیا ہے۔چھپاکی میں ہائیگر وفلا مدر ٹنکچر کے پانچ پانچ قطرے پانی میں ملا کر ہر چھ گھنٹہ بعد استعمال کرائیں۔

ہائیڈروکوٹائل: خارش، کھجلی، چنبل، فیل پا اور جذام کی مشہور دوا ہے کھجلی خارش دانے

تانے کے رنگ کے دانے اور آبلے سلی پھوڑے اور جذام کے علاج میں ہائیڈ رو کو ٹائل نے بڑی شہرت حاصل کی ہے۔ اسے چنبل، گول چٹے جن کے کناروں پر بھوسی ہو۔ تلووں میں نا قابل برداشت خارش اور فیل پا کے لئے شاندار نتائج کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ بلیک ووڈ نے ہائیڈ رو کوٹائیل ایک تا 30 قطرے نصف پیالی پانی میں ڈال کر دن میں چار پانچ مرتبہ استعمال کرنے کی سفارش کی ہے۔

تھوجا مسےَ اور گومڑ، ہومیوپیتھی کے موجد ڈاکٹر ہانمن مطب میں بیٹھے تھے کہ ان کے پاس ایک نوجوان مریض نے آ کر یہ شکایت کی کہ اسے پیشاب میں پیپ خارج ہوتی ہے ہانمن نے پوچھا کہ کیا تمھیں سوزاک ہے، اس نے نفی میں جواب دیا، ہانمن نے اس کی علامات لکھ کر اسے تیسرے دن آنے کے لئے کہا جب وہ دوسری مرتبہ ان کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ اب مجھے کوئی تکلیف باقی نہیں رہی۔ جب اس سے استفسار کیا گیا تو اس نے بتایا کہ میں نے ایک روز ایک پیڑ کے چند پتے چبائے تھے جس سے آناً فاناً پیشاب کی علامات رفع ہو گئیں۔ ہانمن نے اس پیڑ کے پتوں سے مدر ٹنکچر تیار کیا اور اس کی آزمائش کے دوران یہ مشاہدہ کیا کہ اس کی علامات سوزاک کی علامات سے مشابہ ہیں، چنانچہ اس وقت سے سوزاک، سوزاکی رسولیوں، مسوں اور گومڑوں کے لیے تھوجا کو نہایت کامیابی سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر ہیئرنگ نے لکھا ہے کہ گومڑ، مہاسے اور گلٹیوں کے لئے تھوجا ایک تیر بہدف دوا ہے۔ ڈاکٹر برنٹ لکھتے ہیں کہ تھوجا آبدار جھلیوں پر واقع گومڑوں کی بہترین دوا ہے ڈاکٹر ڈنجن کا کہنا ہے کہ پیشاب کی نالی کے حاد ورم جب کہ زرد مواد خارج ہو رہا ہو، تھوجا ایک اعلیٰ درجہ کی دوا ہے مسوڑھے یا جبڑے کی ہڈی پر ریشہ دار گومڑ سائیکوس کی ایک بڑی نشانی ہے لہذا ہمیشہ تھوجا سے ہی ٹھیک ہو گی۔ پیشاب کرتے وقت چھیلن، پیشاب کی نالی متورم، پیشاب کی دھاری چری ہوئی اور اخراج زرد، سبزی مائل یا پانی کا سا ہوتا ہے ایسی حالت میں تھوجا مدر ٹنکچر کے 5 تا 20 قطرے دن میں چار بار استعمال کرائے جائیں۔

جیبورنڈی: سفید بال گنجے پن کی اکسیر دوا۔ امریکن انسٹی ٹیوٹ آف ہومیوپیتھی کے رکن اور ہانمن میڈیکل کالج شکاگو کے ڈاکٹر پروفیسر الیگزینڈر ریل بلیک وڈ، ایم ڈی نے اپنے وسیع تجربات کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ جیبورنڈی گنجے پن کی اکسیر دوا ہے اس دوا کے متواتر استعمال سے سفید بال بھی قدرتی طور پر سیاہ ہو جاتے ہیں گنجا پن انسان کی شخصیت کو مسخ کر دیتا ہے اور سفید بال اس میں بڑھاپے کی کیفیت پیدا کر دیتے ہیں گنجا پن اور سفید بالوں کے لئے جیبورنڈی مدر ٹنکچر 10 تا 5 تا 20 قطرے دن میں چار پانچ بار متواتر کچھ عرصہ تک استعمال کریں آپ مصنوعی اور سفید بالوں سے نجات پا جائیں گے۔

ارکیٹم لپا: سر چہرہ اور گردن کے جلدی عوارض گوہانجنی اور بغل کے پھوڑے سر، گردن اور چہرہ کے جلدی امراض جن میں پھنسیاں وکیل وغیرہ بھی شامل ہیں ارکٹیم لپا نہایت مجرب ہے۔ اس کے استعمال سے بغلوں میں بدبودار پسینہ آنا بھی ختم ہو جاتا ہے بلیک دوڈ کے قول کے مطابق جسم پر بدبودار تر دانے جن پر مٹیالے رنگ کے کھرنڈ جم جائیں اور اس کے ساتھ ساتھ اگر غدود بھی متورم ہو جائیں تو یہ دوا ایک غیر مترقبہ نعمت کے طور پر کام کرے گی اس دوا کو اس وقت خاص طور پر یاد رکھنا چاہیے جب بغل میں غدود پک جائیں یہ دوا سر کے اگزیما میں انتہائی مفید ہے خصوصاً جب اس میں مٹیالے رنگ کے کھرنڈ بن جائیں۔ یہ آنکھوں میں گوہانجنی نکلنے کے لئے بھی خاص طور پر مفید ہے۔ مستورات میں رحم سے متعلقہ علامات' کھڑے ہونے، چلنے سے غلط قدم پڑنے سے اور یکا یک جھٹکے سے بڑھ جاتی ہے۔ چہرے پر گروہ در گروہ پھنسیاں نکلنے اور اسی طرح آنکھوں کی گوہانجنی کے لئے اس کا استعمال یقینی طور پر شفا دے گا۔
ارکیٹیم لپا مدر ٹنکچر 5 تا 10 قطرے چار بار استعمال کریں۔

سوریلیا: برص، چنبل، پھلبہری اور کوڑھ۔ سورلیا سے برص کے ایسے تمام داغ جن سے جلد کا رنگ سفید ہو جاتا ہے صاف ہو جاتے ہیں۔ سورلیا مدر ٹنکچر کے استعمال سے جلد کا

رنگ معمول پر آجاتا ہے دوا کے خارجی استعمال کے بعد جلد کو ننگا اور دھوپ میں نہیں رکھنا چاہیے۔ سورلیا کو کوڑھ کش کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اس کے اندرونی استعمال سے کوڑھ ایسا خبیث مرض بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح چنبل اور پھلبہری میں بھی اس کا استعمال شاندار نتائج کا حامل رہا ہے۔ کوڑھ کے لئے سورلیا مدر ٹنکچر کے تین قطرے پانی میں ملا کر ہر چار گھنٹہ بعد استعمال کریں۔

حمرۃ الجلد۔احمرار (ERYTHEMA)

حمرۃ الجلد کے معنی ہیں جلد کی سرخی چنانچہ اس سے مراد جلد کی ایسی کیفیت ہے جس میں جلد کا کچھ حصہ اجتماع خون کے باعث اور پھر اس جگہ پر سرخ جلدی ابھار نمودار ہو جاتے ہیں ان ابھاروں میں جھنجھناہٹ اور اکثر خارش و درد بھی پایا جاتا ہے۔ اس کا ایک سبب گرمی ہے مثلاً تیز دھوپ میں کافی وقت تک جلد کا ننگا رہنا یا باورچیوں اور لوہاروں کا تیز شعلہ زن آگ کے سامنے چہرے، ہاتھوں اور ٹانگوں کا ننگا رہنا ایک قسم ایسی بھی ہے جس میں یہ کیفیت ٹھنڈ لگنے سے پیدا ہوتی ہے ایک تیسری قسم جو بالعموم ٹانگوں کے سامنے حصہ پر سوجن کی صورت میں اکثر ایک انچ کے پھیلاؤ میں ظاہر ہوتی ہے اس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کیفیت وجع المفاصل یا تپ دق کی نشانی ہوتی ہے شیر خوار بچوں میں جو بدہضمی واسہال کی وجہ سے بیمار ہوں احمرار کی ایک شکل جو تپ سرخ کے ابھاروں سے ملتی جلتی ہے تمام جسم پر نمودار ہو جاتی ہے بالغ افراد بھی خاص طور پر موسم بہار خزاں میں غالباً غذائی بے اعتدالیوں کے باعث اس مرض کی ایک شدید صورت میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان لوگوں میں یہ عارضہ ہاتھوں پر سرخ دانوں کی صورت میں شروع ہوتا ہے اور پھیلتے پھیلتے اوپر بازوؤں تک اور پورے جسم میں پھیل جاتا ہے جس سے آبلے اور دانے بن جاتے ہیں اور یہاں تک کہ بڑے بڑے پیپ بھرے چھالے بن جاتے ہیں۔

ادویات: بیلاڈونا: سادہ احمرار

میزیریم: بوڑھے لوگوں میں احمرار دوران خون کی بندش کی وجہ سے

رہس ٹاکس: احمرار کے ساتھ سخت ریاحی درد

ایکونائٹ: اگر احمرار کے ساتھ بخار ہو۔

ان کے علاوہ ، فیرم فاس6، انٹیم کروڈ، ایپس، آرنیکا، آرسینک، چائنا آرس، نیٹرم کارب، رہس وینی ناٹا، انٹی پائیرین، بیوفو، وغیرہ

قراع (FAVUS)

یہ داد(RING WORM) کی ایک قسم جس کی شکل شہد کے چھتے سے ملتی جلتی ہے اس لئے اس کو شہد یہ بھی کہتے ہیں، کھرنڈ اور سخت چھلکے کو نرم کر کے اتار دینا چاہیے۔ پتلے دبلے کمزور بچوں میں کاڈلیور آئل ضرور استعمال کرنا چاہیے۔ خوردنی طور پر بطور دوا سیپیا استعمال کریں اگر متاثرہ حصہ سے انتہائی گندی بدبو آتی ہو تو میڈورنیم200 ہر ہفتہ یا پندرہ روز کے بعد ایک خوراک دیں۔

آتشکی آبلے

یہ آتشکی نوعیت کی مسہ نما ساختیں ہوتی ہیں جو بالعموم مقعد کے مقام پر پائی جاتی ہیں

علاج: 30 طاقت میں دن میں تین خوراک روزانہ دیں اور تھوجا مدر ٹنکچر صبح شام مقامی طور پر لگایا کریں۔

تھوجا: مقعد کے قریب آتشکی آبلے۔

یوفریزیا: انجیر نما مسے اور آتشکی آبلے، 30 طاقت خوردنی طور پر دیں اور مدر ٹنکچر مقامی طور پر استعمال کریں۔

نائٹرک ایسڈ: پھول گوبھی کی مانند آتشکی آبلے جن سے بآسانی خون بہہ نکلے!

میڈورنیم200: کی ایک خوراک ہر ہفتے دیں۔

علاوہ ازیں کلکیریا کارب، سنابیرس، لائیکوپوڈیم، کالی آئیوڈائنڈ، مرک

Scanned with CamScanner

کار، مرک سال، سیرم سلف، فاسفورس ایسڈ، سیپیا، سیلیشیا اور سٹفی سگیر یا بھی حسب علامات وحالات استعمال کرائی جا سکتی ہیں۔

چیچک کے حفاظتی ٹیکہ کے بداثرات

چیچک کا حفاظتی ٹیکہ لگانے (VACCINATION) کے بعد عموماً کئی قسم کے عوارض جو مزمن نوعیت کے ہوتے ہیں لاحق ہو جایا کرتے ہیں مثلاً اسہال، غدودوں کی تکالیف ضدی جلدی عوارض، عصبی درد، کھانسی، بدہضمی قبض وغیرہ لہذا اگر چیچک کا حفاظتی ٹیکہ لگنے کے بعد کوئی مرض لاحق ہو جائے۔ اور عام دواؤں سے وہ ٹھیک نہ ہو رہا ہو تو ٹیکہ کے اثرات کو زائل کرنا ضروری ہو جایا کرتا ہے بلکہ صرف اس ٹیکہ کے اثرات زائل کر دینے سے ہی وہ ضدی مرض از خود رفع ہو جاتا ہے جو پہلے ٹھیک نہ ہو رہا تھا۔

ٹیکہ کے بداثرات کا علاج:

سب سے اہم دوائیں انٹی مونیم ٹارٹ سیلیشیا اور تھوجا ہیں۔ دوسری دوائیں ایپس، کروٹیلس میزیریم، سلفر اور ٹیوبرکولینم ہیں۔

تھوجا: چیچک کا حفاظتی ٹیکہ لگنے کے بعد پیدا شدہ امراض کی اکثریت تھوجا سے شفا پذیر ہو جاتی ہے مثلاً بے خوابی، کالی کھانسی، اسہال درد سر، آنکھوں کے عوارض، دمہ، بدہضمی، قبض عصبی درد دماغی کمزوری وغیرہ وغیرہ۔

سیلیشیا: بغل میں پھوڑا، بخار، کمر کا درد، اور سر بازوؤں پر سوجن وسوزش آنکھوں کا دکھنا، پھوڑے، تشنج، دبلا پن، اسہال وغیرہ عوارض اگر چیچک کا ٹیکہ لگنے کے بعد پیدا ہو جائیں تو سیلیشیا بھی بڑی مفید اور کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

کروٹیلس: آبلہ دار ابھار، خونی کی سمیتی وعفونتی کیفیات یرقان۔

میزیریم: خارش کے سے ابھار، بچے میں بے خوابی وغیرہ۔

ٹیوبرکولینم: تپ دق کا ابتدائی درجہ۔

Scanned with CamScanner

پھوڑے، پھنسیاں اور کاربنکل

مقامی طور پر کسی حصہ بدن کی سوزش جہاں بالآخر پیپ جمع ہو جائے پھوڑا کہلاتی ہے اس جلدی مرض کے کئی ایک اسباب ہیں۔ یوں تو جسم کو لاحق ہونے والے تمام عوارض یا ثانوی اسباب، موخر الذکر اسباب ایسے ہیں جو پس منظر میں رہ کر جسم کے اندر ایسی کیفیت و استعداد پیدا کر دیتے ہیں کہ معمولی سی تحریک مرضیاتی کیفیت کا سبب بن جاتی ہے۔

مندرجہ بالا رجحان و استعداد رکھنے والے مریضوں کے متاثرہ نسائج میں پیپ پیدا کر دینے والے جرثوموں کی چھوت امراض جلد کا سبب بن جاتی ہے۔ اور یہ جرثومے سبب محرکہ ثابت ہوتے ہیں۔ ہمارے مکتب فکر کے نزدیک مزاجی اسباب زیادہ اہم ہیں کیونکہ جب تک بنیادی یا مزاجی اعتبار سے کوئی خرابی جسمانی نظام میں موجود نہ ہو پیپ پیدا کرنے والے جراثیم نسائج میں داخل ہو کر پھوڑے پھنسیاں پیدا نہیں کر سکتے۔ زندہ خلیوں کے اندر موجود قدرتی اجزاء عناصر حملہ آور جراثیم کو تباہ و برباد کر دینے کے لیے کافی ہوتے ہیں۔

ایسے نسائج جن کی قوت مدافعت کمزور ہوتی ہے ان میں بعض معدنی نمکیات کی کمی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ حالت صحت میں ان نمکیات کا توازن بدن میں ہمیشہ ایک سطح پر برقرار رہتا ہے مثال کے طور پر کالی میور کو لیجئے اس غیر نامیاتی نمک کے سالمات بعض نامیاتی مادوں (جو ایلبیو ن نما ہوتے ہیں) کے ساتھ مل کر فلیبو ین بناتے ہیں اور پھر یہ فلیبو ین جسم کے مختلف حصوں میں جہاں اس کی ضرورت ہے جمع ہو جاتی ہے فلیبو ین کے نامیاتی اجزاء کی کمی عملاً کبھی واقع نہیں ہوتی، کیونکہ دیگر نامیاتی کے ساتھ روغن، شکر اور ایلبیو ین کے توسط سے فلیبو ین کی ضروریات پوری ہوتی رہتی ہیں لیکن غیر نامیاتی اجزاء کی بہم رسانی عموماً ناقص اور ادھوری رہتی ہے کیونکہ غذا کی تیاری کے جدید طریقوں میں ان اجزاء کو ضائع کر دیا جاتا ہے چنانچہ جسم انسانی کو ان

Scanned with CamScanner

نمکیات کی مناسب مقدار بہم نہیں پہنچتی، بدہضمی اور غذا کے جز بدن نہ بننے کے عوارض میں ان اجزاء کی بہم رسانی متاثر ہوتی ہے چنانچہ اگر کالی میور کا توازن بگڑ جائے تو ان نامیاتی مادوں سے استفادہ ناممکن ہو جاتا ہے جن سے فلیبو ین بنتی ہے چنانچہ اب یہ نامیاتی مادے غیر مفید و غیر موثر ہو جاتے ہیں اور جسم انسانی میں ان کی موجودگی بے مقصد ہوتی ہے۔ بنابریں اب غدودوں اور جلد کے راستہ انہیں خارج کرنے کی کوشش شروع ہوتی ہے اگر یہ مادے کسی جگہ زیادہ مقدار میں جمع ہو جائیں تو اس مقام پر جرثوموں کے پھیلنے کے لیے مناسب و موزوں ماحول پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ اگر یہاں پر پیپ پیدا کرنے والے جراثیم پہنچ جائیں تو وہاں پھوڑا بن جاتا ہے۔

پھوڑے کئی اقسام کے ہوتے ہیں یہ تقسیم، مقام ماوف، قسم جراثیم اور نوعیت نسائج پر منحصر ہوتی ہے پھوڑے کی ایک عام قسم وہ ہے جو صرف جلد تک محدود ہوتی ہے اسے پھنسی کہتے ہیں ان پھنسیوں کا عموماً یہ رجحان ہوتا ہے کہ بار بار فصل کی مانند نکلتی اور مندمل ہوتی رہتی ہیں۔ اگر مرض کا اثر زیادہ گہرائی تک چلا جائے اور سطح پر پیپ کے اخراج کے لئے متعدد منہ بن جائیں تو اسے کاربنکل یعنی شب چراغ کہتے ہیں۔ دیگر سطحی پھوڑوں میں لمفادی غدود متاثر ہو جاتے ہیں ان کا باعث یہ ہوتا ہے کہ متاثرہ مقامات مثلاً لوزتین وغیرہ سے جذب شدہ مادے غدودوں میں سوزش و پیپ کی پیدائش کا سبب بن جاتے ہیں اسی طرح بغلوں اور کنج ران میں بھی بازوؤں اور ٹانگوں کے پھوڑوں کے باعث غدود متورم ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات پک بھی جاتے ہیں۔ دودھ پلانے والی مستورات میں پستانوں کا پھوڑا بن جانے کا بڑا رجحان پایا جاتا ہے اگر پستان کی بھٹنی ذرا سی چھل جائے تو اس کے ذریعہ تعدیہ اندر داخل ہو جاتا ہے۔ جسم کے داخلی حصوں میں پھوڑے کا سبب دوران خون یا لمفادی نالیوں کے ذریعہ پہنچنے والا تعدیہ ہوتا ہے۔ پھوڑے میں سب سے پہلے مقامی طور پر سوزش پیدا ہوتی ہے۔ مقام ماؤف پر گرمی، سرخی اور ورم پایا جاتا ہے۔ یہ عمل جاری رہتا ہے حتی

Scanned with CamScanner

کہ پیپ بن جاتی ہے تب سوجن نرم پڑ جاتی ہے اور بالآخر اس کا کوئی منہ بن جاتا ہے اور خود بخود سطح کی جانب پھٹ جاتا ہے۔

علاج: اگر پھوڑے کے بالکل ابتدائی درجہ میں مناسب و مظہر خلیاتی نمک دے دیا جائے تو پیپ بننے، پکنے اور پھٹنے کی نوبت آنے سے پہلے ہی شفا کارانہ عمل شروع ہو جاتا ہے اور پھوڑا اپنی ابتدائی شکل میں ٹھیک ہو جاتا ہے' اگر پکنے کا عمل شروع ہو چکا ہو تو سرعت کے ساتھ آخری مدارج میں پہنچ کر ٹھیک ہو جاتا ہے جب پھنسیاں بار بار نکلتی ہوں تو مناسب نمک کے استعمال سے ان کا یہ رجحان ختم ہو جاتا ہے۔

فیرم فاس: ابتدائی یعنی سوزش درجہ میں خواہ پھوڑا ہو پھنسی ہو السبھری ہو یا کاربنکل، حدت درد، اجتماع خون اور بخار اگر شروع شروع میں اس دوا کا کالی میور کے ساتھ باری باری سے دیا جائے تو پکنے کی نوبت نہیں آئے گی۔ آدھے آدھے یا ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ سے دیں۔

کالی میور: پھوڑے پھنسی وغیرہ کے دوسرے درجہ میں جب ورم ہو مگر ابھی پیپ نہ بنی ہو تو کالی میور دینی چاہیے۔ اگر فیرم فاس کے ساتھ باری باری سے مسلسل دی جائے تو ورم وسوزش معدوم ہو جائے گی اور پیپ نہیں بنے گی۔ یہ ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ سے استعمال کی جاتی ہے۔

سیلشیا: کالی میور کے استعمال کے بعد جب پیپ بننا شروع ہو جائے تو سیلشیا دیں۔ یہ دوا پکنے کے عمل میں مدد دیتی ہے پھوڑا جلدی پک جاتا ہے اور بغیر کسی جراحتی تدبیر کے خود بخود پھٹ جاتا ہے پھوڑا پھٹ جائے تو جب تک مواد ختم نہ ہو یہ دوا دیتے رہیں۔ روزانہ چار پانچ مرتبہ دیں۔

کلکیر یا سلف: سلیشیا کے استعمال کے بعد اور جب مواد ختم ہو جائے یا مواد مسلسل بہتا رہے اور ایسی کیفیت پیدا ہو جائے کہ زخم مندمل ہونے کی طرف مائل نہ ہو تو کلکیر یا سلف اس وقت تک دیں جب تک کہ زخم اچھی طرح مندمل نہ ہو جائے۔

Scanned with CamScanner

سلیشیا: جب پکنا ناگزیر معلوم ہو یا جب مواد بدبودار پتلا اور پانی کا سانا سور نما سوراخ بن جائیں اور جو بہت آہستگی سے مندمل ہو رہے ہوں جب پکنے کا عمل مسلسل جاری رہے اور پھوڑا مندمل ہوتا نظر ہی نہ آئے۔ سلیشیا کے استعمال کے بعد پکنے کا عمل درستی کی طرف مائل جو جاتا ہے پیپ بے ضرر بن جاتی ہے اور انگور بدھنا شروع ہو جاتا ہے جونہی یہ صحت مندانہ عمل واقع ہونے لگے دوا کا استعمال روک دینا چاہیے اور اس جگہ کوئی دوسری دوا غالباً فلورک ایسڈ دینی چاہیے۔ سیلشیا کے مرض کو گرمی بہت بہت اچھی لگتی ہے۔

سلفر: ضدی اور نہ درست ہونے والے پھوڑے جب ان میں بمقدار کثیر مواد خارج ہوا کرتا ہو۔ مریض دبلا پتلا ہو گیا ہو ہلکا ہلکا بخار رہتا ہو مرض بار بار عود کر آتا ہو خنازیری مزاج مریض جنہیں اکثر پھنسیاں نکلتی رہتی ہوں سورائی رجحان پتلے دبلے مریض جو جھک کر چلیں پیپ تیزابی اور خراش دار ہوتی ہے۔

کیمومیلا: اگرچہ یہ پھوڑوں کی دوا نہیں ہے مگر پیپ بنانے میں اور پھوڑے کے پکانے میں بڑی کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ خاص طور پر پرانے پھوڑوں میں جب ہیپر سلف ناکام ہو جائے نیز یہ دوا دردوں کو قابل برداشت بنا دیتی ہے۔

کلکیر یا سلف: پھوڑوں میں دوا اس وقت مفید ہے جب پیپ بننے اور پکنے کا عمل ختم ہونے میں ہی نہ آ رہا ہو اور غیر یقینی طور پر تسلسل وطول پکڑ جاتے پیپ کا موجود ہونا اور اس کی نکاسی کا راستہ بھی موجود ہونا اس دوا کی اہم ترین علامت ہے۔

کاربوویج: طویل عرصہ تک جاری رہنے والا پکنے اور پیپ پڑنے اور بننے کا عمل جس کے ساتھ دقی بخار رہنے لگے۔

آرنیکا: جب پھوڑے یا پھنسیاں پکتی نہ ہوں بلکہ مرجھا جاتی ہوں اور دوسری نکل آتی ہوں آرنیکا پھوڑے کو پکا کر پیپ خارج کر کے اس کو مندمل کر دے گی بہت دکھنے والی پھنسیاں ایک فصل کی صورت میں نیز دموی پھنسیاں جو بہت درد کریں۔

Scanned with CamScanner

ایکی نیشیا: پیپ پڑ جانے کے عمل میں خاص طور پر جب سمیت الدم کی کیفیت پیدا ہو جائے ایکی نیشیا بہت کارگر ثابت ہوتی ہے۔

نائٹرک ایسڈ: غدودوں کے پک جانے کی کیفیت کے لئے نائٹرک ایسڈ بہت عمدہ دوا ہے خاص طور پر کنج ران اور بغل کے غدودوں میں آتشکی مریضوں میں یا پیپ بدبودار ہو۔ خراش دار ہو اور میلی، سبزی مائل زرد رنگ کی ہو۔

کلکیر یا کارب کلکیر یا آئیوڈ آئیڈ: خنازیری نوعیت کے پھوڑے جو خاص طور پر گردن کے غدودوں میں ہوں۔

ایسافوئٹیڈ کیلنڈولا: ضرب و چوٹ کے نتیجہ میں زخم اور ان کا پک جانا۔ کیلنڈولا کی پیپ گاڑھی اور زرد ہوتی ہے اور اس کے ساتھ فعال سوزش موجود نہیں ہوتی۔

ہیپر سلف+سیلشیا کلکیر یا کارب اور گریفائٹس: ان دواؤں میں یہ علامت پائی جاتی ہے کہ معمولی سی رگڑ اور خراش بھی پک جایا کرتی ہے۔

کالی آئیوڈائیڈ: آتشکی یا خنازیری مزاج مریضوں میں پھوڑے۔

پائیروجن: جب بار بار پھوڑے نکلنے کا رجحان پایا جاتا ہو تو پائیرجن کے استعمال سے یہ رجحان ختم ہو جاتا ہے یہ دوا پورے نظام جسمانی کی صفائی کر دیتی ہے اور آئندہ کے لئے پھوڑے نکلنے کی عادت کو بھی روک دیتی ہے۔

سورائی سز (PSORIASIS)

یہ ایک جلدی مرض ہے جو کہ چھوت دار نہیں ہے عموماً خاندانوں میں ایک دو افراد میں یہ مرض موجود ہوتا ہے امریکہ میں ایک سروے کے مطابق ایک سو افراد میں سے دو افراد میں یہ مرض موجود تھا 30 سے 40 لاکھ کے قریب امریکی اس مرض میں مبتلا ہیں اور جن میں ڈیڑھ لاکھ مریضوں کا ہر سال اضافہ ہو جاتا ہے پاکستان میں بھی اس مرض سے متاثرہ افراد کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ سورائی سز کا لفظ قدیم یونانی زبان سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ''خارش،، ہے اس مرض میں جلد کے بننے کا عمل بہت تیز

Scanned with CamScanner

ہو جاتا ہے اور جلد کے خلیے تقسیم در تقسیم ہو کر چھلکوں کی صورت میں بیرونی طور پر نمودار ہونا شروع ہو جاتے ہیں اس مرض میں جلد سرخ ہو جاتی ہے اور سرخی والے مقام پر چاندی نما گول گول سے سکے بننا شروع ہو جاتے ہیں جو کہ زیادہ تر سر کی جلد کہنیوں، گھٹنوں، اور کمر کے نچلے حصوں پر نمودار ہوتے ہیں۔

کچھ افراد میں سوارئی سز بہت معمولی نوعیت کا ہوتا ہے اور اس میں مبتلا مریض کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ اس سے متاثر ہے اور اسی طرح کچھ افراد ہیں اس شدت کا یہ مرض پایا جاتا ہے کہ ان پر کوئی علاج کارگر ثابت ہی نہیں ہوتا۔ اور یہ اتنی شدت، اختیار کر جاتا ہے کہ پوری جلد اس میں مبتلا ہو جاتی ہے لیکن خوش قسمتی سے اتنی شدت بہت کم پائی جاتی ہے اور ایسے بہت سے طریق علاج موجود ہیں کہ شدید طور پر متاثر مریض بھی علاج سے بیماری پر قابو پا لیتا ہے۔

سورائی سز کیوں ہوتا ہے؟

اس بیماری کی اصل وجہ کا ابھی تک علم نہیں ہو سکا۔ اس پر تحقیق کرنے والے سائنسدانوں کے مطابق جلد کے حیاتیاتی فعل میں بگاڑ سے جلدی خلیات 27 سے 30 دن کے اندر تبدیل ہو جاتے ہیں یعنی اپنی طبعی حیات پر پہنچ کر مکمل ہو جاتے ہیں جبکہ سورائی سز کے مریض کے اندر یہی عمل تین سے چار دن کے اندر مکمل ہو جاتا ہے۔ لوگوں کو اکثر اس تجربہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ ان کو اس مرض کا پہلا حملہ کسی چوٹ۔ رگڑ۔ خراش۔ زخم یا سورج کی شعاعوں سے جلنے کے بعد ہوا۔ بعض اوقات جسم میں موجود کسی مخفی انفیکشن جیسے گلے کے غدودوں (ٹانسلز) کی سوزش اور کچھ ادویات بھی ایسی ہیں جن سے اچانک یہ مرض نمودار ہو جاتا ہے۔ کوئی بھی ایسی مخصوص غذا نہیں ہے کہ جس کے استعمال سے یہ مرض پیدا ہوتا ہو یا وہ اس مرض سے محفوظ رکھے۔ ایسے مریض جو ٹھنڈی آب وہوا میں رہتے ہیں ان کی جلد میں خشکی اور مناسب سورج کی روشنی نہ ملنے کی وجہ سے خصوصاً سردیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

سورائی سز کی کتنی اقسام ہیں؟

سورائی سز کی مختلف اقسام ہیں۔ جن میں ان کی شدت وقوع مدت، مقام مرض اور شکل اور چھلکوں کے بننے کے انداز سے فرق کیا جاتا ہے اور اس کے مطابق علاج کیا جاتا ہے۔

سب سے زیادہ پائی جانے والی قسم میں سورائی سز کی ابتدا ایک چھوٹے سے جلدی ابھار سے ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ بڑھتا چلا جاتا ہے اور اس پر چاندی نما بے قاعدہ قطعہ نمودار ہو جاتا ہے۔ اور اس کے اوپر سے چھلکے آسانی سے اترنا شروع ہو جاتے ہیں یہ چھلکے نچلی جلد سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے انہیں اتارنے سے اکثر خون نکلنے لگ پڑتا ہے۔ یہ چھوٹا سا جلدی ابھار بعض اوقات بڑھتے بڑھتے ایک بڑے سے قطعہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بعض اوقات یہ ایک ایسے گول سکہ کی مانند بھی نظر آتا ہے کہ جو درمیان سے صاف ہو یا ایک ایسا سکہ جو مچھلی کی جلد کی مانند کھردرا سا ہو۔

کہنیاں، گھٹنے، چڈے، بازو، ٹانگیں، سر کی جلد اور ناخن عام طور پر اس بیماری سے متاثر ہوتے ہیں۔ سورائی سز عموماً جسم کے دونوں طرف کے ایک جیسے مقامات پر پایا جاتا ہے۔

جب ناخن اس بیماری سے متاثر ہوتے ہیں تو ان کی سطح پر چھوٹے چھوٹے سوراخ بن جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد ناخن موٹا ہونا اور بھر بھرانا شروع ہو جاتے ہیں۔ سورائی سز سے متاثرہ ناخنوں کا علاج کافی مشکل ہوتا ہے سورائی سز کی ایک اور قسم (Inverse psoriasis) کہلاتی ہے۔ یہ بغلوں میں چھاتیوں کے نیچے جوڑوں کے درمیان۔ چڈوں میں پاخانے والی جگہ کے ارد گرد اور پوشیدہ اعضاء کے ارد گرد پائی جاتی ہے۔

سورائی سز کی ایک قسم جسے (Guttate Psoriasis) کہتے ہیں۔ اس سے بچے اور نوجوان زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ یہ عموماً گلے کی سوزش کے بعد نمودار ہوتی

Scanned with CamScanner

ہے۔ یہ سورائی سز کبھی کبھار کچھ ہفتوں یا ماہ بعد خود بخود بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔

سورائی سز میں پانچ فیصد مریضوں میں جوڑوں میں درد بھی پایا جاتا ہے۔ کچھ افراد میں بہت شدید ہوتا ہے اس میں اس وقت کمی آتی ہے جب جلد میں کچھ آرام محسوس ہوتا ہے۔ ایسی بہت سی ادویات موجود ہیں جو ایسے مریض کی دردوں کو افاقہ دیتی ہیں۔ جب جلد کا مکمل معائنہ کرتے ہیں اور مریض کی سر کی جلد اور ناخن کا مطالعہ کرنے سے اس مرض کی فوراً تشخیص ہو جاتی ہے۔ شاذ و نادر ہی ضرورت پڑتی ہے کہ مریض کی جلد کا ٹکڑا لے کر اس کی بائی اوپسی کروائی جائے تا کہ معلوم ہو کہ کون سا جلدی مرض ہے۔

سورائی سز کا علاج کیسے ممکن ہے؟: اس کا درست علاج صرف ماہر جلد ہی کر سکتا ہے جو کہ مریض کی مجموعی صحت۔ عمر رہن سہن اور مرض کی شدت کی نوعیت کو سامنے رکھ کر اس کی دوا تجویز کریگا۔ سورائی سز کی مختلف اقسام کے علاج کے لئے ڈاکٹر کے پاس بار بار جانا پڑتا ہے۔ تب ہی ڈاکٹر اس مرض کو کنٹرول کر سکتا ہے۔

طریق علاج کی اقسام:

سورائی سز کے علاج میں ڈاکٹر کے سامنے سب سے اہم مقصد یا منزل یہ ہوتی ہے کہ مریض کی تکلیف کی شدت کو کم کیا جائے اور اس کی جلد میں بننے والے چھلکے جو کہ بار بار اور تیزی سے نمودار ہوتے ہیں ان کو صاف کرنا بھی ضروری ہے۔ اس سلسلے میں مختلف نمی اور نرمی پیدا کرنے والی کریمیں اور لوشن بازار میں دستیاب ہیں۔ جو کہ مریض کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور خارش کی شدت اور سرخی بھی کم ہو جاتی ہے۔ امریکہ میں 95 فیصد مریضوں کو سورج کی شعاعوں سے غسل کرنے سے افاقہ ہوتا ہے۔ لیکن انہیں یہ احتیاط کرنا پڑتی ہے کہ کہیں ان کی جلد سورج کی شعاعوں سے جل نہ جائے۔ جن علاقوں میں سورج کی شعاعیں وافر مقدار میں نہیں ملتیں وہاں م مصنوعی شعاعوں سے ڈاکٹروں کے کلینک اور ہسپتال کے جلدی امراض کے شعبوں

Scanned with CamScanner

میں علاج کیا جاتا ہے۔ جہاں شدید کیسوں میں کھانے والی ادویات بھی ساتھ ہی جاتی ہیں۔ مختلف طاقتوں کی کارٹی زون کریمیں بہت فائدہ مند ہیں لیکن ان کا استعمال صرف وقتی طور پر اور ڈاکٹر کے مشورہ سے کرنا چاہئے چونکہ سورائی سز کا علاج کافی مدت تک کرنا پڑتا ہے۔ لہذا اتنی دیر کارٹی زون استعمال کرنا خطرناک ہے۔

جسم کے بہت حساس جگہوں پر جیسے چہرہ چڈے اور جائے مخصوصہ پر ہمیشہ ہلکی قسم کا کارٹی زون مرہم کا استعمال کیا جاتا ہے امریکہ میں ہائیڈرو کارٹی زون بغیر ڈاکٹر کے نسخہ کے مل جاتی ہے۔ اسے استعمال کیا جاتا ہے۔(Hydrocortisone) سر کی جلد، کہنیاں، گھٹنے، ہتھیلیاں اور پاؤں کے تلووں پر ہمیشہ طاقتور سٹیرائیڈ کریم استعمال کی جاتی ہے۔ چونکہ یہاں جلد مضبوط اور موٹی ہوتی ہے۔ اور کم طاقت کی دوا اثر انداز نہیں ہوتی ان ادویات کے ضمنی اثرات بہت زیادہ ہوتے ہیں اس لئے ان کے استعمال کے دوران ڈاکٹر سے مسلسل رابطہ ضروری ہے۔ ان کے سائیڈ ایفیکٹس میں جلد کا باریک ہو جانا خون کی رگوں کا پھیل جانا۔ جلد پر نیل پڑ جانا اور جلد کی رنگت کا تبدیل ہو جانا شامل ہیں۔ ایلو پیتھک طریق علاج میں زیر جلد کارٹی زون انجکشن بھی ان مقامات پر لگائے جاتے ہیں۔ جہاں آرام نہ آ رہا ہو اور انہیں بھی مقررہ مقدار میں بہت احتیاط سے استعمال کیا جاتا ہے اس مرض کے لئے سب سے بہتر اور محفوظ علاج ہومیو پیتھک ہے جس میں کھانے اور لگانے والی ادویات کی مدد سے یہ مرض ختم ہو جاتا ہے۔

گومڑی (SEBACEOUS CYSTS)

یہ جلد میں چھوٹی چھوٹی دو بیر نما رسولیاں ہوتی ہے جو چکنائی پیدا کرنے والے غدودوں کے خارجی راستوں میں رکاوٹ پڑ جانے کے باعث چکنائی دار مواد کے جمع ہو جانے سے بنتی ہیں جو اکثر بہت بڑی بڑی بھی ہوتی ہیں مگر سوائے اس کے کہ بدنمائی اور غیر ضروری موجودگی کے یا اس کے بعض اوقات ان پر ٹوپی کا دباؤ پڑے

رہنے کے باعث ان میں سوزش ہو جاتی ہے یا بعض اوقات دباؤ کے باعث ان میں سے مواد بھی رِسنے لگ جاتا ہے اور کوئی خاص تکلیف نہیں دیتیں۔

علاج: انہیں بذریعہ سرجری میں نکالا جاسکتا ہے اور مندرجہ ذیل ادویات بھی حسب علامات دینے سے موثر ثابت ہو سکتی ہیں:

بریٹا کارب: سر کی جلد حساس اور چھلکے دار۔

کونیم: بار بار بن جانے والی گومڑیاں۔

ہیپر سلف: پک جانے والی گومڑیاں۔

بنیز وک ایسڈ: پیشاب تیز بو والا اور جوڑوں کے امراض کا رجحان رکھنے والے مریضوں میں گومڑیاں۔ مقامی طور پر بنیز وک ایسڈ کی مرہم استعمال کریں۔

انگور۔خلبہ (KELOID)

یہ جلد کے اوپر پیدا ہونے والی رسولیاں ہیں عموماً یہ رسولیاں جلد کے جل جانے کے بعد جلد کی سطح پر نمودار ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ جن خاندانوں میں یہ موروثی طور پر پائی جاتی ہیں ان میں کسی بھی زخم پر خارش کرنے سے یا چھاتی اور کندھوں پر پھنسیوں پر خارش کرنے سے بننے والے زخم پر نمودار ہو جاتی ہیں۔ اکثر ان خاندانوں کے افراد میں پائی جاتی ہیں جو تپ دق سے متاثر ہوں یا افریقہ میں رہائش پذیر قبائل سے تعلق رکھتے ہوں۔ ظاہری حالت میں نرم۔ لچکدار اور چمکیلی سطح رکھنے والی انگور نما رسولیاں ہوتی ہیں۔ لیکن چمکدار سطح جلد پر جھلسی یا جلی ہوئی جلد پر کبھی کبھی سخت گچھوں کی صورت میں بھی پائی جاتی ہیں عموماً ان میں پیپ نہیں پیدا ہوتی خواہ سالوں تک موجود رہیں۔ ان پر عمل جراحی کسی صورت مفید ثابت نہیں ہوتا۔ تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ اگر کبھی ان پر عمل جراحی کیا جائے تو شدید ردعمل کے نتیجہ میں پھر نمودار ہو جاتی ہیں اور پہلے سے حصص جسم میں پھیل جاتی ہیں۔

ریڈیم اور ایکسرے کی شعاعوں کے ذریعہ سے ان کو جلا دینے کی کوشش

Scanned with CamScanner

میں عموماً مرض شدت میں اضافہ دیکھنے میں آتا ہے۔اور ملحقہ جلد کمزور ہو کر مرض کے پھیلاؤ میں اضافہ کا باعث بن جاتی ہے۔

علاج: اس مرض کا شافی علاج ہومیو پیتھک ادویات میں موجود ہے نمایاں ادویہ گریفائٹس، نائٹرک ایسڈ، فلورک ایسڈ، سیلشیا، کاسٹیکم، ارٹیکا یورینس۔

ایڈز اور جلدی امراض

دنیا بھر میں ایڈز کو صحت عامہ کے لئے ایک بڑا خطرہ قرار دے دیا گیا ہے جس وائرس سے یہ بیماری ہوتی ہے اس کو ایچ آئی وائرس کا نام دیا گیا ہے۔ایچ آئی وائرس جب کسی جسم میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ کئی سال کے بعد اپنی علامات ظاہر کرتا ہے زندگی کے لئے خطرناک علامات اس وقت ظاہر ہونا شروع ہوتی ہیں۔جب خون کے اندر ایڈز کا وائرس تقسیم در تقسیم ہو کر خون کے سفید ذرات کو تباہ کرنا شروع کر دیتا ہے جو کہ جسم کے مدافعتی نظام کے لئے بہت اہم ہیں اور ہر قسم کی متعدی بیماریوں اور دیگر امراض سے ہمیں بچاتے ہیں امریکن اکیڈمی آف ڈرماٹالوجی نے ایڈز اور جلدی امراض پر جو معلومات فراہم کی ہیں ان کے مطابق جب پہلی مرتبہ امریکہ میں ایڈز کا وبائی مرض کے طور پر، مشاہدہ کیا گیا تو دیکھا گیا کہ اس مرض میں مبتلا ہونے والوں کی زیادہ تعداد نوجوانوں پر مشتمل تھی۔خصوصاً جو ہم جنسیت کا شکار تھے اور پھر جلد ہی یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ یہ مرد اور عورت دونوں میں پایا جاتا ہے خصوصاً وہ جو جنسی عمل کے لئے اپنے جیون ساتھی تک محدود نہیں رہتے تھے اور وہ افراد بھی متاثر ہونا شروع ہو گئے جنہیں اس مرض سے متاثرہ مرد یا عورت کا خون دیا گیا۔ایسے نوزائیدہ بچے جن کی والدہ اس مرض میں مبتلا تھی انہیں بھی کچھ عرصہ بعد یہ مرض ہو گیا۔

1983 میں دریافت کیا گیا کہ ایڈز کی چھوت خون کی منتقلی اور ان اشیاء سے ہو جاتی ہے جس کا تعلق خون کی منتقلی اور ان کے آلات سے ہوتا ہے جیسے انجیکشن کی سرنج اور دیگر آلات وغیرہ لیکن اس بات کا مشاہدہ بھی کیا گیا کہ دیگر امراض کی

طرح یہ دیگر گھریلو اشیاء جیسے بستر کی چادروں، نہانے کا سامان کھانے پینے کے برتن اور شیشے کا سامان اور تولیہ وغیرہ سے منتقل نہیں ہوتا اور ایسے اشیاء جو خراش پیدا کرسکتی ہیں جیسے شیو کا سامان ایڈز کو منتقل کرسکتی ہیں لیکن گلے لگانے اور چومنے سے یہ مرض منتقل نہیں ہوتا۔

1985ء میں خون ٹیسٹ کرنے کا ایک طریقہ دریافت کیا گیا جس کی مدد سے کسی بھی شخص کا خون ٹیسٹ کر کے یہ معلوم کیا جاسکتا تھا کہ وہ ایچ آئی وی پازیٹو ہے یا نہیں اس کا یہ فائدہ ہوا کہ خون کی منتقلی سے ہونی والی ایڈز رک گئی چونکہ پہلے سے معلوم کرلیا جانے لگا کہ منتقل کیا جانے والا خون ایڈز سے متاثر ہے یا نہیں یہ ٹیسٹ پاکستان میں بھی عام کروایا جاسکتا ہے لیکن اس کے لئے معالج اور مریض کو بہت راز داری سے کام لینا چاہیے اور اگر خدانخواستہ ایچ آئی وی ٹیسٹ پازیٹو بھی آ جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس شخص کو لازمی ایڈز کا مرض ہو جائے گا بلکہ مریض اپنے معالج کے مشورے سے ضروری علاج معالجہ کر کے اس مرض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

جلدی امراض کی درست تشخیص سے بھی ہم فوری طور پر ایڈز کے مرض کی موجودگی کا اندازہ کرسکتے ہیں ایڈز کے مرض مین جلدی امراض دیگر امراض سے پہلے نمودار ہوتی ہیں اس لئے ہم ایڈز کو ایک جلدی مرض کے طور پر بھی دیکھ سکتے ہیں۔ ایسے مریض جو کہ ایڈز کے ساتھ جلدی امراض کا بھی شکار ہوں۔ ان کو جلدی امراض اور ایڈز کا علاج اکٹھا کرنا پڑتا ہے ایڈز سے متاثرہ افراد میں ایک خصوصی جلدی مرض جو جلدی کینسر کی ایک قسم ہے بہت زیادہ دیکھا گیا ہے جب کہ ایڈز سے پہلے یہ کینسر عام طور پر زیادہ نہیں پایا جاتا تھا لیکن ایڈز کے مریضوں میں تو پچاس فیصد یہ کینسر موجود تھا۔ اس کینسر کو کاپوسی کہتے ہیں۔ اس کی تشخیص ماہر امراض جلد بائی اوپسی ٹیسٹ کی مدد سے کرتے ہیں۔

اس مرض میں نہ تو جلد میں خارش ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی زخم ہوتا ہے یہ منہ کے اندر مسوڑھوں یا سامنے کے تالو میں ہوتا ہے اس کینسر میں اسطرح کے جلدی ابھار نظر آتے

Scanned with CamScanner

ہیں کہ جیسے نیل پڑ جاتے ہیں ان کا سائز ایک سوئی کی نوک سے لے کر ایک سکہ تک ہو سکتے ہیں۔ اس بیماری کے ساتھ عموماً لمفادی غدود اور اندرونی اعضاء جیسے تلی۔ جگر۔ معدہ اور آنتیں بھی متاثر ہو جاتی ہیں۔

ایسے بڑے ٹیومرز جو چہرے پر واقع ہوں آسانی سے پہچانے جاتے ہیں اور ان کا علاج بھی ایکسرے اور سرجری کی مدد سے ماہرین جلد فوری طور پر کر لیتے ہیں لیکن جن کا مرض بہت زیادہ پھیل گیا ہو انہیں کیموتھراپی دی جاتی ہے اسکے علاوہ بہت سی دیگر جلدی امراض بھی ہیں جو ایڈز کے مریضوں میں بہت زیادہ پائی جاتی ہیں لیکن عام آدمیوں میں بھی جو کہ ایڈز کے مریض ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ عام آدمی اور ایڈز میں مبتلا آدمی کے علاج میں فرق ہے عام آدمی کا جلدی مرض جلد ٹھیک ہو جاتا ہے جبکہ ایڈز زدہ مریض کا علاج مشکل ہوتا ہے لہٰذا مریض کو بھی چاہئے کہ انفرادی طور پر جب کوئی جلدی مرض ہو تو ڈاکٹر سے ایچ آئی وی کی چھوت کے متعلق ضرور پوچھ لے اور اگر معالج تجویز کرے تو ضرور ٹیسٹ کروائے تا کہ مرض کی روک تھام تشخیص اور علاج ہو سکے۔

ایڈز کے مریضوں میں وائرس سے ہونے والی بیماریاں بہت عام پائی جاتی ہیں۔ یا وہ مریض جو ایچ آئی وی پازیٹو ہوں یعنی ان کے اندر یہ وائرس موجود ہو وائرس کی بیماری جسم کے کسی بھی حصہ پر حملہ آور ہو سکتی ہے مثلاً منہ کے اندر آنکھوں میں ناک اور پوشیدہ جگہوں پر یہ بہت زیادہ ہو سکتی ہے ایک تندرست انسان کی نسبت ایڈز زدہ مریض میں یہ حملہ زیادہ شدید ہو سکتا ہے۔

ہر پیز سمپلیکس: یہ وائرس سے ہونے والی بیماری جو بار بار حملہ آور ہوتی ہے زیادہ تر یہ منہ اور ناک کے قریب ہوتی ہے۔ جبکہ بار بار ہونے والی ہر پز آنکھ۔ اور پوشیدہ جگہوں پر ہوتی ہے لیکن جسم کا کوئی بھی حصہ اس سے متاثر ہو سکتا ہے چھالے نمودار ہونے سے پہلے متاثرہ حصہ سرخی مائل ہو جاتا ہے اس میں اکثر جلن کا احساس خارش جھنجھناہٹ اور درد ہوتا ہے چھوٹے چھوٹے چھالوں کا گروہ پھٹ جاتا ہے اور بعد میں

Scanned with CamScanner

چھوٹے چھوٹے زخم بن جاتے ہیں۔ان چھوٹے چھوٹے زخموں پر چھلکا نما تہہ بن جاتی ہے ہرپز کے ابھار عموماً پانچ سے دس دن رہتے ہیں ایچ آئی وی پازیٹو مریض کو ہرپز کے چھالے بہت تیزی سے اور بہت بڑی تعداد میں ہوتے ہیں اور بہت زیادہ درد ہوتا ہے اور عموماً تین۔ ہفتہ یا اس سے بھی زیادہ دیر تک رہتے ہیں۔

ماہرین جلدی امراض اور دوسرے معالجین انٹی وائرل ادویات تجویز کرتے ہیں جو وائرس کے بار بار حملے کو روکتی ہیں۔ بیرونی استعمال کی ادویات بھی ایسے ابھار کو جلدی خشک کرتی ہیں اور مریض کی تکلیف میں افاقہ دیتی ہیں۔انٹی بائیوٹکس بھی اس وقت فائدہ مند ہوتی ہیں جب مریض کے خون میں جراثیمی انفیکشن بھی ہو جائے ایسے مریضوں میں جن کا مدافعتی نظام کمزور ہو ہرپز کی بیماری اندرونی جسم تک سرایت کر جاتی ہے جس کے ساتھ ساتھ دیگر علامات بھی ظاہر ہو جاتی ہیں جیسے تیز بخار ذہنی امراض (نسیان) سر درد اور کمزوری جن کے علاج کے لئے مریض کو ہسپتال میں داخل کروانا چاہیے تا کہ درست علاج ہو سکے جہاں انجکشن وغیرہ کے ذریعے علاج معالجہ مفید ثابت ہوتا ہے۔

ایڈز کے مریض عام طور پر ایسی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں جو خون کی وجہ سے پھیلتی ہیں۔ذیل میں چند ایسے جلدی عوارض کی تفصیل دی جارہی ہے جو ایڈز کا شکار مریضوں کو لاحق ہو سکتے ہیں۔

ہرپز زوسٹر: جلد کی یہ بیماری اسی وائرس سے ہوتی ہے جو جسم میں (لاکڑہ کاکڑہ) پیدا کرتی ہے اور اس کے ابھار جسم کے ایک طرف ہی بیلٹ کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں اور جس جگہ پر یہ ہوتی ہے وہاں چھالے اور درد ہوتا ہے اور اس میں چھالے ایک دم نمودار ہوتے ہیں اور جلد ہی پھٹ جاتے ہیں۔اس میں سوجن اور اعصابی درد ہوتا ہے۔ ہرپز زوسٹر کا حملہ اس بات کی علامت ہو سکتا ہے کہ مریض ایچ آئی وی وائرس سے متاثر ہو سکتا ہے اور اس کا مدافعتی نظام کمزور ہو چکا ہے یہ تکلیف دہ حالت کئی ہفتے

Scanned with CamScanner

تک جاری رہ سکتی ہے اور کبھی کبھی یہ دوسرے حصوں کو متاثر کر سکتی ہے۔ جب اس کے چھالے نمودار ہوتے ہیں تو وہ چکن پاکس کی طرح نظر آتے ہیں۔ بیرونی ادویات اور اندرونی اینٹی وائرل ادویات سے اس مرض کے ابھار کو بہت افاقہ ہوتا ہے اور وہ خشک ہو جاتے ہیں اور مریض کی تکلیف جلد ہی کنٹرول ہو جاتی ہے۔

مولسکم: (وائرس سے ہونے والے موتی جیسے موہکے)

یہ ایسی قسم کے موہکے ہیں جو اکثر بچوں اور ایسے نوجوانوں میں ہوتے ہیں جو جنسی لحاظ سے بہت تحریک رکھتے ہوں۔ یہ چھوٹے سے موتی جیسے موہکے ہیں جو جلد کی رنگت جیسے ہوتے ہیں اور یہ مختلف سائز کے ہوتے ہیں جو کہ سوئی کی نوک سے لیکر مٹر کے دانے تک ہو سکتا ہے۔ یہ عموماً پنیر جیسے مواد سے بھرے ہوتے ہیں ان میں نہ تو درد ہوتی ہے اور نہ ہی ان میں خارش ہوتی ہے لیکن بعض اوقات یہ خود بخود پھٹ جاتے ہیں یا ان میں جراثیمی انفیکشن ہو جاتی ہے جس سے اِن میں پیپ بھی پیدا ہو جاتی ہے اور خون بھی بہنے لگ جاتا ہے جو کہ خارش کی وجہ سے نکلتا ہے۔ یہ موہکے اکثر ایچ آئی وی وائرس سے متاثر ہونے والے مریضوں میں نظر آتے ہیں۔ ایک یا بہت سے موہکے جلد کے مختلف حصوں پر نمودار ہو سکتے ہیں۔ ماہرین جلد اس کا علاج موہکوں کو چھیل کر یا خاص دوائی سے منجمد کر کے کرتے ہیں بہرحال یہ زیادہ پیچیدگی پیدا کئے بغیر ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

موہکے: موہکے ایک خاص قسم کے وائرس سے ہوتے ہیں جسے پپی لوما وائرس کہتے ہیں یہ ایک عام غیر مہلک بغیر درد کے پیدا ہونے والے ابھار ہیں جو جلد پر کسی بھی جگہ نمودار ہو سکتے ہیں۔ خاص طور پر ہاتھ پاؤں اور چہرے پر بہت زیادہ پائے جاتے ہیں اس کے علاوہ یہ پوشیدہ اعضاء پر بھی نمودار ہو سکتے ہیں۔ جب موہکے ایچ آئی وی سے متاثرہ فرد کو ہوتے ہیں تو وہ بہت بڑے سائز میں اور زیادہ نمایاں اور بڑے سائز کے ہوتے ہیں جبکہ تندرست انسان میں یہ اتنی شدید حالت میں نہیں پائے جاتے خاص

طور پر جب یہ پوشیدہ جگہوں پر نمودار ہوتے ہیں یہ بہت بڑے اور تکلیف دہ ہوتے ہیں جو موکے ایچ آئی سے متاثرہ افراد میں نظر آتے ہیں ان کا علاج صرف ماہر جلد ہی کرسکتا ہے چونکہ یہ موکے ٹھیک ہونے کے بعد بھی بار بار پیدا ہوسکتے ہیں فنگس سے پیدا ہونے والے امراض عموماً منہ کے اندر اور پوشیدہ جگہوں کے اندر اور جلد کی تہوں اور بغلوں میں اور چڈوں میں نمودار ہوتے ہیں۔ خصوصاً ایچ آئی وی سے متاثرہ مریضوں میں یہ مرض بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ جب اس طرح کے ابھار منہ کے اندر نمودار ہوتے ہیں تو اسے ''تھرش،، کہتے ہیں۔ یہ سفید دہی نما دھبے ہوتے ہیں جو زبان اور گالوں کے اندر ہوتے ہیں اس کو کسی چپٹی چیز کے ساتھ آسانی کے ساتھ چھیل کراتارا جا سکتا ہے اس بیماری کی سب سے عام علامت گلے میں اور منہ کے اندر ''دکھن کا احساس'' ہوتا ہے اور ذائقہ کا احساس جاتا رہتا ہے۔ یہ انفیکشن گلے سے خوراک کی نالی میں بھی چلی جاتی ہے۔ جس سے نگلتے وقت سینے میں جلن ہوتی ہے خواتین کو اس بیماری میں اندرونی طور پر لیکوریا جیسی علامات پیدا ہوسکتی ہیں۔ خصوصاً ایچ آئی وی سے متاثرہ خواتین میں یہ بہت خطرناک علامات کے ساتھ ظاہر ہوتی ہیں اور سفید رطوبت کا اخراج ہوتا ہے اور اندرونی طور پر سفید دھبے بن جاتے ہیں۔

ایچ آئی وی پازیٹو مریض میں بہت سی جراثیمی بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہیں ایسے افراد جو منشیات کا استعمال بذریعہ وریدی انجکشن کرتے ہیں ان کو بھی انجکشن والے مقام پر گہرا پھوڑا بن جاتا ہے جو پیپ سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک انفکشن بھی جو بہت زیادہ دیکھی جاتی ہے اسے امپٹیگو کہتے ہیں جس میں بہت زیادہ تعداد میں چھوٹے چھوٹے چھالے بن جاتے ہیں جو آسانی سے پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے مواد رستا ہے جو کہ زردی مائل ہوتا ہے جب یہ چھالہ پھٹ جاتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اس پر زردی مائل چھلکا جم جاتا ہے اس مواد کو اگر کلچر کرلیا جائے تو معلوم ہوجاتا ہے کہ کس قسم کے جراثیموں سے یہ مواد پیدا ہے۔ جس کے مطابق اینٹی

Scanned with CamScanner

بائیوٹک دوائی معالج تجویز کر دیتا ہے۔ ایسے افراد جن کا مدافعتی نظام متاثر ہو چکا ہے ان میں اس بات کا خطرہ ہوتا ہے کہ یہ انفکشن پھیل کر سارے جسم کو متاثر کر سکتی ہے اس کے لئے بہترین علاج مناسب اینٹی بائیوٹکس کا وریدی استعمال ہے۔

بالوں کی جڑوں کی سوزش: جلد میں سرخی اور خشکی ہو جاتی ہے عموماً چہرے رخساروں پیشانی ناک بھوؤں اور کانوں پر پایا جاتا ہے۔ اسے ڈینڈرف بھی کہتے ہیں اس طرح کے جلدی ابھار سینے اور چڈوں میں بھی بعض اوقات بڑھ کر بہت شدت اختیار کر لیتی ہے جس میں جلد بہت سرخ ہو جاتی ہے اور پورا چہرہ متاثر ہو جاتا ہے اس کے لئے مختلف کریمیں اور مرہم استعمال ہوتی ہے اور بعض کارٹی زون کریمیں اور مرہم استعمال ہوتی ہیں اور بعض کارٹی زون کریمیں بھی لگانی پڑتی ہیں۔ ایسے مریض جو ایچ آئی وی وائرس سے متاثرہ ہوں ان میں اس کے علاج کے لئے بہت طاقتور ادویات کی ضرورت پڑتی ہے۔

سورائی سز: ایسے جو ایچ آئی وائرس سے متاثر ہوں اور ان کو پہلے سے سورائی سز کی تکلیف بھی ہو ان کی سورائی سز کی بیماری بہت شدت اختیار کر لیتی ہے۔ اس میں چھلکے بننے کی تعداد میں بھی بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے گلابی رنگ کے جلدی ابھار بھی سارے جسم پر نمودار ہو جاتے ہیں اور خاص طور پر یہ سر میں بہت شدید حالت میں ہوتے ہیں اور یہ سر میں کہنیوں اور گھٹنوں پر بھی بہت نمایاں ہوتے ہیں کچھ ایسے مریضوں میں چھلکے دار سورائی سز پاؤں کے تلوؤں اور ہاتھ کی ہتھیلیوں پر بھی ہو جاتا ہے جن میں بعض اوقات پیپ والی پھنسیاں بھی بن جاتی ہے جس کے ساتھ نہایت شدید خارش ہوتی ہے پورے جسم کی جلد سرخ اور چھلکوں سے بھری ہوئی ہوتی ہے ایسے مریض کو لازمی ہسپتال میں داخل کروانا چاہئے تاکہ ماہرین جلد کی نگرانی میں مکمل علاج ہو سکے۔

ایچ آئی وی سے متاثرہ مریضوں میں سورائی سز پر کوئی لگانے والی دوائی اثر انداز نہیں ہوتی جبکہ عام مریضوں میں روایتی ادویات جیسے ٹار کی مرہمیں، کارٹی زون

Scanned with CamScanner

کے مرکبات اور بیرونی استعمال کی ادویات جن کے ساتھ الٹرا وائیلٹ شعاعیں بہت موثر ثابت ہوتی ہیں۔ ،،میتھوٹر یکسیٹ جو سورائی سز میں استعمال ہونے والی ایک عام دوائی ہے۔ایچ آئی وی سے متاثرہ مریضوں میں نقصان دہ ثابت ہوتی ہے چونکہ یہ مریض کے مدافعتی نظام کو کمزور کردینے کا باعث بنتی ہے جو کہ خطرناک ہے۔

الرجی اور چھپا کی بھی ایک بہت اہم مسئلہ ہے جو ایچ آئی وی وائرس سے متاثرہ مریضوں میں پایا جاتا ہے جو کہ ویسے بالکل ٹھیک ٹھاک نظر آرہے ہوتے ہیں یہ چھوٹے چھوٹے دانوں سے لے کر مٹر کے دانوں تک ہو سکتے ہیں بعض اوقات چھپا کی کے بڑے قطعات بھی بن جاتے ہیں مسلسل خارش مریض کو بہت بے چین کر دیتی ہے اور اس کو کنٹرول کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اور اس کو اینٹی ہسٹامین ادویات اور بیرونی استعمال کی ادویات سے بھی فائدہ نہیں ہوتا۔

کیل مہاسے پھوڑے پھنسیاں بھی ایچ آئی وی سے متاثر مریض میں بہت زیادہ ہی پائی جاتی ہیں اس میں بالوں کی جڑوں میں سینے پر، سر کی جلد میں کمر اور پیٹھ پر بہت بڑے بڑے دانے نکل آتے ہیں کیل مہاسے جیسے یہ جلدی ابھار بہت خارش والے ہوتے ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے الرجی ہوگئی ہو۔جب مریض خارش کی وجہ سے چھیلتا ہے تو اس میں خون بہنے لگتا ہے اور انفکشن ہو جاتی ہے اسے بالوں کی جڑوں کی سوزش کہتے ہیں۔ماہرین امراض جلد ایسی کیفیت کو اینٹی ہسٹامین ادویات اور بیرونی طور سے خشک کرنے والی ادویات کی مدد سے کیل مہاسوں کو ختم کرتے ہیں۔

جلدی امرض کسی بھی تندرست شخص میں پیدا ہو سکتے ہیں اور یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص لازمی ایچ آئی وی وائرس سے متاثر ہو بہرحال اگر یہ تمام جلدی امراض کسی ایسے شخص میں پیدا ہوں کہ جس کے متعلق یہ خطرہ ہو کہ اسے ایچ آئی وی وائرس کا حملہ ہو سکتا ہے تو اسے ضرور چیک کرنا چاہیے اور بہت احتیاط اور توجہ سے علاج کرنا چاہیے امریکہ اور انڈیا میں ایڈز کے مرض کے علاج کے لئے بہت سا تحقیقی کام ہو رہا

ہے اور وہاں اس مرض میں مبتلا مریضوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے خدا کا شکر ہے کہ پاکستان میں ابھی یہ مرض اتنا زیادہ نہیں ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اسلام کے زرّیں اصولوں کو اپنائیں تاکہ دنیا اور آخرت میں ہماری نجات ہو سکے۔ جہاں تک ہومیو پیتھک علاج کا تعلق ہے تو اس میں ایڈز کے مرض کے علاج کے سلسلے میں کافی پیش رفت ہوئی ہے لیکن ابھی پاکستان میں حکومتی سطح پر چونکہ کوئی بھی ہومیو پیتھک ہسپتال یا تحقیقی مرکز نہیں ہے جو کہ اس مرض اور دیگر نا قابل علاج امرض کے علاج کے سلسلے میں تحقیق کرے لہذا ابھی ہم پاکستان میں ایڈز کے مریض کا ہومیو پیتھک علاج کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے البتہ جلدی امراض کا مکمل اور موثر علاج موجود ہے۔

امراض جلد کے لیے عمومی معالجات

جلدی امراض مزاجی بگاڑ اور بحیثیت مجموعی سارے انسان کے اندرونی خلل کا بیرونی مظہر ہوتے ہیں۔ ان امراض کی موجودگی صرف یہ بتاتی ہے کہ اندرونی اور مزاجی بگاڑ کو درست کرنے کے لئے قدرت کیا کچھ کوشش کر رہی ہے۔ دوسری علامات کی طرح جلدی علامات بھی در اصل ہمیں اصل اندرونی اور اس خرابی کو دور کرنے کے لئے مناسب دوا کے انتخاب کی جانب رہنمائی کرتی ہیں۔ لہذا ان امراض کو بیرونی ادویہ کے استعمال کے ذریعہ دبانا نہیں چاہئے بلکہ مریض کی تمام علامات کو سامنے رکھ کر کوئی ایسی دوا منتخب کرنی چاہیے جو جلدی امراض کے ساتھ ساتھ اندرونی خلل کو بھی درست کر دے تاکہ مریض کامل شفا سے ہمکنار ہو سکے۔ اس سلسلے میں یہ نکتہ بھی ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ جلدی امراض کے محض ناموں کی بنا پر دوا تجویز کرنے سے گریز کیا جائے بلکہ ''مریض کی علامات،، اور جلدی علامات کی نوعیت کو پیش نظر رکھ کر نسخہ تجویز کیا تو کامیابی یقینی ہے مثلاً داد یا چنبل یا سر خبادہ کے لئے دوا تجویز کرنے کی بجائے مریض اور علامات جلد کو زیر غور لایا جائے مثال کے طور پر موٹاپے کی جانب رجحان رکھنے والا اور سردی سے جلد متاثر ہونے والا مریض اگر

Scanned with CamScanner

مندرجہ ذیل جلدی علامات پیش کرتا ہے:

"تر کھرنڈوں والے ابھار سر کی کھوپڑی۔ چہرے جوڑوں کے مڑنے کی جگہ۔ انگلیوں کے درمیان یا کانوں کے پیچھے منہ اور آنکھوں کے کنارے پھٹے ہوئے۔ ابھاروں سے خون بہے گوند کی مانند شہد کا سا گاڑا۔ لیسدار۔ چپچپا مواد رسے ابھاروں میں زبردست خارش ہو جلد خشک اور کھردری بھی ہو سکتی ہے بال خشک ہوں اور درد کریں۔"

تو اس کی دوا گریفائٹس ہے اس بات سے کچھ غرض نہیں کہ ایسے مریض کے جلدی عارضہ کا نام ایگزیما ہے چنبل ہے یا کچھ اور اسی طرح خنازیری مزاج رکھنے والا مریض جس کے پاؤں ٹھنڈے ہوں جیسے اس نے گیلی جرابیں۔ پہن رکھی ہوں اگر خشک یا تر جلدی ابھاروں میں مبتلا ہو جن پر موٹے کھرنڈ بن جاتے ہوں جلن اور خارش ہوتی ہو مرض پرانا ہو اس کی دوا کلکیر یا کارب ہوگی خواہ اس کی بیماری کا نام کچھ اور ہی کیوں نہ ہو چنانچہ جلدی امراض کا الگ الگ تذکرہ اور ان کے معالجات کی تفصیل بیان کر دینے کے بعد ذیل میں ہم جلدی عوارض وعلامات کے لئے اہم دواؤں کا ایک عمومی تذکرہ درج کر رہے ہیں ان دواؤں اور ان کے استعمالات اور ان کی علامات کی کچھ تفصیل ذہن میں رہنی چاہئے تا کہ اگر ان دواؤں میں سے کوئی دوا مریض اور اس کی علامات سے مطابقت رکھتی ہو تو دوا مریض کو دینی چاہئے خواہ اس کا تذکرہ علیحدہ علیحدہ امراض کے بیان میں کہیں ہوا ہو یا نہ ہو۔

گریفائٹس: جلدی امراض کی ایک اہم ترین دوا ہے اگر اس کا ٹھیک ٹھیک استعمال کیا جائے تو کبھی ناکامی نہیں ہوتی سر کی کھوپڑی۔ چہرے، جوڑوں کے مڑنے کی جگہ انگلیوں کے درمیان اور کانون کے پیچھے کھرنڈوں والے تر جلدی ابھار منہ اور آنکھوں کے کونے پھٹے ہوتے ہیں ابھاروں سے خون بہتا ہے گوند کی مانند۔ شہد کا سا گاڑھا لیس دار چپچپا مواد رستا ہے شگافوں والا ایگزیما۔ ابھاروں میں شدید خارش ہوتی ہے جلد پر خشک چھلکے دار ابھار ہوتے ہیں۔ کلکیر یا کارب میں سر کی جلد کا ایگزیما پایا جاتا

ہے جو چہرے تک پھیل جاتا ہے کھرنڈ سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور بچہ جب جاگتا ہے تو بڑی شدت کے ساتھ کھجلاتا ہے۔

آرسینک البم: اگر جلد موٹی ہوگئی ہو تو تمام جلدی امراض میں مثلاً ایگزیما چنبل مزمن چھپاکی وغیرہ میں مفید ہے خارش اور جلن ہوتی ہے سوجن پائی جاتی ہے جلن والے اور ذکی الحس زخم جن سے بدبودار مواد رسے شدید جلن اور خارش کے ساتھ پرانے ایگزیما میں ہماری بہترین دوا ہے صرف مچھلی کھانے کے بعد شدید چھپاکی کے لئے تقریباً اکسیر ہے چھالوں کے کھرنڈ بن جاتے ہیں۔ درشت جلدی میں بھی مفید ہے مریض رات کو بہت بے چین ہوتا ہے گرم کمرے اور گرمی پہنچنے سے افاقہ محسوس کرتا ہے۔

بووسٹا: نانبائی یا پنساری کی خارش ہاتھوں کی پشت پر جلدی ابھار درشت جلدی امراض میں بھی یہ دوا مفید ثابت ہوسکتی ہے تر آبلے دار جلدی ابھار جن پر موٹے کھرنڈ بن جائیں۔ ابھار موسم گرما میں پورے چاند کے دوران ظاہر ہو بدبودار پسینہ سیلشیا میں خشک بھوسی اترتی ہے اور دادر ہس ٹاکس میں سرخبادہ کی سطح پر آبلے بن جاتے ہیں۔ کلیمٹس میں تر ابھار ہوتے ہیں اور کچا پن جو دھونے سے زیادہ ہوں۔

سلفر: اس دوا کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ نہانے دھونے سے تکلیف بڑھتی ہے اور کھجلانے پر متاثرہ جگہ شدت کے ساتھ جلنے لگتی ہے جلد کھردری۔ بھدی اور باریک باریک دانوں والی ہوتی ہے اور جلد کی تہوں میں (جہاں جلد مڑ کر تہہ بن جاتی ہے) بہت دکھن ہوتی ہے اور جگہ زخمی ہو جاتی ہے اور آبلہ دار ابھاروں کا رجحان پایا جاتا ہے بالخصوص رات کے وقت اور کھجلانے سے دکھن و زخم ہو جاتے ہیں بھیگ جانے پر ان جگہوں میں جلن ہونے لگتی ہے۔ زرد چھلکوں والے ابھار بالوں کے کناروں پر ابھار خنازیری مزاج مریض ابھاروں کے دب جانے کے بد اثرات۔ سیلنئیم میں ٹخنوں پر اور جلد کی تہوں میں خارش ہوتی ہے۔

انٹی مونیم کروڈ: جلد پر موٹے گٹے۔ ناخن پوری طرح نہ بڑھیں۔ بچوں کے سر پر شہد

سے رنگ کے کھر نڈ نفنے پھٹ جائیں اور منہ کے کونے بھی۔ چھالے کے اردگرد سرخ حلقہ اور اس میں خارش۔ آنکھوں ناک۔ گردن کندھوں اور کانوں کے پیچھے ابھار۔ زبان پر موٹی دودھیا تہہ۔ قبض اور اسہال باری باری سے۔

انٹی مونیم ٹارٹ: چیچک کی مانند چھالے۔ خصیوں کی جھلی کا ایگزیما۔

تھوجا: چیچک کا حفاظتی ٹیکہ لگنے کے بعد مسے اور ایگزیما۔ چہرے کے کیلوں میں یہ دوا اونچی طاقتور میں بہت مفید ہے سر کی جلد' کنپٹیوں' بھوؤں کانوں اور گردن پر خشک چھلکے دار جلدی ابھار۔ جن میں خارش اور جھنجھناہٹ جلد چھونے سے ذکی الحس کھجلانے کے بعد جلن جلد کی خشکی۔ پسینہ صرف ننگے حصوں پر آئے۔

نیٹرم میور: جوڑوں کے مڑنے کی جگہ کانوں کے پیچھے سر گردن اور بالوں کے کناروں پر جلدی ابھار۔ تر ابھار جن میں لیسدار مواد ہو۔ جلد کا کچا پن اور زخمی کیفیت۔ چھوٹے چھوٹے آبلے جن میں پانی بھرا ہو۔ ہونٹوں پر دانے نکل آئیں۔ بخاروں کے ساتھ یا بعد دانے۔ تر ایگزیما جس میں خارش نہ ہو۔ داد ایگزیما موٹے کھرنڈ کے ساتھ جس سے پیپ نکلے۔ چھپاکی جو باری کے بخاروں کے ساتھ ہو اور جوڑوں کے اردگرد ہو۔ ساحل سمندر کے قریب زیادتی۔

بربیرس ایکی فولئیم: میں چھلکے والے آبلے دار ابھار ہوتے ہیں جو چہرے پر ہوتے ہیں۔ چنبل کے لیے یہ ہماری بہت ہی قابل اعتماد دوا ہے۔

ہائیڈروکوٹائیل: میں جلد کی بالائی سطح پر بہت خشکی ہوتی ہے اور بھوسی اترتی ہے۔ سرخ کیل یہ دوا بالخصوص چنبل اور جذام میں بہت مفید ہے۔ تھائیرائیڈین 3x اور 30x طاقت میں چنبل میں آزمانی چاہیے۔ ڈاکٹر ہیلبرٹ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اس کی علامات یہ ہیں خشک ابھار جلد ہاتھ اور پاؤں سر پر۔

بوریکس: کو بھی چنبل میں بہت سے ماہرین شفا بخش بتاتے ہیں اور بلاشبہ اس دوا میں چنبل کی بہت سی علامات پائی بھی جاتی ہیں۔

پٹرولیم: ایکزیما جس پر موٹے کھرنڈ ہوں اور خشک انگلیوں کے سرے پھٹ جائے۔ کانوں کے پیچھے کے ایکزیما میں بالخصوص مفید ہے تو ایگزیما جس میں زبردست خارش اور کھجلانے کے بعد کافی مواد رِسے۔ اعضائے تناسلی اور سیون کے مقام پر ضدی قسم کے خشک جلدی ابھار۔ مزمن قسم کے ابھار۔ جلد غیر تندرست معمولی سی چوٹ پک جایا کرے۔

منیریریم: شدید خارش جو اس وقت زیادہ ہو جایا کرے جب مریض گرم ہو جائے یا کپڑے لپیٹ لے چھوٹے چھوٹے آبلے شدید خارش کے ساتھ اس دوا کی سب سے بڑی خصیوصیت یہ ہے کہ مواد بہت جلد خشک ہو جاتا ہے اور ایک کھرنڈ بن جاتا ہے اور اس کے نیچے تیزابی گاڑھی پیپ رہتی ہے۔ کھرنڈ اور خارش اس کی علامات میں نملہ منطقی جس کے ساتھ اعصاب کے ساتھ ساتھ درد بھی ہوں نکس جگلنس میں کانوں کے پیچھے اور سر کی جلد پر ابھار ہوتے ہیں جن میں خارش رات کے وقت زیادہ ہوتی ہے جس کے باعث مریض سو نہیں سکتا ہیں۔

رہس ٹاکس: آبلے دار ابھار۔ دائیں جانب کے نملہ منطقی جس میں بہت چھالے ہوں ساتھ ہی وجع المفاصلی درد بھی ہوں۔ جلد پر متعدد آبلے شدید خارش اور جھنجھناہٹ۔ جلد میں سوزش اور پلپلا ورم دانوں کے اردگرد سرخ حلقہ۔ علامات میں رات کے وقت زیادتی ہوتی ہے نیز مرطوب موسم میں اور موسم سرما میں بھی گرمی پہنچنے سے اور متاثرہ حصوں کو حرکت دینے سے افاقہ۔ ایپس میں جلن زیادہ ہوتی ہے اور متاثر حصوں میں پلپلا ورم اور ڈنگ لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔

کینتھرس: میں بڑے بڑے آبلے پائے جاتے ہیں جن میں جلن اور چبھن ہوتی ہے۔

کروٹن ٹگ: چھوٹے چھوٹے آبلے جن میں بہت خارش ہو۔ جلد کی گلابی سرخی۔ خارش مگر کھجلانے کے بعد پر درد جلن ہونے لگے۔

ایناکارڈیم: میں چھوٹے چھوٹے آبلے ہوتے ہیں جن کے درمیان ناف کی مانند جگہ

Scanned with CamScanner

بیٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ ابھاروں میں سخت خارش اور جلن ہوتی ہے۔ سمیت رہس کی بھی بہت کارگر دوا ہے۔

ڈولی کوس: میں خارش ہوتی ہے مگر جلدی ابھار موجود نہیں ہوتے۔ بعض اوقات یہ دوا ذیابیطس کی خارش کو بھی ٹھیک کر دیتی ہے۔ اور بالخصوص بڑھاپے کی کھجلی میں کارآمد ہے زیادتی رات کے وقت ہوتی ہے۔ کندھوں کے ساتھ ساتھ زیادہ۔

فیکو پائرم: میں خارش کھجلانے پر زیادہ ہوتی ہے۔ کہیں کہیں سرخ نشان ہوتے ہیں جو دکھتے ہیں۔ جسم کے ان حصوں میں جہاں بال ہوں زیادہ خارش ہوا کرتی ہے۔

سورائی نم: دانے دار ابھار جن میں بہت خارش ہوتی ہے۔ اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب مریض بستر میں گرم ہو جائے۔ جلد میلی چکنی اور دیکھنے میں غیر صاف نظر آتی ہے۔ سر کی جلد میں درد جس میں سے بدبو دار مواد نکلے شحمی غدود بہت زیادہ مواد خارج کرتے ہیں۔ ایکو یما جو زیادہ تر سر کی دونوں اطراف چہرے رخساروں اور کانوں پر ہو جوڑوں کے مڑنے کی جگہ پر جلدی ابھار خارش کے بعد پھنسیاں اور دانے باقی رہ جائیں۔ یہ جلدی امراض میں ایک بہت ہی اہم دوا ہے۔ اور اس سلسلہ میں ٹیوبرکولینم اور سفلینم کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے۔

اینا کارڈیم: چھوٹے چھوٹے آبلہ دار جلدی ابھار جن میں زبردست خارش ہو خارش کی وجہ سے مریض سو نہیں سکتا۔ حافظہ شدید کمزور ہوتا ہے کوئی بات یاد نہیں ہوتی۔ بوڑھے لوگ اور عصبی مزاج مستورات۔

برٹیا کارب: خنازیری مزاج بچوں کے جلدی امراض جن کے لمفادی غدود بڑھے ہوئے ہوں ابھار تر خارش والے جلن دار اور ان میں سوئیاں چبھن۔ لوزتین بڑھے ہوئے ہوں اور گلے میں پرانی سوزش ہو بال گرتے ہوں۔ مریض سردی سے باآسانی متاثر ہو جاتا ہو۔

بیلاڈونا: جلد کی پھیلی ہوئی سرخی۔ جلن خارش اور چھونے سے ذکی الحس دانت نکلنے

Scanned with CamScanner

کے زمانہ میں جلدی ابھار۔پُرخون مریض۔

کینتھرس: آبلی چھالے جو متورم سطح پر ہوں جن میں خارش کی نسبت جلن بہت زیادہ ہو۔ پیشاب کی تکالیف کے ساتھ پسینے سے پیشاب کی بد بو آئے۔آبلے دار سر خبادہ۔

کلیمیٹس: ترا ایکزیما زبردست خارش سرخ پن والے آبلہ دار چھلکے والے ابھار۔ ٹھنڈے پانی سے دھونے پر تکلیف میں زیادتی' ہاتھوں چہرے' سر کی جلد اور گدی کے ارد گرد۔غدود متورم گرم پر درد چاند بڑھنے کے دوران سوج جائیں اور چاند گھٹنے کے دنوں میں سوکھ جائیں۔

ڈلکامارا: کھجلی والے دانے کھجلانے پر خارش رک جائے۔ دانوں سے پانی کی مانند مواد نکلے اور ان پر کھرنڈ بن جائے۔خنازیری مزاج مریض جن کے غدود بڑھے ہوئے ہوں۔موسم میں خنکی پیدا ہو جانے سے علامات میں شدت ہو جائے۔نملہ منطقی۔ چھالے۔چھوٹی چھوٹی پھنسیاں۔سرخ دھبے یا چھپا کی جو معدہ کی ترشی یا ٹھنڈ لگنے سے ہو۔چہرے۔اعضائے تناسل۔ہاتھوں وغیرہ کے تر جلدی ابھار مسے بڑے بڑے ملائم ہتھیلیوں اور چہرے پر موٹے زردی مائل بھورے کھرنڈ جنہیں کھجلانے پر خون نکل آئے۔

ہیپر سلف: جلد کی تہوں میں تر جلدی ابھار اور جوڑوں کے مڑنے کی جگہ پر خارش۔جلد انتہائی ذکی الحس ہوتی ہے اور آسانی سے پک جاتی ہے اور زخموں کے ارد گرد پھنسیاں بن جاتی ہیں۔سر کی جلد کا ترا ایکزیما جو چھونے سے ذکی الحس اور پر درد ہو۔خصیوں کی تھیلی اور اعضائے تناسل کا ایکزیما اور پھنسیاں۔ یہ دوا بالخصوص اس وقت مفید ہوتی ہے جب جلدی ابھاروں کے لئے خارجی طور پر ایسے مرہم استعمال کئے جا چکے ہوں جن میں جست یا پارہ موجود ہو۔ایکزیما کے ارد گرد نئی نئی پھنسیاں بنتی چلی جاتی ہیں اور اس طرح ایگزیما دائرے میں پھیلتا چلا جاتا ہے۔جلد غیر تندرست ہوتی ہے معمولی سی چوٹ سے پک جاتی ہے۔گریفائٹس اور ہیپر سلف میں یہ فرق ہوتا ہے کہ ہیپر میں

Scanned with CamScanner

بہت ذکی الحسی ہوتی ہے جبکہ گریفائٹس میں ذکی الحسی مفقود ہوتی ہے۔ سیلشیا میں بھی جلد آسانی سے پک جاتی ہے فلورک ایسڈ بھی ایک زبردست انیٹی سورک دوا ہے اور اس میں بھی کھجلی والے سرخ دانے جن پر سے پرت اُترا کرتے ہیں پائے جاتے ہیں۔ فلورک ایسڈ بھی ایگزیما کی نہایت اہم دوا ہے آتشکی اثرات۔ بکثرت ترش اور بدبودار پسینہ۔

کالی کارب: ابھار پہلے تو خشک ہوتے ہیں مگر انہیں کھجلایا جائے تو ان میں سے نمی رسنے لگتی ہے جلد خشک معمر لوگ۔

لائیکو پوڈیم: موٹے موٹے کھرنڈ جن کے نیچے بدبودار مواد ہوا بھار تر پک جانے والے شدید خارش والے اور کھجلانے کے بعد ان سے با آسانی خون بہنے لگے۔ چھپاکی جس کو گرمی پہنچنے سے زیادتی ہو۔ کیل مزمن ایگزیما جس کے ساتھ پیشاب کی معدہ کی اور جگر کی تکالیف موجود ہوں جلد سخت اور موٹی ہو جائے چھائیاں جو چہرے کے بائیں جانب زیادہ بال قبل از وقت سفید ہو جائیں۔ چنبل چھپا اور بدبودار پسینہ خاص طور پر بغلوں اور پاؤں میں۔

نیٹرم میور: جوڑوں کے مڑنے کی جگہ پر ابھار یا کانوں کے پیچھے سر کی پشت پر گردن اور بالوں کے کناروں پر تر ابھار جن سے گوند کا سا مواد نکلے جلد کا کچا پن اور سوزش۔ مریض نمک کھانے کا زیادہ شوقین ہو۔ بخار کے دانے چھپا کی جس میں خارش اور جلن ہو ہتھیلیوں پر مسے نمک کھانے اور ساحل سمندر کے قریب رہائش رکھنے سے جلدی امراض میں شدت پیدا ہو۔ جسمانی محنت کرنے پر چھپا کی خارش میں اضافہ۔

رینن کیولس بلبوسس: اعصاب کے ساتھ ساتھ آبلے دار ابھار۔ آبلوں میں مواد بھرا ہوا ور ان میں سخت جلن ہوتی ہو۔ کچی سطح پر بڑے بڑے آبلے بن جائیں۔ نملہ منطقی نوزائیدہ بچوں میں چھالے جلد موٹی ہو کر سخت کھرنڈ کی شکل اختیار کر لے متاثرہ حصوں میں ایسے جلن ہوتی ہے جیسے جل جائے چھونے سے خارش اور جلن ہونے لگے۔ نیلا

ہٹ مائل دانے ہتھیلیوں میں خارش۔ ہتھیلیوں میں آبلے دار ابھار جو ذکی الحس ہوں انگلیوں کی نوکیں اور ہتھیلیاں پھٹ جائیں۔ سرد ہوا سے ذکی الحس۔

اس میں آبلے دار ابھار پائے جاتے ہیں جن میں سے پتلا تیز ابی مواد نکلتا ہے بڑے بڑے آبلے۔

سیپیا: جلد پر بھورے داغ، گھٹنوں اور ٹخنوں پر جوڑوں کی مڑنے والی جگہ اور کانوں کے پیچھے دانے جو پہلے خشک ہوں مگر بعد میں تر ہو جائیں اور ان سے بکثرت مواد بہنے لگے۔ زرد داغ چھپاکی جو بستر کی گرمی سے زیادہ ہو۔ درد دودھ یا سٹور کا گوشت کھانے سے مزمن چھپاکی کی خارش کو اگر کھجلایا جائے تو وہاں خارش کی بجائے جلن ہونے لگے حاملہ مستورات یا بچے کو دودھ پلانے والی خواتین ٹیلیوریم میں بھی داد پایا جاتا ہے خصوصاً بچوں میں چنبل جو سال کے سال ظاہر ہو کر ابھاروں پر سے چھلکا اتارا جائے تو خون نکلنے والی جگہ صاف نظر آئے نیز سیپیا چنبل کی دوا بھی ہے۔

سٹفی سگیریا: سر کانوں چہرے اور جسم کا ایکزیما موٹے موٹے کھرنڈ خشک جن میں زبردست خارش ہو کھجلانے پر کھجلی کی جگہ تبدیل ہو جائے گردن دار انجیر نما مسے۔ سر کی جلد بہت ذکی الحس ہو خاص طور پر بچوں کے سر اور کانوں پر بدبو دار تر ابھار۔ جلد پر سے بھوسی اُترے اور بال گریں۔

نائٹرک ایسڈ: زخم جن سے باآسانی خون بہنے لگے۔ ذکی الحس۔ درد جیسے کانٹا چبھنے کا احساس ہوتا ہے زخم کے ٹیڑھے۔ ترچھے بے قاعدہ کنارے زخم کی سطح کچے گوشت کی مانند نظر آئے۔ بکثرت انگور چہرے پر سیاہ مسامات سائیکوسس ابھار اور ساختیں، سیاہ فام پتلے دبلے مریض پارہ کے غلط استعمال کے بعد یا سفلسی اور خنازیری مزاج رکھنے والے۔

اولی اینڈر: جلدی ابھار جن کے ساتھ معدہ امعاء کی علامات موجود ہوں جلد ذکی الحس ہوتی ہے معمولی سی رگڑ سے چھلکا اتر جاتا ہے جگہ پک جاتی ہے خاص طور پر گردن خصیوں کی تھیلی اور رانوں پر، کھوپڑی اور کانوں کے پیچھے ایکزیما جس میں شدید

Scanned with CamScanner

خارش ہوتی ہے شروع شروع میں کھجلانے سے افاقہ ہوتا ہے مگر بعد ازاں متاثرہ مقامات بہت دکھتے ہیں اگر جلدی ابھاروں کے ساتھ معدی و معوی علامات بھی موجود ہوں تو اولی اینڈر بہت مفید و مناسب دوا ثابت ہوتی ہے دنکا مائز میں بھی کھوپڑی اور چہرے کا ایگزیما پایا جاتا ہے بال آپس میں گتھ جاتے ہیں اور ان سے بو آتی ہے، کھرنڈ بن جاتا ہے جس کے نیچے مواد موجود رہتا ہے جس کے باعث بال گر جاتے ہیں، یا باہم گتھ جاتے ہیں، وائی اولا ٹرائیکلر میں بھی ایسی علامات پائی جاتی ہیں خصوصاً بچوں کے چہرے اور سر کا ایگزیما اور حصفہ اس میں بھی کھرنڈ اور بکثرت مواد پائے جاتے ہیں، مگر وائی اولا ٹرئیکلر کے مریض کا پیشاب بہت بدبودار ہوتا ہے کھرنڈ بھوری مائل زرد رنگت کے ہوتے ہیں اور ابھاروں میں زبردست خارش ہوتی ہے کھجلانے میں وقتی طور پر سکون ہو جاتا ہے، سٹیفی سیگریا کے ابھار گدی اور سر کی پشت پر ہوتے ہیں یا کانوں پر زرد رنگ کے کھرنڈ ہوتے ہیں کھجلانے پر خارش جگہ بدل لیتی ہے ابھار انجیر نما مسا یا آتشکی آبلہ (کنڈائی لومیٹا) کی صورت اختیار کر لیتے ہیں یہ دوا بالخصوص بیمار نما بچوں میں جنہیں پارہ استعمال کرایا گیا زیادہ مناسب رہتی ہے۔

پلساٹیلا: چھپاکی میں جب معدہ یا رحم کی خرابی اس کا سبب ہو مفید دوا ہے یا جب چھپاکی کے ساتھ اسہال اور سردی و لرزہ موجود ہو، حیض قلیل المقدار، اگر چھپاکی کے ساتھ حیض کثرت مقدار میں ہوں تو بیلاڈونا دوا ہوگی انٹی مونیم کروڈ بھی معدہ کی خرابی کے باعث پیدا شدہ چھپاکی کی دوا ہے آرٹیکا یورنز میں جلد کی شدید نا قابل برداشت خارش ہوتی ہے جو درجہ حرارت میں خفیف سی تبدیلی سے شروع ہو جاتی ہے۔ ہاتھوں کی انگلیوں کی کھجلی والی سوزش میں بھی آرٹیکا ہی کی طالب ہوتی ہے۔ جلدی عوارض کے ساتھ آرٹیکا میں پیشاب کی علامات بھی موجود ہوتی ہیں۔ چھپاکی کے مزمن مریض جن کی تکلیف ہمیشہ موسم سرما کے آغاز پر بڑھ جائے۔ سرد ہوا لگنے جیسے کہ کپڑے اتارنے پر خارش میں زیادتی ہو جاتی ہے رہس ٹاکس میں چھپاکی پائی جاتی

ہے جو دودھ پینے پر زیادہ ہوتی ہے، ٹیری بیلانصینا میں صرف مچھلی کھانے سے ہوتی ہے، کالی بروم میں چھپاکی یا چہرے کے کیل عصبی علامات کے ساتھ ہوتے ہیں کلورل چھپاکی کی ایک نہایت ہی مفید دوا ہے، بڑے بڑے دھپڑ اچانک آئیں اور اچانک ختم ہو جائیں، ایک گرین کلورل ایک گلاس پانی میں گھول دیں اور چائے کا ایک ایک چمچہ ایک ایک خوراک میں دیں۔

ایپس: چھپاکی نزلہ زکام یا نوبتی بخار کے ساتھ، اچانک دھپڑ بن جائیں جن میں شدید خارش ہو ڈنگ لگنے کا سا درد اس دوا کی خاص علامات ہے، چھونے سے ذکی الحس۔ جلن اور ڈنگ لگنے کا سا درد گرمی پہنچنے سے تکلیف میں شدت ہو۔ ٹھنڈک پہنچنے سے افاقہ، پرانی چھپاکی کے لئے جو تمام جسم پر ہو اور بستر کی گرمی سے جس میں شدت ہو، سلفر بھی ایک عمدہ دوا ہے۔

ریڈم بروم: تمام جسم پر خارش، جلن جیسے آگ لگی ہو۔ اکثر اس قسم کی عام خارش کسی خطرناک عارضہ کی تمہید ہوتی ہے نیز سرطان کے پیدا ہونے سے پہلے بھی یہ علامات نمودار ہو سکتی ہے۔

مجربات ہومیوپیتھی (جلدی امراض)

- ایسے پھوڑے اور پھنسیاں جن میں ابھی مواد نہ بنا ہو، بیلاڈونا اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کرنے سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔
- اگر کسی چھالے، پھوڑے یا دنبل کے اردگرد کی جگہ ارغوانی اور ہلکے نیلے رنگ کی ہو تو لیکیسز دوائی ہوا کرتی ہے۔
- جب ناخن پاؤں کی انگلیوں کے گوشت کے اندر دھنس جاتے ہوں اور چلتے وقت ناخن کے اندرونی طرف پھوڑے کا سا درد ہوتا ہو۔ جوتا پہننا مشکل اور تکلیف دہ ہو تو ،، میگنیشس اسٹرالس،، بڑی طاقت میں دینی چاہیئے اور اوپر ہائیڈراسٹس کی مرہم لگانی چاہیے۔
- مقعد کے زخم، کینسر اور جملہ امراض کے لیے روٹا بہترین دوائی ہے۔

Scanned with CamScanner

o زخم خراب ہو جائیں اور ان میں پیپ پڑنے لگے، اعصاب کمزور ہو جائیں زخموں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جائیں تو،، سلفیورک ایسڈ،، کافی وشافی ہوتی ہے۔ اور ایسی حالت میں معمر مریض پر اس کا اثر قوی اور موثر ہوتا ہے۔

o جسم کے غدودوں اور خصوصاً گلٹیوں کے آپریشن کے بعد زخم کو اچھا کرنے کے لئے کاربوا اینمیلس ایک اچھی دوا ہے۔

o سر کے زخموں کے پرانے اثرات اور زخموں کی وجہ سے بنے ہوئے ابھار اور گومٹر،، نیٹرم سلف،، سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

o گن پاؤڈر ان مریضوں کے لیے بھی مفید ہے جنہوں نے دانت نکلوا دیئے ہوں اور جن کے دانتوں میں پیپ پڑ گئی ہو اور پھوڑے بن گئے ہوں۔

o ناخن کی جڑ کے پھوڑے اور سوزش میں،، مائی رسٹیکا،، ہر دوائی سے بہتر کام کرتی ہے یہ عموماً نشتر کی ضرورت کو ختم کر دیتی ہے۔

o ''مائی رسٹیکا،، کو ہومیو نشتر کہا جاتا ہے کیونکہ ہر کاربنکل اور پھوڑے کو پھاڑنے کے لیے قطعی اور مخصوص دوا ہے۔

o سطح اور عام انگلیوں کے پوددوں کی انفکشن کے لئے، ایس، ایس، سی یعنی سلفر، سلفر سیلشیا اور کاربو ریج استعمال کرنی چاہیئے۔

o پاؤں یا ہاتھوں پر ہونے والی چنڈیوں کو تراشنے کے بعد فوراً اس پر'' آرنیکا،، تھوڑے تھوڑے وقفے سے بار بار لگایا جائے اور نرم جوتا استعمال کیا جائے تو چنڈی ضرور ختم ہو جائے گی۔

o ناخن خورہ یا وٹ لو کی وجہ سے جب درد نا قابل برداشت ہو، مریض مایوس ہو تو سٹرا مونیم پیپ کو خارج کر دیتا ہے اور بہت جلد آرام آ جاتا ہے۔

o آئرس ورسیکلر مدر ٹنکچر بسہری پر لگانے سے ٹھیک ہو جاتی ہے،

o مکھی یا بھڑ کے ڈنک کی تکلیف کو کینتھرس 200 دینے سے آرام آ جاتا ہے،

Scanned with CamScanner

o جب کاربنکل یا زخم کا رنگ ارغوانی یا سیاہ اور پیپ پڑنے کا عمل آہستہ آہستہ ہو اور اردگرد سوزش موجود ہو تو لیکیسز دینے سے آرام آجاتا ہے۔

o بھڑ کے ڈنک پر آرنیکا مدر ٹنکچر لگانے سے درد اور تکلیف ختم ہو جاتی ہے اور ایک دو گھنٹے میں ڈنک کا احساس تک نہیں رہتا۔

o جلد میں پیپ پڑنے کے باعث جب درد ہو تو لائیم (چونے کے پانی) کو ماؤف مقام پر کپڑا یا روئی بھگو کر بار بار لگانا چاہیے۔

o عفونت کے باعث سوزش، کاربنکل، مہلک زخموں معمولی قسم کے پھوڑے پھنسیوں، جوانی کے کیلوں، جلدی امراض، سوزش جو پیپ کے باعث ہو، کے لیے ''انتھراکسینم'' مفید ہوتی ہے۔

o داد، چنبل یا کاربنکل کے زخموں پر کیلنڈرولا 2c لگانے سے بہت جلد آرام آتا ہے

o آرسینک کے زہر کے بعد جلدی امراض کے لیے ''گریفائٹس'' بہترین دوا ہے۔

o سورائی سز کی تکلیف دہ خارش کے لیے تھائی روڈ نیم 30 چھوٹی طاقت میں دینا مفید ہوتا ہے۔

o دوسری واضح علامات کی عدم موجودگی میں داد کے لیے ''ٹیوبر کلینم'' معمول کی کامیاب دوا ہے۔

o ایسے مریض جو سال ہا سال سے جلد اور گلے کی تکلیف میں مبتلا ہوں خواہ وہ سفلس کے زہر کے باعث ہو یا کسی اور وجہ سے ''سفلینم'' ایک خاص دوائی ہے۔

o سرخ باد کے مہلک مرض میں ''یوجینا جمبس'' کے بعد ''کالی برومیٹم'' اکثر بہت فائدہ مند ہے۔

o چہرے کے کیل اور دانوں کے لئے ''یوجینا جمبس'' کے بعد ''کالی برومیٹم'' اکثر بہت فائدہ مند ہے۔

o حجام کے استرے سے پیدا شدہ خارش کے لیے کسی اور دوائی سے پہلے

Scanned with CamScanner

''رہسٹاکس،، ضرور استعمال کرنا چاہئے۔

o سورائی سز کی بیماری میں ''آرسینک،، کے استعمال سے سب سے پہلے جلد سرخ اور سوزش والی ہو جاتی ہے۔

o ''ٹیوبر کلینم،، ٹی بی سے زیادہ چہرے کی دق کے لئے خاص دوائی ہے 30اور 200 کی طاقتوں میں مفید ہے۔ بیسی لینم بھی چہرے کی دق کے لیے مفید ہے ان دونوں یا کبھی کبھی دہرانا چاہیے۔

o ایکزیما کے لئے ''کروٹن ٹگلیم،، بارہا آزمائی گئی۔ مفید ترین دوائی ہے۔

o چہرے کی دق میں ''آرسینک،، کو اندرونی طور پر استعمال کرنا چاہیے۔

o جلن والے سرخ باد کے لئے سب سے پہلے ''ایکونائیٹ،، دینی چاہیے۔

o سرخ باد کے دوران جب جسم لال، ہموار اور جلن دار ہو تو ''بیلاڈونا،، استعمال کریں

o ہرپز ایک وائرس سے ہونے والی بیماری ہے جس میں جسم کے دائیں یا بائیں جانب قطار میں چھالے بن جاتے ہیں اور نا قابل برداشت درد اور جلن ہوتی ہے اس مرض کے لئے ''رمین کینولس بلبولس،، قابل تعریف ہے۔

o ایمپیٹگو ایک ایسا جلدی مرض ہے جس میں جسم پر پھنسیاں نکلتی ہیں خصوصاً بچوں کے چہرے پر اس میں ''وائی اولا ٹرائیکلر'' بچوں اور بڑوں کے لئے پہلی طاقت سے لے کر چھٹی طاقت تک یکساں مفید ہے۔

o گرمی کے شدید مہینوں میں بہت سے بچے اور بڑے علاقائی جلدی عوارض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ایسے حالات میں ''سارسپریلا،، بہت مفید ہے۔

o ایسے مریض جنہیں جگر کی بیماری کے ساتھ بڑا پیچیدہ ایکزیما بھی ہو ان کے لئے'' انسولین،، ہومیو پیتھک طاقت میں بہت بڑی دوائی ثابت ہوتی ہے۔

o ایم پیٹی گو کے لئے اینٹم کروڈ 12 کی طاقت میں دن میں تین مرتبہ دو روز تک دینے سے بہت مفید نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

o اعصابی سوزش۔ جلد یا خارش اور کئی قسم کے ایگزیما اور سر کے پیپ دار جس کے اوپر موٹا کھرنڈ آ جاتا ہے، کے لئے کاکولس انڈیکس، کو ضرور استعمال کرنا چاہیے۔

o کہنیوں اور گھٹنوں کے جوڑوں کے اندر داد اور چنبل کے لیے ''سیپیا،، دینی چاہیے

o جب داد سے پیپ نکلے اور شدید جلن محسوس ہو تو ''آرسینک بہت اعلٰی دوائی ہے۔

o جب جلد پر سرخ داغ بن جائیں کھجلی کے دانے، اکوتہ، داد مچھلی کے چھلکوں کی طرح جسم سے چھلکے اتریں تو ''پریمولا آبکونیکا،، خاص دوائی ہوا کرتی ہے۔

o چہرے کے سیاہ دانوں کے لئے کالی برومیٹم سے بڑھ کر کوئی دوائی نہیں ہے۔

o سورج کی گرمی کے باعث جب سوزش جلد کا عارضہ ہو گیا ہو تو ''سلفر،، دینے سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

o گردن کمر بازوؤں اور رانوں پر جب سرخ دانے نکل آئیں اور اس میں شدید اور سخت جلن محسوس ہو تو ''ایکونائیٹ،، دینی چاہیے۔ اور ساتھ گاہے گاہے ''آرسینک،، بھی ایک خوراک دیتے رہنا چاہیے۔

o سورائی سز کی ابتدا ہی میں اگر بوریکس دے دی جائے تو مریض کو آرام آ جاتا ہے

o اخراجات، رطوبت اور جلد کے تمام عوارض کے لیے جبکہ سخت قبض بھی ہو'' گریفائیٹس،، ایک بہت بڑی دوائی ثابت ہوتی ہے۔

o سر کی پیپ دار داد جس کے اوپر موٹے کھرنڈ آتے ہوں ''سلفر،، بہت بڑی طاقت میں دینے سے اکثر ٹھیک ہو جاتی ہے۔

o بچوں کے ایگزیما میں ''لائیکو پوڈیم،، ایک بہت بڑی دوائی ہے۔

o عورتوں میں حیض اور رحم کی خرابی کے باعث جب چہرے پر چھائیاں اور سیاہ دھبے پڑ رہے ہوں تو ''کالوفائیلم،، دینے سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

o چہرے کی جلد کی دق ''لیوپس،، ہائیڈروکوٹائیل کے استعمال سے ٹھیک ہو جاتی ہے

o سر میں ہونے والی خارش کے لئے جس میں پیپ رسے اور جس سے بال آپس

میں جڑ جائیں تو ''وائی اولا ٹرنکر،، دینی چاہیے۔

- نئی اور پرانی خارش، چھپا کی اور دیگر جلدی تکالیف کے لئے جن میں خارش ہوتی ہو تو ''سلفیورک ایسڈ،، سے بڑھ کر اور کوئی دوائی نہیں ہو سکتی۔
- پھوڑے کو تحلیل کرنے کے لئے ''آرنیکا،، مدر ٹنکچر پانی میں ملا کر اوپر لگانا چاہیے۔
- سر کے ایکزیما میں جب بال پیپ کے باعث آپس میں جڑ جاتے ہوں تو ''ونکا مائنر،، دینی چاہیے۔
- ذیابیطس کے ایسے مریض جو سخت خارش کا شکار ہوں اور منہ خشک ہوتا ہو آرسنیک البم،، کے استعمال سے ٹھیک ہو جاتے ہیں لیکن ایسے مریض جن کی ذیابیطس سفلس کی پیچیدگی کے باعث ہو اور وہ شدید تکلیف میں مبتلا ہوں ان کے لئے ''آرسینک برومیٹم،، مفید ہوتی ہے یہ دوائی طاقت میں پانچ قطرے ایک کپ پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ دیں۔
- ایم پینٹیگو کے مرض میں جب پھنسیوں میں دورنگ کی پیپ پڑنے لگے تو ''ڈلکا مارا،، سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔
- کسی بھی مرض کا علاج شروع کرتے وقت خاص طور پر جلدی امراض میں ابتدا میں '' سلفر،، دینی چاہیے۔ اگر آرام نہ آئے تو بعد ازاں واضح علامات کے مطابق دوائی دیں۔
- زخم کے ٹھیک ہو جانے کے بعد رہ جانے والے نشان کیلائیڈ کے لئے ''گریفائیٹس،، بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔
- ناخنوں کے سوارئی سز کے لئے جبکہ کوئی واضح علامت نہ ہوں '' کرائی سوفینک ایسڈ،، اندرونی اور بیرونی طور پر دینا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

بڑھاپے میں اگر گنگرین ہو جائے اور بڑا انگوٹھا شدید طور پر متاثر ہو تو یہ ''سکیل کار،، سے حیران کن طور پر ٹھیک ہو جاتا ہے۔

- چہرہ، ہونٹوں اور آنکھوں کے پپوٹوں کے ورم اور سوجن کے لیے جب ''ایپس،، اور

''آرنیکا،، ناکام ہوجائیں تو ''اینٹی پائیرین،، دینی چاہیے۔

- اگر انڈوں کی الرجی اور غلط اثر ''فیرم،، سے ٹھیک نہ ہو سکے تو ''نیٹرم میور،، دینی چاہیے یہ نہ صرف الرجی کو دور کردے گی بلکہ تمام عوارض کو ٹھیک کردے گی
- دودھ سے الرجی ہوجائے تو ''ٹیوبر کلینم،، دینے سے ٹھیک ہوجاتی ہے۔
- جب ایکزیما اور دمہ ایک دوسرے کے بعد لاحق ہوں۔ اور خوفناک بے چینی ہو تو ''ڈلکامارا،، ایک تیر بہدف سے کم تر نہیں ہوتی۔
- پیچش یا دمہ کے ساتھ اگر جلدی امراض ادل بدل ہوں تو ''رہسٹاکس،، دینی مفید ہوتی ہے۔
- جہاں جلدی امراض اور دمہ ایک دوسرے کے بعد ہو جائیں وہاں ''آرسینک،، خاص دوائی ہوتی ہے، جہاں دمہ اور اسہال ایک دوسرے کے بعد ہو جائیں۔ وہاں بھی یہ مفید ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ دمہ کے دوران سر درد بھی اس سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔
- جلدی امراض اور دمہ باری سے ہو تو ''گریفائٹس،، بھی بہت مفید ہوتی ہے۔
- اگر چھپاکی کے بعد وجع المفاصل کے حملے ہونے لگیں یعنی چھپاکی اور جوڑوں کے درد دونوں ایک ساتھ نہ ہوں تو ''ارٹیکا یورینس،، استعمال کرنی چاہیے۔
- اگر مریض میں یا اس کے خاندان میں الرجی کا تاثر موجود ہو جس کے باعث ذیابیطس کا مرض لاحق ہو گیا ہو یا وقفہ سے ظاہر ہونے والی الرجی دب گئی ہو اور اس کی وجہ سے دمہ وغیرہ پیدا ہو گئے ہوں جو مقررہ وقت پر آئے تو ''تھائی روڈین،، اکیلی ہی شافی دوا ہوا کرتی ہے۔
- صنعتی کارکنوں کو خصوصاً جو کانوں میں کام کرتے ہیں۔ یا جن کی جلد پر بیرونی ذرات مثلاً ریت گرد وغبار، کاربن کے ذرات وغیرہ کے اثرات بہت زیادہ ہوں ان تمام مریضوں کو سلفر دینی چاہیے تاکہ وہ ان کے زہریلے اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔
- زہر کے باعث جلد کی سوزش کے لئے جو دھوبیوں، رنگ سازوں اور کان کنوں

میں پائی جاتی ہے یا ان مزدوروں اور کارکنوں میں جو پارہ اور کاربالک ایسڈ جیسے زہر والے کام کرتے ہیں ان کے لئے ''رہسٹاکس'' بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

o خون کی خرابی کے باعث جسم پر نکلنے والے پھوڑے اور پھنسیاں ''کلکیر یا کارب سے ٹھیک ہوجاتے ہیں اور پھٹنے نہیں پاتے۔

o چوٹ کے بعد اگر جلد پر کالے یا نیلے داغ پڑ جائیں تو ''ہائپریکم،، کا تیل لگانے سے یہ ٹھیک ہوجاتے ہیں اور درد کو بھی آرام آجاتا ہے۔

o بوڑھے لوگوں کی خارش کے لئے ''انٹی مونیم سلفیور ٹیم نائیگرم،، بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

o انگلیوں کے پوروں پر زخموں کے لیے ''سیپیا'' دینی چاہیے۔

o انگلیوں کے درمیان جب زخم اور چیر آجائیں تو کیلنڈولا بہترین دوائی ثابت ہوتی ہے

o جب کاربنکل اور پھوڑے ''ہیرسلف،، بیلاڈونا،، اور ''آرنیکا،، سے بھی ٹھیک نہ ہوں تو ''ٹیرنٹولا اور انتھراکسنیم،، کے استعمال سے چند دنوں میں معجزانہ طریقے سے ٹھیک ہوجائیں گے۔

o گہرے اور گوشت کی تہہ میں پھوڑوں کے لئے ''کلکیر یا کارب،، دینی چاہیے اس کے استعمال سے وہ ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

o آنکھ پر ہونے والی گوہانجنی جب ''پلسٹلا،، سے ٹھیک نہ ہوتی ہو تو ''سٹافی سیگریا،، دینے سے ٹھیک ہوجاتی ہے۔ خواہ یہ مزمن ہو یا حاد ہو۔

o ایلوز 6 کے طاقت میں گرتے ہوئے بالوں کو روک دیتی ہے۔

o چہرے کے عام کیلوں کے لئے ''انٹیم کروڈم،، نئے اور پر درد کیلوں کے لئے فیرم پکریکم 3 بہت مفید ہوتی ہے۔ ریڈیم برومٹیم 30 دو ہفتہ بعد ایک خوراک دینے سے مریض کو ایک نیا حسن اور زندگی عطا کردے گی۔

o جلد، ناک اور ہونٹوں کے کینسر کے لئے ''آرسینک،، بہت اہمیت رکھتی ہے۔

Scanned with CamScanner

o اگر بال گرتے ہوں، سر کی جلد خشک ہو اور مریض کی قوت ہاضمہ کمزور ہو تو ''آرسینکم''، دینی چاہیے۔

o کان کی بیرونی نالی میں اگر کوئی پھوڑا پھنسی ہو تو ''پکرک ایسڈ''، دینے سے ٹھیک ہو جاتا ہے جسم کے کسی بھی حصہ پر چھوٹے چھوٹے پھنسی پھوڑے کے لئے ''پکرک ایسڈ''، بہت مفید ہوتی ہے۔

o کان کی نالی میں دنبل یا پھوڑے کے لئے ''کلکیر یا پکریکا''، 30 یا 200 کی طاقت میں دینے سے درد کو یقیناً آرام آ جاتا ہے اور دنبل بہت جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

o زخمی اور پر سوزش چنڈی کے لئے ''نائٹرک ایسڈ''، مفید ہے پر درد چنڈی پر ''سیلی سلک ایسڈ''، کا لوشن بنا کر لگانے سے سے بھی آرام آ جاتا ہے۔

o اگر بال گرتے ہوں تو وزبیڈن 200 کی طاقت میں دینے سے بال تیزی سے اُگنے لگتے ہیں اور سیاہ رنگ کے چمکدار ہو جاتے ہیں۔

o جب پھوڑا بن رہا ہو تو سلیشیا 3x ٹریچوریشن دینے سے مزید بننا رُک جاتا ہے۔

o تھائی روڈین 30-200 نہ صرف سفید ہوتے ہوئے بالوں کو سفید ہونے سے روکتی ہے بلکہ ان کا قدرتی رنگ بھی بحال کر دیتی ہے اس مقصد کے لئے 30 کی طاقت میں ایک خوراک روزانہ ایک مہینے تک دینی چاہیے ازاں بعد 200 کی طاقت میں ہر ہفتے بعد ایک خوراک ایک مہینے تک مسلسل دینی چاہیے۔

o ہومیو پیتھک دوا ''ایکسرے''، کا اندرونی استعمال سورائی سز جیسی دیگر ضدی امراض کے تاثر کو بھی توڑتا ہے ایسی امراض کی تہہ میں کوئی بنیادی زہر کام کر رہا ہوتا ہے ''ایکسرے''، انتہائی گہرائی تک پہنچ کر ایسے بنیادی زہریلے تاثر کو ختم کر دیتی ہے یا پھر کسی ایسی دوا کے استعمال کے لئے راہنمائی کرتی ہے جو ایسی امراض کو ختم کر سکے۔

o ریڈیم کی تابکاری سے کینسر کا علاج کرتے ہوئے اگر جسم جل جائے تو ''کیلکیریا سلفیوریکم''، اور فاسفورس''، بہترین تریاق ہیں۔

Scanned with CamScanner

o جب سر کے بال گرنے لگیں اور ان کی جگہ سفید، باریک اور نرم اون کی مانند بال اگنے شروع ہو جائیں تو ایسے گنجے پن کے لئے ''وِنکا مائنز،، بہت ہی مفید ثابت ہوتی ہے

o ابروؤں کے بال گرنے سے روکنے کے لئے اگر'' کالی کارب،، ناکام ہو جائے تو ''اناتھیرم،، استعمال کرنی چاہیے۔

داد کے اکا دکا دانے جن میں خارش ہو اور کھجلانے سے راحت نہ ملے تو سیپیا دینی چاہیے۔ایسی داد کہنیوں اور گھٹنوں کے جوڑ کے اندر زیادہ ہوتی ہے۔

o سرخ باد کے لیے جو دانے دار ہو'' ایپس،، موزوں ترین دوائی ہے۔

o بخار کے بعد اگر کمزوری کی وجہ سے بال جھڑنے لگیں تو ''ایسڈ فاس،، دینی چاہیے

o کینسر کے مہلک دنبل اگرچہ'' آرسینک،، سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔لیکن اس کا سب سے نمایاں اثر یہ ہوتا ہے کہ کینسر کی مزید افزائش رک جاتی ہے۔

o زیادہ پھوڑے پھنسیاں نکلتے ہوں تو'' ایکی نیشیا،، شاندار کام دکھاتی ہے۔اور پھوڑے پھنسیاں نکلنے ختم ہو جاتے ہیں۔

o خواتین میں چھاتی کی گلٹیاں اگر کونیم سے ٹھیک نہ ہوں تو'' اسکروفولیریا نوڈوزا،، سے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

o ہرپز زوسٹر کے بعد ہونے والے آدھے سر کو درد کے لئے میز پریم بہت مفید ہوتی ہے

o ایکزیما اور ٹھیک نہ ہونے والے زخموں کے لئے'' ارسٹولوکیا،، کلینڈولا سے زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے۔

o ہاتھوں کی پشت پر خارش و چنبل، بودستا 30 سے ٹھیک ہوتے ہیں۔

o امراض جلد، ایکزیما اور کھجلی وغیرہ میں کالی میور x 6 کالی سلف x3 کلکیر یا سلف x3 سیلشیا x12 ہم وزن ملا کر دیں۔

o پھوڑا یا زخم بیلاڈونا کے استعمال سے نہ بیٹھے تو پہلے دو روز تک ہیپر سلف 200 روزانہ ایک خوراک بعد میں سلفر 200 روزانہ ایک خوراک دینے سے پھوڑا یا

Scanned with CamScanner

زخم بیٹھ جاتا ہے۔

o اگر منہ پک جائے تو سلفر 30 مرک سال 30 یا کالی میور 6x اندرونی طور پر استعمال کریں اور بورک ایسڈ تھوڑے سے شہد میں ملا کر منہ کے اندر لگائیں۔

o موسم برسات میں امراض جلد وغیرہ میں ڈلکامارا بہت مفید ہے۔

o جواں آدمی کے منہ پر کافی تعداد میں مہاسے نکلتے ہوں تو نیٹرم میور 6x اکسیر ہے۔

o اگر کم عمری ہی میں بال سفید ہو جائیں تو فاسفورس یا جبورنڈی استعمال کریں۔

o پرانے برص یا پھلبہری میں نیٹرم سلف، بیسی لینم، گریفائٹس ہائیڈروکوٹائل اور سیپیا لاجواب ہیں۔

o جو زخم جلدی نہ بھرتا ہو اس پر فائٹولیکا کا مرہم لگانا بہت ہی فائدہ مند ہے۔

o خسرہ کے حملہ بچنے کے لیے ماربیلنم 30 یا 200 دینا چاہیے۔

o کیل مہاسوں کے داغ مٹانے کے لیے سی سی فیوگا بہت موثر ہے۔

o زمانہ حیض میں کوئی ہومیو پیتھک دوا استعمال نہیں کرنی چاہیے۔

o تمام جسم میں جلن کا احساس، سلفر، آرسینک ایلم، فاسفورس اور کینتھرس میں پایا جاتا ہے۔

o ٹھنڈے پانی سے خارش میں زیادتی ہو تو کلمیٹس فائدہ مند ہے۔

o بالچر میں دوسری ادویات کے ساتھ ساتھ جبورنڈی بھی بہت مفید ہے۔

o حیض سے قبل چھپاکی کا حملہ ہو جائے تو ڈلکامارا اور کونیم مفید ہیں۔

o ہتھیلیوں میں بہت زیادہ پسینہ آنے کے لیے سلفر بہت مفید ہے۔

o پاؤں میں بدبودار پسینہ کے لیے سیلشیا مفید ہے۔

o کسی قسم کی خارش میں سلفر، سورائنم، آرسینک البم مفید ہے۔

o ذیابیطس کے مریضوں میں اگر زہریلے پھوڑے نکلتے ہوں تو گن پاؤڈر 3x دیں

o اگر مریض کی ہتھیلی پر آبلے دار ایکزیما ہو جس کا رنگ نیگوں ہو تو اسے رینن کیولس

بلبونس دیں۔

o ہونٹوں کی تکالیف میں بالخصوص(EPITHELOMA) میں ایسٹیک ایسڈ ایلومن ہائی ڈراسٹس نیٹرم میور، سیلشیا اور رہسٹاکس مفید ہیں۔

o عورتوں کی چھاتیوں میں نشوونما پانے والی گانٹھیں کونیم، کاربی نوسن فائٹولیکا اور سیلشیا سے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

o کونیم پلکوں کے گرنے کی بھی بہترین دوا ہے اور اس شکایت کے لیے تین دوائیں جیلسیمم، سیپیا عام استعمال ہوتی ہیں۔

o بسہری (ناخن خورہ) کے لیے ڈائسکوریا بھی ایک موثر دوا ہے۔

o پھنسیوں میں کلکیر یا سلف 6x اور فیرم فاس 6x روزمرہ کی ادویات میں بہت فائدہ مند ہیں۔

o چھپاکی میں ارٹیکا یورینس ایک روزمرہ کی دوا ہے۔

o سادہ کیل مہاسوں میں کالی برومیٹم اور پرانے کیسوں میں سلفر مفید ہے۔

o مزمن خارش والی پھنسیاں ہوں تو میزیریم کو بھی ضرور آزمائیں۔

o سخت گلٹی کے باعث چھاتیوں میں درد ہو تو آیوڈیم بہت مفید ہے۔

o ایکزیما جو گرمیوں میں غائب اور سردیوں میں ظاہر ہو تو پٹرولیم دیں۔

o حجام کے استرے سے اگر چہرے پر دانے نکل آئیں تو تھوجا کا خارجی استعمال بہت مفید ہوتا ہے اور سلفر آئیوڈائیڈ 3x اور فیرم فاس 2x روزمرہ کی چار خوراکیں روزانہ چند روز کھانے سے تکلیف دور ہو جائے گی۔

o سٹافی سیگریا اور کاکولس انڈیکس دونوں سر کی جوؤں کو ختم کرنے کی اچھی دوائیں ہیں

o سر پر چوٹ لگنے سے اگر پھوڑے بن جائے اور کان سے پیپ بہنے لگے تب بھی آرنیکا سے آرام آتا ہے۔

o پستان میں شدید درد اور بوجھ ہو جس کی وجہ سے مریضہ کو سخت تکلیف ہو تو لیک

Scanned with CamScanner

کیناٹم 30 دیں۔

o جلد میں سوزش کے لیے رہس ٹاکس اور رہس وینا ٹا بہت مفید ہیں۔

o ہونٹوں کے چمکدار ورم میں ایپس اور بیلا ڈونا باری باری دینا بہت مفید ہے۔

o مونچھوں اور داڑھی کے بالوں کو اگر اکھیڑا لگ جائے تو بیسی لینم 600 کی چند خوراکیں ہر چوتھے روز دینا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

o ہاتھوں پر اگر بہت خارش ہوتی ہو تو ھیپر سلفر 30 اور سیلشیا 30 باری باری دیں خارش ختم ہو جائے گی۔

o اگر ہونٹ درمیان میں سے پھٹ جائیں تو نیٹرم میور 30 اور سیلشیا 200 مفید ہیں

o سیاہی مائل ہونٹوں کے لیے مرک کار 200 ہفتہ میں ایک مرتبہ مسلسل استعمال کے بعد فائدہ ہوگا، تقریباً 2 ماہ اس کے ساتھ پھل اور سبزیاں بھی زیادہ استعمال کریں

o اگر خواتین میں مونچھیں پیدا ہو جائیں تو یہ ہارمونز کی خرابی کی وجہ ہوتی ہے اس کا علاج قدرے مشکل ہے۔ بہر حال اس کے لیے سیپیا 1000 کی ایک خوراک ہر آٹھ دن بعد دیں، مسلسل استعمال سے فائدہ کی امید ہے۔

o مسوڑھے کے پھوڑے کے لیے ہیکالا وا 3x مفید ہے، جبڑوں کی سوجن کو بھی دور کرتی ہے، اس کے ساتھ مرک سال 3x بھی باری باری دے سکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

امراضِ جلد

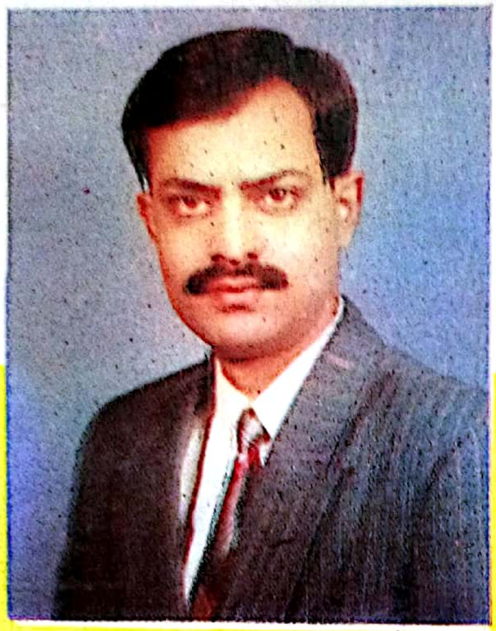

ہومیو پیتھک ڈاکٹر

محمّد اقبال

ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس۔ آر۔ ایچ۔ ایم۔ پی (گولڈ میڈلسٹ)

ممبر آف: نیشنل سورائی سز فاؤنڈیشن (امریکہ) نیشنل وِٹ لائیگو فاؤنڈیشن (ٹیکساس)

سکن کینسر فاؤنڈیشن (نیویارک) نیشنل ایلوپیشیا فاؤنڈیشن (کیلیفورنیا)

نیشنل ایگزیما فاؤنڈیشن (پورٹ لینڈ)

ڈاکٹر محمد اقبال ایک تجربہ کار ہومیو پیتھک ماہر امراضِ جلد ہیں۔ دورانِ تعلیم وہ پاکستان ہومیو پیتھک میڈیکل کالج لاہور کی سٹوڈنٹس یونین کے نائب صدر منتخب ہوئے اور نیشنل کونسل فار ہومیو پیتھی کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والے سال دوم ۱۹۸۲ء کے امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اس کے بعد ۱۹۸۳ء کے سال سوم کے امتحان میں پاکستان بھر میں دوسری اور کالج میں اوّل پوزیشن اور فائنل امتحان ۱۹۸۴ء میں پاکستان بھر میں سوم اور کالج میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اس کارکردگی کی بناء پر کالج انتظامیہ کی طرف سے گولڈ میڈل کا حقدار قرار دیا گیا۔

انہوں نے جلدی امراض کی تشخیص اور علاج میں خصوصاً ریسرچ کی ہے اور اس سلسلہ میں انہیں جلدی امراض پر تحقیق کرنے والی امریکہ کی مختلف فاؤنڈیشنز کی ممبر شپ بھی حاصل ہے۔ اس کے علاوہ انہیں امریکہ کی اکیڈمی آف ڈرماٹالوجی کا بھی مکمل تعاون حاصل ہے جہاں سے انہیں جلدی امراض کے بارے میں جدید ترین معلومات فراہم ہوتی رہتی ہیں۔

وہ گذشتہ بارہ سال سے جلدی امراض کا کامیاب علاج کر رہے ہیں۔ وہ تمام امراضِ جلد خصوصاً خارش، ایگزیما، چنبل (سورائی سز) پھلبہری، داغ دھبوں، کیل مہاسوں، دھدر اور بالوں کے گرنے کا نہایت مہارت سے علاج کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ ایک کتاب "جلد کی بیماریاں" کے مصنف بھی ہیں۔

مریضوں کی مخلصانہ خدمت توجہ اور محنت ان کا شعار ہے۔

Scanned with CamScanner